لغاتِ غالبؔ
از
محمد یونس سلیم
خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

لغاتِ غالب
از
محمد یونس سلیم
خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

لغاتِ غالب

مرتبہ

محمد یونس سلیم

خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری، پٹنہ

تقسیم کار:
○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵

صدر دفتر:
○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی۔ ۱۱۰۰۲۵

شاخیں:
○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶
○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، پرنس بلڈنگ، بمبئی۔ ۴۰۰۰۰۳
○ مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، یونیورسٹی مارکیٹ، علیگڑھ۔ ۲۰۲۰۰۲

اشاعت: ۱۹۹۵ء

قیمت: ایک سو روپے

پاکیزہ آفسیٹ، محمد پور روڈ، پٹنہ ۶ میں طبع ہوئی۔

انتساب

میرے بیٹے جنید عبدالرحمٰن سلمہ اللہ تعالیٰ

کے نام

جس کو

غالب کے کلام کا مطالعہ کرنے

اور معنی و مفہوم کو سمجھنے کی سعی کرنے کا ذوق

ورثے میں ملا ہے۔

محمد یونس سلیم

حرفے چند

لغات غالبؔ محمد یونس سلیم صاحب کی تالیف ہے۔ سرورق پہ ان کا نام بس اتنا ہی لکھا گیا ہے، آگے پیچھے کچھ نہیں، نہ ان کی وزارت کا ذکر، نہ بہار کی گورنری کا کوئی حوالہ، نہ ممبر پارلیمنٹ، کچھ بھی نہیں —— اس لیے کہ غالبؔ کے لیے ان اضافی نسبتوں کی کوئی اہمیت ہی نہیں۔ بس اتنا کافی ہے کہ، اس کتاب کے مؤلف کو ہزاروں اشعار کی یادداشت کے لیے اور اچھے شعر سے لطف اٹھانے اور دوسروں کو لطف اندوز کرانے کا اتنا ستھرا ذوق قدرت نے ودیعت کیا ہے جو کہ ہمارے معاصرین میں شاید ہی کسی کو ملا ہو۔ کچھ تو ان کی (اصل) اردو کلچر کی دین ہے اور کچھ اودھ کے بعد ان کے وطن ثانی حیدرآباد کی، اور پھر دلی خود کیا کم تھی۔ مفتی عتیق الرحمن عثمانی، نورالدین احمد، مالک رام، دوارکا داس شعلہ اور حفظ الرحمن کی دلی!

(ع ب)

گزارشِ احوال

جب سے مجھے شعر کو صحیح اور موزوں پڑھنے اور اشعار کے مطالب و مفہوم کے سمجھنے کا شعور پیدا ہوا اسی وقت سے غالب کی شعری عظمت کا سکہ میرے دل پر بیٹھا ہوا ہے۔ جیوں جیوں علمی استعداد بڑھتی گئی اور اردو نظم کے معائب و محاسن کا ادراک پیدا ہوا، غالب پسندی کے جذبہ میں ترقی ہوتی گئی۔ رفتہ رفتہ میں خود کو غالب کے طرف داروں کے زمرہ میں شامل پانے لگا۔ غالب کے اکثر اشعار کی دشوار فہمی اور فارسی الفاظ، مغلق ترکیبوں کے باوجود دیوانِ غالب کے بیسوں اشعار وردِ زبان رہنے لگے جن کو گنگنانے میں ایک خاص لذت اور کیفیت محسوس ہوتی۔ غالب کے کلام سے میری یہ عقیدت اور اس کے اسلوبِ نگارش کی انفرادیت سے میرا والہانہ لگاؤ انتہائے عروج پر پہونچ گیا جب میں جامعہ عثمانیہ میں بی۔ اے کی جماعت میں ادب کے طالب علم کی حیثیت سے داخل ہوا۔ اردو نظم میں اقبال کی بانگِ درا کے علاوہ مکمل دیوانِ غالب ہمارے نصاب میں شامل تھا۔ اس وقت جامعہ عثمانیہ میں اردو کے اساتذہ مولوی عبدالحق، ڈاکٹر سید سجاد، ڈاکٹر محی الدین قادری زور اور پروفیسر عبدالقادر سروری تھے۔ دیوانِ غالب کا درس سروری صاحب کے تفویض تھا جو ان اساتذہ میں سب سے جونیر تھے۔ بی۔ اے تک پہونچنے سے قبل پورا دیوانِ غالب مطالعہ سے گزر چکا تھا۔ مگر کسی شاعر کے کلام کو لطف اندوز ہونے کے لیے پڑھنے اور بطور درس مطالعہ کرنے اور شعری محاسن اور ادبی نکات کی گہرائیوں تک پہونچنے کے لیے علمی استعداد کو بروئے کار لانے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ سمندِ ناز پر ایک تازیانہ یہ اور ہوا کہ انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں اردو و فارسی میں اختر حسن (جن کا ابھی چند ہفتے قبل حیدرآباد میں انتقال ہوا ہے) اور میں اول اور دوم آئے تھے۔ اس لیے اردو اور فارسی کی جماعتوں میں ہم دونوں کو خاص اہمیت حاصل تھی۔ اس حیثیت کی لاج رکھنے کے لیے ہم دونوں اپنا کافی وقت اردو اور فارسی ادب کے مطالعہ میں صرف کرتے تھے۔ چنانچہ غالب کے دیوان کی مشکلات اور اہمیت کے پیشِ نظر اس وقت تک

غالب پر جو کچھ لکھا جا چکا تھا اس میں شاید ہی کچھ ہمارے مطالعہ سے بچ گیا ہو۔ غالب کے کلام پر جتنی شرحیں لکھی گئی تھیں ان سب کو ہم نے بطور درس اور جماعت میں اپنی برتری قائم رکھنے کے لیے نہایت غور و انہماک سے پڑھا مجھ پر اس وقت کی علمی و ادبی استعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ اثر نظم طباطبائی کی شرح دیوان غالب کا تھا اور اکثر الجھنیں کی شرح مشکلات کلام غالب کو حل کرنے کے لیے میرے زیر مطالعہ رہتی تھی۔ غالب کے دیوان کی مختلف شرحوں کے پڑھتے وقت غالب کے بعض اشعار اور معانی کے بیان کرنے میں شارحین نے جو دور کی کوڑیاں لانے کی کوششیں کی ہیں، ان سے بعض وقت طبیعت مکدر ہو جاتی اور مجھ میں اور اختر میں گھنٹوں بحث و مباحثہ اور تبادلہ خیال کا سلسلہ جاری رہتا۔

بی۔ اے سے فراغت کے بعد اختر نے فارسی میں ایم۔ اے کیا اور میں نے ایل ایل بی پاس کر کے حیدرآباد میں وکالت شروع کر دی۔ قانون کا بیشتر بڑا ادب شکن اور غیر شاعرانہ پیشہ ہے لیکن ادبی کتابوں کے مطالعہ کی جو لت پڑی ہوئی تھی وہ ترک نہ ہو سکی اور کسی نہ کسی طرح میں اپنے ادبی شغف کی تسکین کا سامان مہیا کرتا رہا۔ شعر و ادب کی کتابوں کے مطالعہ کی لت سے دل و دماغ اب بھی فارغ نہیں ہے۔

۱۹۶۷ء میں پارلیمنٹ کا رکن منتخب ہو کر دلی آگیا اور تھوڑے دنوں کے بعد مرکزی حکومت میں قانون کا نائب وزیر بن گیا۔ دلی آنے کے بعد فخرالدین علی احمد مرحوم سے بڑی گہری راہ و رسم پیدا ہو گئی۔ چنانچہ جب مرحوم نے غالب صدی منانے کا منصوبہ بنایا اور غالب کی یادگار میں 'ایوان غالب' کی بنیاد رکھنے کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی مہم شروع کی تو میں ہر نوبت پر قاضی عبدالودود اور ڈاکٹر یوسف حسین خاں کے ساتھ تمام مشوروں میں شریک رہتا تھا۔ جب ایوان غالب کی عمارت پایۂ تکمیل کو پہونچ گئی اور غالب ٹرسٹ معرض وجود میں آیا تو ٹرسٹ کی دستاویز پر ٹرسٹ کے بانیوں میں سے ایک بانی کی حیثیت سے میرے بھی دستخط تھے۔ غالب انسٹی ٹیوٹ ٹرسٹ کی پہلی صدر مسز اندرا گاندھی اور پہلے سکریٹری خود فخرالدین علی احمد مرحوم تھے۔ میں، قاضی عبدالودود اور ڈاکٹر یوسف حسین خاں منجملہ دوسرے ٹرسٹیوں کے تھے اور مجلس عاملہ میں بھی شریک تھے۔ جب فخرالدین علی احمد مرحوم صدر جمہوریہ ہند منتخب ہو گئے تو ڈاکٹر یوسف حسین سکریٹری منتخب ہوئے۔ فخرالدین علی احمد مرحوم کے انتقال کے بعد کچھ ایسے حالات رونما ہوئے کہ ڈاکٹر یوسف حسین خاں نے بحیثیت سکریٹری استعفے دیدیا اور باتفاق آرا میں سکریٹری منتخب ہو گیا۔

ایوان غالب کی اس ذمہ داری کو قبول کرنے کے بعد میری فرصت کا زیادہ وقت ایوان غالب کے انتظامی معاملات اور انسٹی ٹیوٹ کو فعال اور متحرک بنانے کی کوششوں میں صرف ہوتا۔ اس طرح غالب کی شخصیت اور

غالب کے فن پر پڑھنے اور سننے کا جو مواقع مہیا ہوئے اس سے میری غالب شناسی اور غالب فہمی کے ذوق پر جلا ہو گئی اور میرے ذہن میں یہ خیال آیا کہ غالب کے اردو دیوان کی شرح لکھنے والوں نے غالب کے مشکل اور پیچیدہ اشعار کے معنی و مفہوم بیان کرنے میں جو طبع آزمائیاں کی ہیں ان کو پڑھ کر یقیناً غالب کے اشعار کو سمجھنے کے لیے ایک طالبعلم کا دماغ چکرا جاتا ہوگا اور اس طرح غالب کے بعض اشعار اس کے لیے چیستان بن جاتے ہوں گے اس لیے کیوں نہ ایسا کیا جائے کہ شرحوں سے محتاجی بچانے کے لیے غالب کے اشعار اور شعروں میں استعمال کی ہوئی فارسی ترکیبوں اور مشکل الفاظ کے معنی بیان کر دیے جائیں اور شعر کا مطلب سمجھنے کے لیے طالب علم خود اپنا ذوق شعر فہمی و ادب شناسی استعمال کر کے شعر کا مطلب اور غالب کے فلسفہ کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ غالب کے کلام کا مطالعہ کرنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ غالب نے اکثر فارسی الفاظ اور ترکیبیں ایسی استعمال کی ہیں جو ان سے پہلے کے اردو شاعروں نے بہت کم استعمال کی تھیں اور بہت سے الفاظ کو اپنے اشعار میں استعمال کر کے ایسے معنی دیے ہیں جو ان سے قبل کے شاعروں کے کلام میں نہیں پائے جاتے۔ بکثرت ایسے الفاظ ہیں جن کو بعد کے شعرا اور غالب کے ہم عصروں نے اپنے اشعار میں انھیں معنوں میں یا دوسرے معنوں میں بھی استعمال کیا ہے۔ اس مقصد کو پیش نظر رکھ کر میرے ذہن میں غالب کے اردو کلام کے مشکل الفاظ اور ترکیبوں کی ایسی لغت مرتب کرنے کا جذبہ پیدا ہوا جس میں مشکل الفاظ اور ترکیبوں کے معانی بیان کر دیے جائیں اور یہ کوشش کی جائے کہ جہاں تک ممکن ہو دوسرے شعرا کے اشعار سے یہ بتایا جائے کہ اس لفظ یا اس ترکیب کو انھوں نے کس طرح اور کن معنی میں استعمال کیا ہے۔ جہاں اردو شعرا کے کلام سے اسناد میسر نہ ہوں فارسی شعرا کے کلام کو مثالاً پیش کیا جائے۔

اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لیے میں نے اپنے غالب کے کلام کے مطالعہ کے ذوق کو تازہ کیا اور ایسے لفظوں اور ترکیبوں کا انتخاب شروع کر دیا جس کے معنی و مفہوم کی وضاحت شعر کے مطلب کو سمجھنے میں ممد و معاون ہو سکے۔ میں کوئی علمی، ادبی آدمی نہیں ہوں۔ بدقسمتی سے میرے پاس کتابوں کا ایسا ذخیرہ بھی نہیں ہے جو اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کام آسکتا۔ بہر حال میں نے ایوان غالب کے کتب خانہ سے غالب کے کلام کی جتنی شرحیں مل سکیں حاصل کیں اور اردو کی متعدد لغتوں کی ورق گردانیاں شروع کیں اور یادداشتیں تیار کرنے کا کام آغاز کر دیا۔ سیاسی مصروفیتوں کی وجہ سے فرصت میرے لیے عنقا تھی، اور کسی علمی و ادبی کام کے لیے جو جمعیت خاطر مطلوب ہے قطعاً مفقود تھی۔ تھوڑا بہت کام کیا یادداشتیں مرتب کیں جو مہینوں یونہی پڑی رہیں۔

۱۹۸۲ء میں میری سب سے چھوٹی بیٹی حمرا سخت علیل پڑ گئی اور ڈاکٹروں نے سرطان الدم (BLOOD

(CANER) تجویز کیا۔ علاج کی غرض سے اس کو لے کر میں اور میری اہلیہ ساجدہ خاتون امریکہ گئے جہاں میرا پانچ چھ ماہ قیام رہا۔ وہاں کے ڈاکٹروں نے مزید علاج کی ضرورت ظاہر کی چنانچہ میں مریضہ بیٹی اور اپنی اہلیہ کو امریکہ میں اپنی دوسری بیٹی شہلا کے پاس چھوڑ کر ہندوستان واپس آگیا۔ دہلی پہونچنے کے بعد تنہائی میں ہر وقت دل و دماغ پر بیٹی کی بیماری اور اس کی موت و زیست کی کشمکش کا خیال طاری رہتا کہ ذہن میں یہ آیا کہ دماغ کو مصروف رکھنے کے لیے غالب پر جو کام شروع کرکے ادھورا چھوڑ دیا تھا اس کو مکمل کرلوں اس طرح دل و دماغ کو دوسری طرف منتقل کرنے اور وقت گزاری کے لیے ایک مشغلہ میسر آجائے گا۔ چنانچہ جمع شدہ مواد کو مرتب کیا اور جو کتابیں، شرحیں اور نسخے غالب انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری سے مہیا ہوسکتی تھیں ان کو اکٹھا کرکے لغات غالب کو مرتب کرنے کا کام شروع کردیا۔ ترتیب و تدوین کا کام ہنوز پایہ تکمیل کو نہ پہونچا تھا کہ میری اہلیہ دو تین ماہ بعد بیٹی کو لیکر ہندوستان واپس آگئیں پھر اس کو مزید علاج کے لیے بمبئی لے جانا پڑا اور وہیں وہ اللہ کو پیاری ہوگئی۔ اس کی جوان مرگی کے صدمہ نے مہینوں دل و دماغ کو ماؤف رکھا اور کسی علمی و ادبی کام کی طرف باوجود کوشش کے طبیعت راغب نہ ہوسکی۔ غرضیکہ لغت غالب کی تدوین کا کام تشنہ تکمیل پڑا رہ گیا۔

جتنا کام ہوچکا تھا اس کو مکمل کرنے کے لیے ضرورت اس بات کی تھی کہ کسی ایسے کتب خانہ تک رسائی حاصل کی جائے جہاں حوالہ کی کتابیں میسر آسکیں۔ دلی میں کسی ایسے کتب خانہ تک میری دسترس نہ تھی۔ خیال تھا کہ حیدرآباد جاکر دو چار ہفتہ قیام کروں گا اور کتب خانہ آصفیہ سے استفادہ کرکے تدوین لغت کے کام کو مکمل کرلوں گا، مگر یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا۔

۱۹۹۰ء میں بہار کا گورنر مقرر ہوکر پٹنہ گیا۔ ایک دن اپنے قدیم کرم فرما اور خدابخش لائبریری کے ڈائرکٹر عابد رضا بیدار صاحب سے میں نے اپنی اس ادبی کاوش کا ذکر کیا۔ انھوں نے مسودہ دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا جو میں نے اس استدعا کے ساتھ ان کے حوالہ کردیا کہ وہ ایک نظر اس کو دیکھ لیں اور کسی خوش نویس سے اس کو صاف کرادیں۔ ذہن میں یہ منصوبہ بنایا تھا کہ بیدار صاحب کے تعاون سے خدابخش لائبریری سے ضروری کتابوں کو حاصل کرکے پٹنہ کے راج بھون میں بیٹھ کر اس کام کو اطمینان بخش طریقہ پر مکمل کرلوں گا۔ مگر آں قدح بشکست و آں ساقی نماند۔ دفعتاً میری گورنری ختم ہوگئی اور دفعتاً بوریا بستر باندھ کر مجھے دلی واپس آنا پڑا۔ بات دل ہی میں رہ گئی دل کی۔

دلی آنے کے بعد سیاسی مصروفیتیں شروع ہوگئیں۔ کٹیہار (بہار) سے لوک سبھا کا الکشن لڑنا پڑا۔ اس طرح پھر ایک بار پارلیمانی اکھاڑے میں کود پڑا۔ پٹنہ سے روانہ ہونے کے وقت مرتبہ لغت کا مسودہ بیدار صاحب

کے پاس چھوڑ آیا تھا۔ تھوڑے دنوں کے بعد انھوں نے ازراہِ عنایت لغت کی کتابت کرا کے میرے پاس بھیج کر غلطیوں کی تصحیح کر دوں اور جو کچھ حک و اصلاح کرنا ہو کر کے بغرضِ کتابت و طباعت ان کے پاس روانہ کر دوں۔ مگر کچھ سیاسی اور پارلیمانی زندگی کی مصروفیتیں اور کچھ طبعی لاابالی پن، وہ مسودہ یوں ہی پڑا رہ گیا۔ خیال تھا کہ کبھی فرصت ملے گی اور ذہنی سکون حاصل ہوگا تو اس کام کو مکمل کر لوں گا۔ جبکہ عرض کر چکا ہوں کہ اس لغت کی ترتیب میں میری کوشش یہ رہی کہ الفاظ و تراکیب کے معنی بیان کرنے کے ساتھ دوسرے شعرا نے انھیں الفاظ اور ترکیبوں کو کس نہج سے استعمال کیا ہے اپنے حافظے سے مدد لینے کے علاوہ جستجو و کاوش کے بعد اساتذہ کے کلام اور متنوں کے مطالعے کے بعد اطمینان بخش طریقہ پر لغت کی ترتیب کا کام مکمل کر دوں اور اگر اس کو طباعت و اشاعت کے قابل سمجھا جائے تو اہلِ علم و ادب اور غالب پر کام کرنے والوں کے سامنے ایک معیاری تالیف پیش کی جائے۔ اسی خواہش و تمنا میں وقت گزرتا چلا گیا اور نامکمل کام کو حسبِ حوصلہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی نوبت نہ آسکی۔

خدابخش لائبریری سے ایک دن ڈاک سے آئے ہوئے ایک پارسل کو کھولا تو اس میں سے "لغاتِ غالب" تالیف محمد یونس سلیم، ایک چھپی ہوئی کتاب کی شکل میں برآمد ہوئی۔ تھوڑی دیر کے لیے سکتہ میں پڑ گیا اور ہکا بکا د رہ گیا کہ بیدار صاحب نے یہ کیا غضب کیا کہ بغیر میرے علم و اطلاع کے کتاب طباعت کے لیے مطبع کے حوالہ کر دی۔ بیدار صاحب کو مجھ سے جس محبت اور اخلاص کا تعلق ہے اور وہ جس عنایت و وضعداری سے مراسم کو برقرار رکھے ہوئے ہیں اس کے پیشِ نظر میں نے ان کی اس جرأتِ رندانہ کو ان کے جذبۂ اخلاص ہی پر محمول کیا اور فوراً اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ان کی خدمت میں ایک عریضہ روانہ کیا کہ آپ نے یہ کیا غضب کیا۔ کتاب کسی طرح اس قابل نہ تھی کہ نظرِ ثانی اور ضروری اضافوں کے بغیر اشاعت کے لیے دیے جانے کے قابل ہو، علاوہ اس کے متعدد کتابت کی غلطیاں بغیر صحت کے رہ گئیں۔ انھوں نے میرے عریضہ کا جو جواب دیا اس سے میں مطمئن نہ ہو سکا مگر تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ اب اس کی اصلاح کا کوئی امکان بظاہر نظر نہیں آتا تھا۔ پریشان ہو کر بعض مخلص کرمفرماؤں سے مشورہ کیا۔ ڈاکٹر خلیق انجم صاحب سکریٹری انجمن ترقی اردو اور ڈاکٹر قمر رئیس (صدر شعبۂ اردو دہلی یونیورسٹی) نیز اپنے قدیم کرم فرما ہریانہ کے سابق گورنر مظفر حسین برنی صاحب کو جو اردو شعر و ادب کا بڑا ستھرا اور معیاری ذوق رکھتے ہیں وہ طبع شدہ نسخہ دکھایا اور مشورہ طلب کیا۔ سب کی یہی رائے ہوئی کہ چونکہ یہ کام اپنی نوعیت کا نیا ہے اسلیے اب جس شکل میں یہ چھپ گیا ہے اس کو اشاعت سے روکا نہ جائے۔ کتابت کی غلطیوں کی تصحیح کر دی جائے اور طباعت کی اجازت دے دی جائے۔ بیدار صاحب سے ملاقات ہوئی تو ان کی بھی یہی رائے ہوئی۔ معلوم نہیں کہ استفہام کو رنج

کرنے اور کمیوں کو پورا کرنے کے لیے میری زندگی میں دوسری اشاعت کی نوبت آئے گی بھی یا نہیں۔ بہرحال "لغات غالب" دیرنام بھی بیدار صاحب ہی کا تجویز کیا ہوا ہے) اہل علم وفن اور زبان وادب کی بصیرت رکھنے والے حضرات کی خدمت میں حاضر ہے۔ میں نے جیسا کہ بہ تکرار عرض کیا میں اپنی کم علمی اور تالیف کے اسقام ونقائص سے بے خبر نہیں ہوں اس کے باوجود یہ تالیف "غالب شناسوں" اور غالب کے کلام پر کام کرنے والے طالب علموں کے استفادہ کے لیے حاضر ہے۔ اگر معترضین ونقادان فن اعتراض وملامت کے تیر چلانا ضروری ہی سمجھیں تو یہ غریب ہیچمداں اس کے لیے بھی باسینۂ کشادہ اور باپیشانی فراخ پذیرائی کے لیے آمادہ ہے۔

خطا نمودہ ام و چشم آفریں دارم

محمد یونس سلیم
جنتر منتر روڈ، نئی دہلی

لغات غالب

مرتبہ
محمد یونس سلیم

(آ)

آب = پانی۔ چمک

آبلوں سے پاسِ مجنوں کے جو ٹپکا آب گرم
جل گیا کوئی، کوئی خارِ مغیلاں گل گیا (رشک)

کچھ مرے آنسوؤں کی قدر نہ کی
اتری ان موتیوں کی آب عبث (رشک)

آبِ بقا = آبِ حیات

ایسا پانی جس کو پی کر ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو جائے۔ کہا جاتا ہے کہ خضر علیہ السلام چشمۂ آبِ حیات تک پہنچ گئے تھے اور اس کا پانی پی کر انھوں نے حیاتِ دوام حاصل کی۔

کہانیاں ہیں حکایاتِ خضر و آبِ بقا
بقا کا ذکر ہی کیا اس جہانِ فانی میں (ذوق)

ٹپکا یا مرے منھ میں اگر آبِ بقا بھی
زہرابِ وہ ہو کر مری تقدیر سے ٹپکا (ظفر)

آب داریٔ صمصام = تلوار کی تیزی۔ تلوار کی باڑھ

آب دار بمعنی چمکیلا، چمکیلی، تیز، دھار دار

صمصام بمعنی تلوار

کرے ہے کام تیغِ یار کس کس آب داری سے
دکھاتی اپنی گل کاری ہے کیا کیا زخم کاری سے (ذوق)

آب دینا = چمکانا۔ تیز کرنا۔ چمک پیدا کرنا۔ صیقل کرنا۔ سان پر لگانا۔ صاف کرنا۔

دیکھ ظالم شوقِ قتلِ عاشقِ دلگیر کو
آب دی ہے تیغ کو اور پر دیے ہیں تیر کو (پیارے صاحب رشید)

داغِ اشک کو دی عشق نے میرے وہ آب
جو اسے دیکھتا ہے صاف گہر جانتا ہے (ظفر)

آبروئے شیوۂ اہلِ نظر گئی = صاحبانِ بصیرت کی روش کی آبرو جاتی رہی۔ عاشقانِ صادق کی روش کی آبرو چلی گئی۔

آبرو = عزت، بھرم، لاج، ناموس

آبرو جانا = عزت و ناموس کو نقصان پہنچنا

آبروئے شیوہ = کسی طور طریقے یا برتاؤ یا کسی خاص طور کی عزت، اس کی قدر و قیمت۔

آبرو جائے احبا ہوں جدا گھر چھوٹے
سب گوارا ہے مجھے پر نہ وہ دل بر چھوٹے (ریاض البحر)

آبروئے عشق = عشق کی آبرو۔ محبت کا وقار۔ عشق کی حرمت۔ محبت کا بھرم۔ محبت کا اعتبار۔

الٰہی اشکِ معصیت کی آبرو رکھنا ۔۔ یہ بے کسی میں برے وقت پر فرو آیا (دبیر)
نہ تھی امید دریائے شہادت پر نکلیں گے ۔۔ خدا کو آبرو رکھنی تھی بیڑا پار ہونا تھا

آبِ زندگانیٔ شمع = شمع کے لیے آبِ حیات

آبِ زندگانی بمعنی آبِ حیات

شوقِ صفا کی ہو لے اس مسیحا کو مرے
چاہیے تیغوں میں آبِ زندگانی آج کل
(آغا علی مہر)

اب گل میں ہے رنگِ گلستانی کیا کیا
ہے خاک میں آبِ زندگانی کیا کیا (انیرفردوس)

آبگینہ ۔ شیشہ ۔ بلور، کانچ ۔ شرابِ انگوری ۔ کنایہ دل عاشق
شیشہ کا وہ برتن جو پانی کی طرح شفاف ہو اور نازک ہو۔

میں آبگینہ کے آگے ہوں آپ شرمندہ
کہ ایک بات سے پڑتے ہیں بال اسمیں ہزار (ذوقؔ)

آبلہ پا ۔ جس کے پاؤں میں چھالے پڑے ہوں۔ مجازاً
تھکا ہوا ۔ درماندہ۔

سیر اس سبزۂ عارض کی ہے دشوار بہت
لے دل آبلہ پا راہ میں ہے خار بہت (بحرؔ)

خارِ صحرائے جنوں یوں ہی اگر تیز رہے
کوئی آئے گا نہیں آبلہ پا میرے بعد (ظفرؔ)

آبلۂ پا بمعنی پاؤں کا چھالا

ہم تبرک ہیں بس اب کر لے زیارت مجنوں
سر پہ پھرتا ہے لیے آبلۂ پا ہم کو (ذوقؔ)

آب و گل ۔ پانی اور مٹی ۔ خمیر ۔ طینت ۔ سرشت ۔ کیچڑ ۔
قالب بشری ۔ جسم ۔ کالبد

شوق جس کے آب و گل میں اور ہمت دل میں ہے
جب قدم اس کا اٹھے سمجھو کہ وہ منزل میں ہے (ذاتی لکھنوی)

خاکساری نے اسی دن روشنی پائی تھی ذوقؔ
آدم خاکی کا جس دن آب و گل پیدا ہوا (ذوقؔ)

حسن ہو جس میں وہ ہر شے جلوہ گر اس دل میں ہے
جذبۂ صورت پرستی میرے آب و گل میں ہے (حسرت موہانی)

آبِ ہفت دریا ۔ سات دریاؤں کا پانی ۔ مراد گناہوں
کی کثرت۔

آتش ۔ آگ

"ت" کے اعراب پر اختلاف ہے ۔ زیر اور زبر دونوں طرح سے
مستعمل ہے۔

کیوں نہ کہیں بشر کو ہم آتش و آب و خاک و باد
قدرتِ حق سے ہیں بہم آتش و آب و خاک و باد (آتشؔ)

آتش افشانی ۔ آگ برسانا ۔ شعلے اور چنگاریاں بکھیرنا

ایسے ہیں میرے نالۂ آتش فشاں بلند
ہے آگ کے کرہ سے بھی جن کا دھواں بلند (ناسخؔ)

اے سوزِ گریہ آگے تری آب و تاب کے
پانی بھرے ہے جلوۂ آتش فشانِ شمع (مومنؔ)

آتش بار ۔ شرر بار ۔ آگ برسانے والا، توپ، بندوق، عسکری جنگی جتھیار
کے علاوہ زبان کو بھی آتش بار کہتے ہیں۔

ہوا اگر ترے وحشی کا نالہ آتش بار
تو شعلہ دیکھیو دامانِ کوہ داغ جلا (ظفرؔ)

آتش بجاں ۔ جس کی جان میں آگ سلگی ہو ۔ آتش نفس ۔ مضطرب
جس میں تڑپ اور بے چینی ہو ۔ جس کے دل میں آگ لگی ہو۔

کون سی دھن میں خدا جانے وہ ہے آتش بجاں
کس لیے ہیں گرم آنسو اسکی آنکھوں سے رواں (کلامِ نیرنگ)

آتش زیرِ پا ۔ پاؤں تلے آگ ہونا یعنی بیقرار ہونا ۔ جس طرح کسی کے

پاؤں کے نیچے انگارے ہوں تو اُس کو قرار نہیں آتا۔ ایسے بےچین ہونا کہ کسی پہلو قرار نہ آئے۔

نظر آتا نہ اس کو گر ترا یہ پھول سا چہرہ
صبا اس طرح کیوں عالم میں آتش زیرِ پا ہوتی (مصحفی)

آتش کدہ = آتش خانہ۔ وہ جگہ جہاں آگ بھری ہوئی ہو۔ مجوسی پارسیوں کا عبادت خانہ جہاں ہمیشہ آگ روشن رہتی ہو۔

چہرہ آتش کدہ ابرو تھے سو محرابِ حرم
گردن آگے ترے خم کافر و دیندار کی تھی (ناسخ)

پھر آتشکدہ کی نشانی پہ آ
کھڑا ہوں شرارہ فشانی پہ آ (ذوق)

اللہ رے درودِ پیمبر کا فیضِ عام
اک دم میں سرد ہو گئے آتش کدے تمام (نسیم)

کس نے ٹھنڈا کیا آتش کدۂ ایراں کو (اقبال)

آتشِ گُل = پھول کی آگ۔ پھول، جو شعلے کی طرح روشن ہو۔ لالے اور گلاب وغیرہ کے سرخ رنگ کی شوخی جو شعلے سے مشابہ ہوتی ہے۔

بھڑکی ہے آتشِ گل اے ابرِ تر ترحم
گوشے میں گلستاں کے میرا بھی آشیاں ہے (میر)

چمن میں صبح کو اٹھے ہیں شعلے آتشِ گل سے
صبوحی کے لیے ہم کو بھی ساقی آتشِ گل دے (مجنوں)

آذر فشاں = آتش فشاں۔ آگ جھاڑنے والا۔ آذر بمعنی آگ۔ چنگاری۔ فشاں بمعنی جھاڑنے والا۔ چھڑکنے والا۔ بمصدر فشاندن۔

کچھ بیم مکافات جہنم نہیں اُس کو
جو ہجر کی یاں سوزشِ آذر میں جلے گا (راقم)

آرامیدگی = آرام طلبی۔ چین لینا۔ سکون۔ آرامیدن مصدر۔ آرام کرنا۔

آرائشِ جمال = بناؤ سنگار۔ حسن کو آراستہ کرنا۔ حسن کا سجنا بننا۔ آرائش بمعنی سجاوٹ۔ زیبائش۔ بناؤ سنگار

دیکھ کر آئینہ کہتا ہے وہ آرائش پسند
طرّہ کے قابل ہے سر گردن ہے لائق ہار کے (آتش)

آرائشِ خمِ کاکل = گیسوؤں کے خم کا سنوارنا۔ آرائش بمعنی سنگار — خم کاکل بمعنی زلفوں کے بل

کمال ہی سے ہے دنیا میں گرم بازاری
متاع شرط ہے آرائشِ دکاں کے لیے (صفی)

آرزو خرامی = آرزومندانہ جستجو۔ آرزوؤں کا خراماں چلنا۔ آرزو بمعنی ارمان، تمنا۔

یہ آرزو تھی تجھے گل کے روبرو کرتے
ہم اور بلبل بے تاب گفتگو کرتے (آتش)

آرزوئے بخششِ خاص = خاص بخشش کی آرزو۔ خصوصی داد و دہش کی تمنا۔

لوگ آنکھوں پہ بٹھاتے ہیں مجھے
آرزوؤں سے بلاتے ہیں مجھے (مثنوی امید و بیم)

آزادہ = آزاد منش۔ آزاد کیا ہوا۔

کرتے ہیں نالے خانۂ زنجیر سے گریز
آزادہ جنوں کو نہیں گھر کی احتیاج (ناسخ)

گیا جب ادھر کو تو بس راہ میں
گرا شاہ آزادہ اس چاہ میں (شمشیر خانی)

آزادہ رَو = آزاد منش - آزاد خیال - آزاد زندگی بسر کرنے والا۔
آزاد مسلک رکھنے والا۔

وہ آزادہ رَو ہے کہ رکتی نہیں تو
وہ سر ہے در شہ پر جھکتی نہیں تو (سرور جہاں آبادی)

آزردگیٔ یار = محبوب کا رنجیدہ ہونا (کرنا)
آزردہ بمعنی رنجیدہ - خفا - ناراض

یار آزردہ ہے آتش آسماں ہے برخلاف
کون سنتا ہے ہماری آہ و زاری ان دنوں (آتش)

نالہ کرنے کو بیاباں میں نکل جاتا ہوں
پاسِ آزردگیٔ اہلِ دیار آتا ہے (تعشق)

آسماں اورنگ = جس کا تخت آسمان ہو - مراد بلند پایہ -
عالی مرتبہ - آسماں جاہ - آسماں سے مجازاً مراد بلندی

وہ نیچوں کے کرشمے کہ نیم جاں کر دیں
زمیں کو چرخ میں لائیں تو آسماں کر دیں (شمیم)

کچھ بھی مناسبت ہے یاں عجز واں تکبر
وے آسمان پر ہیں ہم ناتواں زمیں پر (میر)

آشتیٔ چشم و گوش = آنکھوں اور کانوں میں صلح (دیکھنے سننے
سے بے تعلقی - آشتی بمعنی صلح - نرمی - میل ملاپ

کہتے ہیں بھی نکل کے جہالت کی گفتگو
کیا آپ آشتی کی کتابیں پڑھے نہیں (رشک)

جنونِ عشق جو مجھ سے ترد شتی کرتا
کبھی تو ہاتھ گریباں سے آشتی کرتا (مصحفی)

آشفتگی = پریشانی - پراگندگی - شوریدگی - سراسیمگی۔
آشفتہ بمعنی پریشان - حیران - طبیعت کا بکھرا ہونا
آشفتن مصدر پریشان ہونا - فریفتہ ہونا۔

کیوں نہ ہو جمعیت دل مائل آشفتگی
ہاتھ آئی ہے اسے زلف پریشان فراق (سراج)

سبب آشفتگی دل کا نہیں کھلتا ہے
شاید الجھا ہے تری زلف گرہ گیر کے ساتھ (بے نظیر)

آشفتہ بیانی = دیوانے کی بڑ - مجنونانہ گفتگو - پریشاں کلامی - دیوانہ پن۔

اس آشفتہ بیانی کو کوئی سمجھے تو کیا سمجھے
سوا تم نے بھلایا شاد آپ اپنے فسانے کو (شاد)

آشفتہ سر = بدحواس - دیوانہ - پریشان حال - سر پھرا جس کے سر
میں کوئی سودا سمایا ہوا ہو۔ آشفتہ بمعنی پریشان۔

کب ڈرا سکتے ہیں مجھ کو اشتراکی کوچہ گرد
یہ پریشاں روزگار آشفتہ سر آشفتہ مو (اقبال)

آشفتہ سر ہیں یاں دل صد چاک بھی کوئی
تنہا نہ تیری زلف سے شانے کو عشق ہے (قائم)

آشفتہ اس کے گیسو جب سے ہوئے ہیں منہ پر
تب سے ہمارے دل کو ہے پیچ و تاب کیا کیا (ظفر)

آشفتہ نوا = پریشان حال - سراسیمہ - دیوانہ - نوا بمعنی آواز
جس کی آواز یا فریاد میں سوز، پریشانی بکھراؤ یا ہنگامہ یا جنونی
کیفیت پائی جاتی ہو۔

آشفتہ اس کے گیسو جب سے ہوئے ہیں منہ پر
تب سے ہمارے دل کو ہے پیچ و تاب کیسا کیا (میر)

آشوبِ آگہی = ہوشیاری کی مصیبت - آشوب - ہل چل۔

گھبراہٹ۔ فتنہ۔ شور و غل۔ غوغا۔ تلاطم۔ اضطراب۔

اب وہ نہیں کہ شورشِ رہتی تھی آشیاں تک
آشوبِ نالہ اب تو پہنچا ہے آسماں تک (میرؔ)

خونِ بلبل ہے غازۂ رخِ گل
کیا بڑا آشوب ہے دیارِ چمن (بحرؔ)

آشوبِ بحرِ ہستی کیا جانیے ہے کب سے
موج و حباب اٹھ کر لگ جاتے ہیں کنارے (میرؔ)

آشوبِ غم = غم کی تکلیف۔ عشق کی اذیّت
آشوب کا مصدر بھی آشفتن ہے۔

فلک سے طورِ قیامت کے بن نہ پڑتے تھے
با خیر اب تجھے آشوبِ روزگار کیا (داغؔ)

آصف = حضرت سلیمان علیہ السلام کا وزیر آصف بن برخیا۔ قرآن پاک میں کنایۃً اس کا حوالہ آیا ہے کہ اس کے پاس کتاب کا علم تھا۔

سلیماں کو آصف نے مہماں کیا
عجائب غرائب بہت کچھ دیا (حسن شوقیؔ)

آغوشِ بلا = مصائب کی گود۔ آغوش بمعنی گود

ہم قدِ خمیدہ سے آغوش تنگ سا رہے
پر فائدہ تجھ سے تو آغوش وہ خالی ہے (میرؔ)

اٹھ آغوش کشا تا بہ نظر ہو جائے
پردہ وہ چہرۂ روشن اٹھے تو سحر ہو جائے (رعبؔ)

آغوش کشائی = گود پھیلانا، بلانا۔ طلب کرنا۔ تمنا کرنا

آغوشِ گُل کشودہ = پھول کی گود کھلی ہے۔ پھول کھلنے کا استعارہ

امیدِ اجل وصالِ جاناں
آغوشِ کشادہ چشمِ حیراں (مومنؔ)

آغوشِ وداع = رخصت ہوتے وقت بغل گیر ہونا۔ گلے ملنا۔
وِداع = بدا۔ رخصتی

آغوشِ وداعِ جلوہ = جلوے کے لیے آغوشِ وداع۔ جلوہ گلے مل کر رخصت ہوتے وقت۔

آفتاب آثار = آفتاب کی صفتیں رکھنے والا۔ آفتاب کی سی شان و شوکت کا مالک۔

آثار بمعنی علامت۔ انداز۔ صفات۔ آفتاب کی خصوصیت

صبح کے وقت دور میں جامِ شرابِ ناب ہے
ایک ادھر آفتاب ہے ایک ادھر آفتاب ہے (اعجاز نوح)

دلاں کو زندہ کرنہار سو ترا ہے کرم
مگر کرم میں ترے ہیں مسیح کے آثار (غواصیؔ)

آفتِ رشک = رشک کی مصیبت۔ آفت بمعنی مصیبت۔ تکلیف

قامت ہے یا کوئی قیامت
آفت ہے یا کوئی بلا ہے (داغؔ)

آفرینش = تخلیق۔ پیدائش۔ عدم سے وجود میں آنا۔
جنم لینا، جنم دینا۔

یہ دور رہے مجھ پہ بندگی کا جدھر کہو سجدہ کروں ورنہ
ازل سے تو روزِ آفرینش میں آپ اپنا خدا رہا ہوں
(ناطق لکھنوی)

پوچھو نہ آفرینشِ احمد کا تم سبب
منظور اپنی ذات کا اس کو ظہور تھا (ذوق)

کائنات = پوری دنیا جو پیدا کرنے والے کی آفرینش ہے

آگہی = باخبری۔ آگاہی۔ واقفیت۔ عقل۔ سمجھ۔ کسی خاص راز کو پا جانا۔

مجھے عشق دیتا ہے یوں آگہی
کہ ہے او دلآرام میری سہی (غواصی)

آگے آنا = دو بدو آنا۔ مقابل آنا۔ اچھے یا برے کام کا بدلا ملنا

کیا منہ جو کوئی بات بنالے مرے آگے
دعویٰ ہے سخن کا جسے آئے مرے آگے (تسلیم)

مانگی ہے دعا وصل کی کچھ اور نہ سمجھو
کوسا ہو اگر میں نے تو آئے مرے آگے (داغ)

رکھے تھا صبر کا دعویٰ تری بیداد کے آگے
کیا تھا جو سو آیا اس دلِ ناشاد کے آگے (قائم)

آلاتِ مے کشی = شراب پینے کے چھوٹے برتن۔

آلودہ بہ مے = شراب میں لتھڑا ہوا۔ شراب میں ڈوبا ہوا۔

آلودہ بمعنی لتھڑا ہوا۔ بھرا ہوا۔ لت پت

آلودہ اس گلی کی جو ہوں خاک سے تو میر
آبِ حیات سے بھی نہ دھوئے پاؤں وہ جیئے (میر)

آمدِ سیلاب = بہیا آنا۔ طغیانی کی آمد۔

سیلاب بمعنی پانی کا رد۔ طغیانی۔ بہیا۔ پانی کا چڑھاؤ۔

میرے اشکوں کا فلک پر موجزن سیلاب تھا
ہالۂ مہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا (ناسخ)

آمدِ فصلِ لالہ کاری = لالہ کاری کے موسم کی آمد۔ لالہ کی طرح سرخ زخم کھانے کے موسم کی آمد

آنکھیں ہی دکھلانا = عتاب ہی کرنا۔ غصہ کرنا

آنکھیں دکھلاتے ہو جوبن تو دکھاؤ صاحب
وہ الگ باندھ کے رکھا ہے جو مال اچھا ہے (امیر مینائی)

فرشتے آنکھ دکھا کر کسے ڈراتے ہیں
قتیلِ چشم ہیں مارے ہوئے نظر کے ہیں (ریاض)

آنکھ اس ادا سے اس نے دکھائی کہ ہم نے شوق
پہ چپکے سے اپنے کا بھرا جام رکھ دیا (شوق قدوائی)

آہِ آتشیں = ایسی آہ جس میں سے آگ کی چنگاریاں نکلیں۔ وہ آہ جو سوزشِ دل کی حالت میں نکلے۔

پرواز دارِ ہم شبِ فرقت میں جل بسے
اک آہِ آتشیں دلِ سوزاں سے کھینچ کر (سید آل واسطی)

آہنگِ زمیں بوسِ قدم = قدموں کے نیچے کی زمین چومنے کا ارادہ — آہنگ بمعنی ارادہ۔ زمیں بوس بمعنی زمین چومنا زمین کو بوسہ دینا۔

مجھ بے گنہ سے قتل کا آہنگ کب تلک
آ اب بنائے صلح رکھیں جنگ کب تلک
(قائم)

آہِ نیم شبی = آدھی رات کو آہیں بھرنا۔

فلک کے پار ہوئی اپنی آہِ نیم شبی
ہماری آہ سے صیاد ہو گیا نخچیر
(گویا)

آہ نیم شب = وہ جو آدھی رات کو کسی دردمند کے دل سے نکلے

ہوسے بے خواب آہ نیم شب تو لگے کہنے
کہ سوتوں کو جگا دیتے ہو تم بھی کیا قیامت ہو (مومن)

آہوئے بیابانِ ختن = صحرائے ختن کا ہرن۔ ختن چینی ترکستان کا ایک شہر ہے جہاں مشک دینے والے ہرن کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

شہنشاہ سب اس کو دیتے تھے باج
خطا و ختن سے تھا لیتا خراج (میر حسن)

پھر بہار آئی کہ ہونے لگے صحرا گلشن
نجہ ہے نام خدا نافۂ آہوئے ختن (کلیات محسن)

آئینۂ انتظار = انتظار کا آئینہ۔ آئینہ بمعنی درپن۔

آئینہ دیکھ جو کہتا ہو کہ اللہ رے میں
اس کا میں چاہنے والا ہوں بقا واہ رے میں (بقا)

آئینۂ بادِ بہاری = بادِ بہاری کا آئینہ

آئینۂ بخت بیدار = جاگے ہوئے نصیب کی تصویر۔ خوش نصیبی کا آئینہ۔

آئینۂ برگِ گل = گلاب کی پنکھڑی کا آئینہ۔

آئینہ بے مہری قاتل = محبوب کے نامہرباں ہونے کی دلیل۔ معشوق کے ستم شعار اور جفا جو ہونے کی دلیل۔

آئینہ پرداز = جلوہ گر۔ جلوہ آرا۔ جلوہ فرما۔ جلوہ افشں۔ جلا کرنے والا۔ آئینہ کو صیقل کرنے والا۔

نمودِ خطِ عارض ہے مثال
اک آئینہ پردازِ بزمِ خیال (میر سعادت)

نورِ فطرت سے ہوں میں آئینہ پردازِ سخن
میرے باطن کی نوا سازِ خدا سازِ سخن (مراثی نسیم)

آئینۂ تصویر نما = تصویریں دکھانے والا آئینہ۔

آئینۂ تمثال دار = ایسا آب دار آئینہ جس میں عکس دکھائی دیتا ہے۔ تمثال بمعنی پیکر۔ صورت۔

ہجرِ دلدار میں بھی وصل کا حاصل ہے لطف
ہر گھڑی پیشِ نظر یار کی تمثال ہے آج (درد مند)

خطِ تہیں رخ پہ ہے اس آئینۂ تمثال کے سبز
آئینہ نیچے ہے طوطی کے پر و بال سے سبز

آئینۂ خوابِ گرانِ شیریں = شیریں کی گراں خوابی کی تصویر۔ شیریں کی تغافل شعاری کا آئینہ۔ خوابِ گراں بمعنی غفلت۔ تغافل۔

شبِ دوشینہ کی بدمستیاں میں کیا کہوں ساقی
نکل آیا ہے سورج اور ہے خوابِ گراں باقی
(میر عثمان علی خاں)

آئینہ دار = آئینہ کی طرح صاف اور شفاف ۔ وہ جس سے آئینہ دکھانے کا کام لیا جائے ۔ آئینہ بردار

تیرے مجرے کے لیے آتا ہے روز اے شاہ حسن
آئینہ داروں میں لکھ دے خط و خال آفتاب (بحر)

گداز عشق سے لبریز تھا قلب حزیں اس کا
مگر آئینہ دار شرم تھا سینۂ حسیں اس کا (اختر شیرانی)

نہ پوچھو مجھ سے اے یاراں دماغ ان سادہ رودوں کا
سکندر کے تئیں بھیجیں ہیں یہ آئینہ دار اپنا (سودا)

خود کو مٹا کے کیجیے تلاش اپنے یار کی
آئینہ میں شبیہ ہے آئینہ دار کی (بستان تجلیات)

آئینہ داری یک دیدۂ حیراں = حیران آنکھ کی آئینہ داری ۔ آئینہ داری بمعنی آئینہ دکھانے کی خدمت ۔ اطاعت ۔ آئینہ دیکھنا ۔

آپ مجھ کو خدمت آئینہ داری دیجیے
جانئے اے جان جاں تصویر پشت آئینہ (رشک)

دیدہ حیراں بمعنی حیران آنکھیں ۔

آئینہ سیما = آئینہ کی ایسی چمک دار پیشانی رکھنے والا ۔

عکس میرے داغ اسود کا سویدا بن گیا
یعنی اس آئینہ سیما کا ہے پہلو آئینہ (ناسخ)

آئینۂ ناز = مایۂ ناز ۔ ناز کا آئینہ

(الف)

اِبرام = ضد ۔ اصرار ۔ رنجیدگی ۔ کبیدگی ۔ التماس ۔ تقاضا ۔

در بحث صنم برہمناں را
ابرام باعتقاد دادیم (ظہوری)

کام مجھے ہیں سارے ضائع ہر ساعت کی سماجت سے
استغنا کی چوگنی ان نے جوں جوں میں ابرام کیا (میر)

زگل ہائے نظارہ چوں می گریزم
اسیرم من ابرام بلبل نہ دارم (صفیر بلگرامی)

ترک مے سے ہمیں انکار نہ ہوتا لیکن
اب جو ناصح کو ہے ابرام تو چھلنا ہے ضرور (حسرت موہانی)

ابر بہاری = موسم بہار کے بادل ۔ ابر بہار

ہو گئے عمر ہوئی ابر بہاری کو ملے
لہو برساتے ہیں دیدۂ خوں بار ہنوز (دبیر)

زمزمۂ ابر بہاری زیر چرخ نیلگوں ہے
یاد ھواں ہے تیری آہوں کا سا لگا ہے (حالی)

ابر شفق آلودہ = ایسے بادل جن میں شفق کی سرخی موجود ہو ۔

آلودن مصدر ۔ لتھڑنا ۔ لتھیڑنا ۔ آلودہ ہونا ۔

ابر گہر بار = موتی برسانے والا بادل ۔ مراد ابر نیساں ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فصل ربیع اس ماہ کے بادل سے جو بوندیں سیپی کے منہ میں پڑتی ہیں موتی بن جاتی ہیں ۔

چشموں سے برستے ہیں مری اشک کے موتی
یہ ابر گہر بار نہ دیکھا تھا سو دیکھا (حاتم)

آنکھ سے گرتی ہے خون دل انگار کی بوند
اس کی ہمسر ہو کہاں ابر گہر بار کی بوند (داغ)

جوشش معنی سے ہوا سیراب اشک دل
وہ تھا میں دو لفظیں اس ابر گوہر بار سے (اکبر الہ آبادی)

ابن مریم = فرزند مریم ۔ ابن بمعنی بیٹا ۔ فرزند

مریم بنت عمران حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں تھیں۔ عمران بیت المقدس کے مجاور تھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ منت مانی کہ لڑکا ہوگا تو اس کو عبادت گاہ کے لیے نذر کر دیا جائے گا مگر ان کے لڑکی پیدا ہوئی۔ عمران کو بذریعہ وحی مطلع کیا گیا کہ اس لڑکی کو جس کا نام مریم رکھا گیا عبادت گاہ کی نذر کر دیا جائے۔ حضرت زکریا جو عمران کے چچا زاد بھائی تھے۔ حضرت مریم کے ولی مقرر ہوئے۔ عبادت گاہ کے دوران قیام میں حضرت مریم کے بڑے ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کے ذریعہ ان کو بغیر باپ کے فرزند تولد ہونے کی بشارت دی چنانچہ اس طرح حضرت مریم کے جو فرزند تولد ہوا اس کا نام حضرت عیسیٰ رکھا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے کئی معجزے عطا فرمائے تھے۔ انھوں نے پیدا ہونے کے ساتھ ہی بات کرنا شروع کی اور اپنے کو ابن مریم بتاتے ہوئے اپنی معجزانہ پیدائش اور اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہونے کا اعلان کیا۔ وہ اندھوں کو بینائی عطا کرتے تھے۔ بیماروں اور کوڑھیوں کو اللہ کے حکم سے شفا بخشتے تھے۔ اور قم باذن اللہ کہہ کر مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ ابن مریم پر جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام انجیل ہے۔ ان کے پیرو نصاریٰ یا عیسائی کہلاتے ہیں۔

ابن مریم مر گیا یا زندہ جاوید ہے
ہیں صفات ذات حق حق سے جدا یا عین ذات
(ارمغان حجاز)

ابہام = اخفا۔ ایسی بات جس کا مطلب واضح نہ ہو۔ پوشیدہ ہونا۔ گمبھیر پن۔

کھلے گا نہ مضمون وصف دہن کا
جو نکلے گی بات اس میں ابہام ہوگا (سرور)

ہے صاف گفتگو یہ محبت تری عجیب
اوروں کی طرح تو نہ کر ابہام کی تلاش (محبت)

اے اہل نظر راہ میں پوشیدہ ہے خورشید
ایضاح سے حاصل بجز ابہام نہ ہوگا (شیفتہ)

اختتام بزم عید اطفال = بچوں کی محفل عید کے برخاست ہونے کے بعد یعنی ایام طفلی گذر جانے کے بعد۔

ہے روایت کہ ہوا جنگ کا جس دم اختتام
شمر ملعون لگا کہنے کہ اے مردم شام (سودا)

اثبات = ہاں۔ ثابت کرنا۔ ثبوت بہم پہنچانا (نفی کی ضد) (مذکر)

جو اس نے بات نہ کی ہو گیا مجھے اثبات
دہن وہ تنگ ہے گنجائش کلام نہیں (وزیر)

(مؤنث)

آپ ہی آپ وہ کچھ ہو گئے ہیں چپ کل سے
بات کی گو مگر اثبات نہ ہونے پائی (سحر)

اثر گریہ = رونے کی تاثیر مراد گریہ کا اثر۔ بمعنی خاصیت۔

برپا تھا شور چار طرف بھاگ بھاگ کا
پانی اثر دکھاتا تھا لوہے کو آگ کا (انیس)

اثر نالۂ دل ہائے حزیں = غمگین دل کے نالوں کا اثر۔

پست و بلند عشق تو سب کچھ نظر میں ہے
اس دل کو کیا کروں یہ کسی کے اثر میں ہے (آتش)

اجابت = قبولیت۔ منظوری۔

ہو خیال قبول میں تو حزیں کر اجابت کہے گی خود آمیں
(تعشق)

اجارہ نہیں کرتے = ذمہ نہیں لیتے۔ ٹھیکہ نہیں لیتے۔

کیا گلا ہم کو ہے اس کا کہ نہ چاہا اس نے
ملک دیا یار کا کچھ ہم نے اجارا نہ کیا (سودا)

اجازتِ تسلیم ہوش = ہوش حوالہ کرنے کی اجازت۔ اجازت بمعنی اذن۔ رخصت۔ رضا۔

شرح کوں گر اجازت ہو تو آئے سیس سوں چل کر
کہ اس کوں شوق ہے تجھ آستاں پر جبہ سائی کا (ولی)

اجزائے پریشاں = منتشر حصے۔ بکھرے ہوئے ٹکڑے۔

آہ سوزاں میں جو اڑتے نظر آئے ذرّے
جگر و دل کو میں اجزائے پریشاں سمجھا (فائق)

اجزائے دوعالم دشت = دشت دوعالم کا اجزا۔
دوعالم بمعنی کونین۔ اجزا بمعنی ٹکڑے۔ حصے۔

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا (چکبست)

اجزائے نالہ = نالے کے اجزا۔

اجزا بکھیر دوں گا آہ شرر فشاں سے
گن گن کے بدلے لوں گا اک ورد آسماں سے (اثر)

اجزائے نگاہِ آفتاب = سورج کی نگاہ کے اجزا۔
اجزا جمع جزو کی بمعنی حصہ۔ ٹکڑا۔

اجمال = مجمل بیان کرنا۔ یہ لفظ تفصیل کی ضد ہے۔ تقریر یا تحریر میں ایسا مضمون لانا جس کا مطلب زیادہ ہو اور الفاظ مختصر ہوں اور اس کے سمجھنے میں دقت ہو۔

گفتگو سے نہ کھلا ان کا دہن ساری تقریر میں اجمال رہا (تسلیم)

احرامِ بہار = فصلِ بہار کا جامۂ احرام۔ احرام بمعنی وہ بغیر سلے ہوئے کپڑوں کا لباس جو ایک تہبند کے طور پر باندھا جاتا ہے اور دوسرا جسم پر لپیٹا جاتا ہے۔ اور کعبہ شریف کی زیارت کے لئے باندھا جاتا ہے۔

جامۂ احرام زاہد پر نہ جا
تھا حرم میں لیک نا محرم رہا (میر)

اخترِ سوختۂ قیس = مجنوں کی بدنصیبی۔ قیس کی بدبختی۔

خال مسی کا تمھیں چاہیے زیبائش کو
اختر سوختہ ہے اپنا ہی زیبا ہم کو (ذوق)

اختلاط = محبت۔ میل جول۔ ملنا۔ بے تکلفی۔ گرمجوشی۔ چھیڑ چھاڑ۔

اب پسند آنے لگا اسکو ہمارا اختلاط
وصل کا دینے لگا مجھ کو ہمارا اختلاط (ذکی)

اخفائے حال = حالت کو چھپانا۔ حال کو پوشیدہ رکھنا۔
اخفا بمعنی پوشیدہ۔ خفیہ کرنا۔

مشک بھی کوئی چھپا سکتا ہے
راز گیسو کا ہے اخفا کیسا (مصحفی)

ادغام = ایک حرف کا دوسرے حرف میں اس طرح ملانا کہ دونوں ایک ہو جائیں۔ ایک جنس کے دونوں حرفوں کو ملانا مثلاً ب اور ب کو اس طرح ملانا کہ ایک حرف کی آواز دے۔ "شب" اور "بہ" کو ملا کر "شبّہ"

میں نے پوچھا وصل کی ترکیب کا کیا نام تھا
ہنس کے بولے حرف دو ہم جنس کا ادغام تھا (ظریف)

ربط ہے اس کو گورنمنٹ سے بھی ملک سے بھی
جس طرح 'حرف' میں اک قاعدہ ادغام بھی ہے (شبلی)

ادھار = قرض

لے دام مُرغِ دل سے مرے سوزشِ آفتاب
دھلے پہ روزِ حشر کے پر کون اُدھار دے (ذوق)

ہے بات کچھ نئی ہوئی بازارِ حسن میں
مجھ کو گراں ہے مفت بھی سودا اُدھار کا
(ریاض خیرآبادی)

ارادت = عقیدت۔ اعتقاد

اپنے دل سے مجھے ارادت ہے
میں کسی پیر کا مرید نہیں (بحر)

اُردی = اردی بہشت۔ ایک فارسی مہینہ کا نام۔ یہ فارسی کا چھٹا مہینہ ہے جو بہار کا مہینہ ہوتا ہے (اردی بہشت مرکب ہے۔ ارد بمعنی مانند اور بہشت بمعنی جنت)۔

اُٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستاں سے عمل
تیغِ اردی نے کیا ملکِ خزاں مستاصل (سودا)

ارزانیِ مئے جلوہ = شرابِ دیدار کا سستا ہونا۔ دیدار کی شراب کے دام گر جانا۔

جہاں میں دانش و بینش کی ہے کس درجہ ارزانی
کوئی شے چھپ نہیں سکتی کہ یہ عالم ہے نورانی
(ارمغان حجاز)

ارمغاں = تحفہ۔ ہدیہ۔ سوغات۔

جگر کو داغ کلیجے کو زخم دل کو ملال
جنابِ عشق نے بھیجے ہیں ارمغاں کیا کیا (تسلیم)

استظہار = مدد چاہنا۔ پشت۔ پناہ۔

بازاں اُٹھکر سگلے یار
سنکر اتناں استظہار (نوسرہار)

اشارت = اشارہ۔

سوال میں نے جو انجامِ زندگی سے کیا
قدِ خمیدہ نے سوئے زمیں اشارت کی (میر)

ہو الموجود ہے تجھ سے عبارت
ہو المقصود ہے تجھ سے اشارت (کلیات اسمٰعیل)

اشتیاق انگیز = شوق انگیز۔ شوق کو بڑھانے والی۔ اشتیاق میں اضافہ کرنے والی۔

اصل = جڑ۔ بنیاد

اب مانو یا نہ مانو تمہیں اختیار ہے
اصل اصول جو کہ تھا سب میں نے کہہ دیا (نوازش)

اصلاحِ مفاسد = برائیوں کی اصلاح۔ اصلاح بمعنی درستی۔ ترمیم

اصلاح لینے آئے ہیں رنگیں خیال لوگ
خدمت ہے اس چمن میں تجھے انتظام کی (آتش)

مفاسد بمعنی خرابیاں۔ برائیاں۔

رہے محفوظ ابنائے زمانہ کے مفاسد سے
قدم راہِ توکل سے کبھی ڈگنے نہیں پائے (طباطبائی)

اصنامِ خیالی = خیالی بُت، بتانِ خیالی۔ اصنام جمع صنم کی بمعنی بُت۔

گر عوض ناقوس کے جا کر میں اک نالہ کروں
بت کدے میں ہر طرف کرتے پھریں اصنام رقص (ناسخ)

اعتبارِ عشق = محبت کا اعتبار۔ محبت کا یقین۔ معشوق کو عاشق کی محبت کا بھروسا۔

اعتبار بمعنی بھروسا ۔ اعتماد ۔ ساکھ

حسن پر نخوت نہ کر اس کا نہیں کچھ اعتبار
چار دن مہمان ہے دورِ قمر میں چاندنی (بیخود موہانی)

اعتبار اور ایک = اہلِ وفا پر اعتبار

اے خیالِ عہدِ پیماں جا مجھے دھوکا ہوا (رضا لکھنوی)

اعتبارِ نغمہ = نغمہ کا اثر ۔ نغمہ کی طرح معتبر ۔ نغمہ کی تاثیر رکھنا ۔

اے شوق تیری بات کا ہے اعتبار کیا
ہے وعدۂ وصال میں ہر بار آجکل (انجم)

اعتدال = برابر کرنا ۔ توازن ۔ برابری

فصل کو اب جو اعتدال نہیں
اس لیے بھی مرا بحال نہیں (مثنوی گلشنِ عشق)

اعتمادِ دل = دل پر بھروسا ۔ اعتماد بمعنی بھروسا

پھرا ہے ہم سے رخ اس بادشاہِ خوباں کا
کچھ اعتماد نہیں ہے مزاجِ سلطاں کا (آتش)

اعجازِ مسیحا = حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ جو قُم باذن اللہ
کہ کر مردہ کو زندہ کر دیا کرتے تھے ۔

مارا ہزار بار تو سو بار زندہ کر دیا
پھر بھی نہیں دعویٰ اعجازِ مسیحائی نہیں (رشک)

اعجازِ ہوائے صیقل = جلا پانے کی آرزو کا کرشمہ ۔

اعجاز بمعنی کرشمہ

زندہ نہ مسیحا سے ہوا کشتۂ الفت
مردوں کو جلانا تو کچھ اعجاز نہیں تھا (داغ)

ہوا بمعنی آرزو ۔ صیقل بمعنی جلا ۔ زنگ دور کرنا ۔ صفائی

نگاہ حسن پر کیا عشق کی صیقل مدد دے گی
تجلی برق ہستی سوز کے مدِ مقابل ہے (طریر لکھنوی)

صیقل نہ ہو گر تیغ پر جوہر پہ ہو کس کی نظر
اے ذوق یاں قدرِ ہنر آرائش و تزئیں سے ہے (ذوق)

افزائش = زیادتی ۔ اضافہ ۔ بڑھوتی ۔ کثرت ۔

غم کی ہر چند شبِ ہجر میں افزائش تھی
کاش اب بھی اجل آجاتی تو آسائش تھی

افسردگیِ دل = دل کی پژمردگی ۔ دل کا مرجھانا ۔ دل کا رنج ۔

افسردگیِ خاطر ۔ افسردہ خاطری ۔

افسردہ بمعنی مرجھایا ہوا ۔ اداس ۔ غمگین ۔

آنکھیں صبا پُر آب ہیں اس نور کے لیے
افسردہ دل میں آتشِ مغفور کے لیے (صبا)

افسردگی سوختہ جاناں ہے قہر میر
دامن کو ٹک ہلا کہ دلوں کی بجھی ہے آگ (میر)

گو راہ میں ہمراہ بھی ہو راحلہ و زاد
جاتی نہیں افسردگیِ خاطرِ ناشاد (انیس)

افسونِ انتظار = انتظار کا جادو ۔ طلسم کا انتظار

افسون بمعنی سحر ۔ جادو ۔ منتر ۔ فریب ۔ مکر ۔ حیلہ ۔

کیا ہاتھ میں اس افعی گیسو کو لگاؤں
افسوں نہیں آتا ہے مجھے منتر نہیں آتا (امیر)

افشردۂ انگور = انگور کا نچوڑ ۔ انگور کا رس ۔

افشردن مصدر نچوڑنا ۔

بوسہ اپنے لبِ شیریں کا ترش رو ہو کر
وہ جو دیتا تو ہم افشردہ لیموں پیتے (ظفر)

افعی = سانپ - کالا اور زہریلا سانپ - ناگن -

خاک میں یہ افعی چرخ کہن مل جائیگا

جب جواب اس زلف سے دندان شکن مل جائیگا (اسیر)

نگاہ چشم تو افعی ڈسیلا

سمجھ ہے سا فو راج کا بھیلا (ولی)

اقبالِ ترحّم = رحم و کرم کے ساتھ ملتفت ہونا - عنایت فرمائی سے متوجہ ہونا - اقبال بہ معنی خوش نصیبی، سازگاری زمانہ -

رہے ہمیشہ ترے دوستوں کے ساتھ اقبال

عدو کو تیرے نہ دے فرصت ایکدم ادبار (میر)

اقبال رنجوری = بیماری کی قسمت - بیماری کا نصیب

اقبال بمعنی بخت - نصیبہ - خوش نصیبی - نیک بختی

اے ماہ منظم ترے اقبال کے صدقے

شوکت کے فدا عظمت و اجلال کے صدقے (انیس)

رنجوری بمعنی بیماری - آزردگی - ملال

جگر کی ناتوانی میں کہوں یا دل کی رنجوری

اِدھر بیمار پہلو میں اُدھر بیمار پہلو میں (داغ)

اقامت کی تاب = قیام کرنے کی طاقت - ٹھہرنے کا یارا - ٹھہرنے کی قوت -

اقامت بمعنی قیام - ٹھہرنا -

یہ اقامت ہمیں پیغام سفر دیتی ہے

زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے (ذوق)

اِکلیل = تاج شاہی - جواہرات سے مرصع تاج

رتبہ اپنے خاکساروں کا نہ پوچھ ہوئے سر اکلیل خاک اور نگ ہے (میر)

اِلتفات = توجہ - مہربانی

ہیں سو سو التفات تغافل میں یار کے

بیگانگی سے اس کی کوئی آشنا نہیں (یقین)

پہلے تو التفات ان پر کیا

حکم پھر بادشاہ نے یہ دیا (میر)

مجھ کو ساقی سوائے جام شراب

جم کی جانب بھی التفات نہیں

اِلتفاتِ ناز = معشوق کا متوجہ ہونا - خاص توجہ

اِلتہاب = بھڑکنا - آگ بھڑکنا - شعلہ بھڑکنا - گرمی - تپش

ہاتھ سینے پر مرے رکھیے تو کچھ معلوم ہو

التہاب آتشِ عشق آپ نے دیکھا نہیں (تسلیم)

الماس = ہیرا

کانوں سے دو سفینۂ الماس ہیں عیاں

ان کشتیوں میں گوہر اسرار ہیں نہاں (دبیر)

امر کی زنبیل = عمرو عیار کی زنبیل -

زنبیل کے معنی ٹوکری اور جھولی کے ہیں - امیر حمزہ کی داستان کا ایک مشہور کردار عمرو عیار ہے جس کی زنبیل کی خوبی یہ تھی کہ وہ کبھی پُر نہیں ہوتی تھی، ہر چیز اس میں سما جاتی تھی - یہ زنبیل منجملہ ان عجائبات کے تھی جو اس کو بزرگوں سے حاصل ہوئے تھے -

ڈر زمانے سے یہ عیار ہے وہ ہوش ربا

لاکھ بے ہوشیوں سے جس کی بھری ہے زنبیل (ذوق)

امیدگاہِ انام = مخلوق کی امیدوں کا مرکز۔ جہاں مخلوق کی مرادیں پوری ہوں۔ امیدگاہ بمعنی وہ ذات جس سے توقع وابستہ ہو۔

کنایہ فہم و لطافت پسند و خوش اخلاق
امیدگاہ عزیزان عمرو عذر نیوش (انشاء)

انام بمعنی مخلوقات۔ خلق اللہ۔ لوگ۔

تم کو مسجود جانتے ہیں انام
تم سبھوں کے ہو پیشوا و امام (میرؔ)

انبساطِ خاطرِ حضرت = جناب والا کا دل خوش کرنا۔ حضور والا کی خوشنودیِ مزاج۔ انبساط بمعنی خوشی۔ شادمانی۔

بے منتِ شراب ہوں سرشارِ انبساط
تجھ نین کا خیال مجھے جامِ جم ہوا (ولیؔ)

استظہارِ ساغر کھینچ = ساغر کا استظہار کر۔

استظہار کھینچنا فارسی کے محاورہ استظہار کشیدن کا ترجمہ ہے جو اردو میں غیر فصیح ہے۔ استظہار کشیدن بمعنی استظہار کرنا۔

ساقی خوش است در رمضان بادہ خور
مے در پیالہ ریز و بکش استظہارِ صبح (آمرزش؟)

انجاحِ مقاصد = مقصد برآری۔ مقاصد میں کامیابی۔ انجاح بمعنی کامیابی۔ فیروزمندی۔

ہے ہوس یار ملے ہم سے کرے غیر کو ترک
مطلب اپنا وہ ہے جو قابلِ انجاح نہیں (ناسخؔ)

انجمِ رخشندہ = چمکتے ہوئے ستارے۔ انجم بمعنی ستارے۔ کواکب۔ نجوم۔

تجھ روئے خوں فشاں سے انجم ہو کیا خجل ہیں
ہے آفتاب کو بھی اے ماہ سال تیرا (میرؔ)

انجمن طوے = محفلِ شادی۔ طُوے لفظ تُوی کا معرب ہے۔ بمعنی شادی بیاہ۔

پلا مجھ کو ساقی شرابِ کہن
کہ مجتمع ہے انجم کی اب انجمن (سحر البیان)

اندازِ تپیدنِ غلتیدن = بسمل کے خون میں تڑپتا ہوا ہونے کا انداز۔ بسمل بمعنی زخمی۔ گھائل۔ انداز بمعنی ڈھنگ۔ طریقہ۔ طور۔ طرز۔

گرمیِ جوشِ محبت کا وہی انداز ہے
داغِ دل سے ربط ہے سوزِ جگر سے ساز ہے (آتشؔ)

اندازِ تغافل = تغافل شعاری۔ بے پروائی کا انداز۔ انداز بمعنی اندازِ معشوقانہ۔

روشنی سامنے دکھاتی ہوئی
قدم انداز سے اٹھاتی ہوئی (شوقؔ)

اندازِ جنوں = جنوں کا انداز۔ جنوں کی ادا۔ جنوں کا ڈھنگ۔

اب سمجھ کے عمر پہ جینے کا نہ انداز آیا
زندگی چھوڑ دے پیچھا مرا میں باز آیا

اندازِ سخن = اندازِ کلام۔ اسلوبِ کلام۔ انداز بمعنی طرزِ بیان۔

بلبل غزل سرائی آگے ہمارے مت کر
سب ہم سے سیکھتے ہیں اندازِ گفتگو کے (میرؔ)

اندازِ گل افشانیِ گفتار = گفتگو سے پھول جھڑنے کی ادا۔

سیکھے ہیں بھی انداز تمہارے نہیں آتے
آنکھوں میں ہوں باتیں یہ اشارے نہیں آتے (ریاض خیرآبادی)

اندازِ ہلال = ہلال کی مانند۔ ابرو کی طرح سے چاند کی ساخت۔

حسنِ اقرب کا ابھی تو سمجھ میں آ جائے
دیکھیے انساں جو انداز گھڑی بھر اپنا (دبستانِ تجلیات)

اندوہ رُبا = غم کو دور کرنے والا۔ رُبائیدن مصدر اچک لے جانا۔

اندوہ بمعنی رنج۔ غم۔ ملال۔ صدمہ

پھٹتے نہ جو اندوہ پہ یعقوبؑ یہ ہوتا
پھٹ جاتا جگر، دکھ جو یہ ایوبؑ پہ ہوتا (مونس)

اندوہِ شبِ فرقت = جدائی کی رات کا غم۔ رنجِ شبِ جدائی۔ شبِ ہجر کا غم۔

جہاں کا تھا سرا دیر اسکے انبوہ
جو کوئی پوچھے کیا ہے تجھکو اندوہ (شفیق اورنگ آبادی)

اندوہِ وفا = وفا کا غم

میں اس بت بدخو کی اس آن پہ مرتا ہوں
کھینچا نہ کبھی اسنے اندوہ پشیمانی (حسرت موہانی)

اندیشہ = خیال۔ فکر۔ خوف۔ اندیشیدن مصدر سوچنا۔

وہ قد ہے مثل سرو ہمیشہ بہار پر
اندیشۂ خزاں نہیں رکھتا نہال دوست (آتش)

اندیشہ ہائے دور دراز = دور دراز کے اوہام۔ دور دراز کے خیالات۔ اندیشہ بمعنی خیال۔ وہم۔ فکر۔ سوچ۔

آنا سن ناداری سے ہمنے جی دینا ٹھہرایا ہے
کیا کہئے اندیشہ بڑا تھا اس کی منہ دکھلائی کا (میر)

انفعال = شرمندگی۔ خجالت۔ ندامت۔ پشیمانی۔

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے (ڈاکٹر محمد اقبال)

نگاہ تیرے ڈوپٹے تمہارے دید سے
شہید کرکے بھی مجھے انفعال کچھ نہ ہوا (ستمر)

انگبیں = شہد۔

میرے مولا کو ایسا حمل ملتا تھا خطاب
خانۂ زنبور میں تب انگبیں پیدا ہوا (ناسخ)

انگشت بدنداں = حیرت سے دانتوں میں انگلی دبانا۔ حیران ہونا۔ حیران۔ پریشان۔

انگشت رکھنا = انگلی رکھنا بمعنی عیب نکالنا۔ نکتہ چینی کرنا۔ انگشت رکھنا اردو کے محاورے انگلی رکھنے کا فارسی ترجمہ ہے۔

انگلی ہر ایک ہے وہ مصرعہ موزوں بلند
انگلی رکھ سکتے نہیں جس پہ کہیں دانشمند (محسن)

گرچہ کی ہے کوشش ان لفظوں کے لکھنے میں بہت
اور جگہ انگشت رکھنے کی نہیں چھوڑی کہیں (حالی)

اَوجِ حصار = چار دیواری کی بلندی۔ قلعہ کی بلندی۔

اوج بمعنی مرتبہ۔ عروج۔ بلندی۔ ترقی۔

ایک ساعت بھی زمانے میں ہوا اپنا نہ اوج
آسماں پر کیا تمہارے بخت کا اختر نہیں (ناسخ)

اَوج دہ مرتبۂ معنی و لفظ = الفاظ اور معنی کے رتبہ کو بلند کرنیوالا۔

کب ہے فخر بہت اوج پہ فلک شاہا
رضا جو ہو تو کردوں تیرے روضے کا بستار (میر)

اوجِ طالعِ لعل و گہر = لعل و گہر کی قسمت کی بلندی۔ لعل و گہر کی خوش نصیبی۔

چمکتا تھا شرف میں اختر اوج
کہا یہ ہوگا بے شک صاحب اوج (ظہیر شاہان)

اندوہ بمعنی رنج ۔ غم ۔ ملال ۔ صدمہ

بیچتے نہ جو اندوہ یہ یعقوبؑ یہ ہوتا

پھٹ جاتا جگر دکھ جو یہ ایوبؑ پہ ہوتا (مونس)

اندوہِ شبِ فرقت = جدائی کی رات کا غم ۔ رنجِ شبِ جدائی ۔ شبِ ہجر کا غم ۔

جہاں کا تھا سرا دپر اس کے انبوہ

جو کوئی پوچھے کیا ہے تجھکو اندوہ (شفیق اورنگ آبادی)

اندوہِ وفا = وفا کا غم

میں اس بت بدخو کی اس آن پہ مرتا ہوں

کھینچا نہ کبھی اس نے اندوہ پشیمانی (حسرت موہانی)

اندیشہ = خیال ۔ فکر ۔ خوف ۔ اندیشیدن مصدر سوچنا ۔

وہ قد ہے مثل سرو ہمیشہ بہار پر

اندیشۂ خزاں نہیں رکھتا نہال دوست (آتش)

اندیشہ ہائے دور دراز = دور دراز کے اوہام ۔ دور دراز کے خیالات ۔ اندیشہ بمعنی خیال ۔ وہم ۔ فکر ۔ سوچ ۔

آنا سن ناداری سے ہم نے جی دینا ٹھہرایا ہے

کیا کہیے اندیشہ بڑا تھا اس کی منہ دکھلائی کا (میر)

انفعال = شرمندگی ۔ خجالت ۔ ندامت ۔ پشیمانی ۔

موتی سمجھ کے شانِ کریمی نے چن لیے

قطرے جو تھے مرے عرقِ انفعال کے (ذاکر ملتانی)

نگاہ تیرے ہے ڈپٹے تمہارے دیدے

شہید کرکے مجھے انفعال کچھ نہ ہوا (سحر)

انگبیں = شہد ۔

یہ سے مولا کو امیر النحل لکھا تھا خطاب

خانۂ زنبور میں تب انگبیں پیدا ہوا (ناسخ)

انگشت بدنداں = حیرت سے دانتوں میں انگلی دبانا ۔ حیران ہونا ۔ حیران ۔ پریشان ۔

انگشت رکھنا = انگلی رکھنا بمعنی عیب نکالنا ۔ نکتہ چینی کرنا ۔ انگشت رکھنا اردو کے محاورے انگلی رکھنے کا فارسی ترجمہ ہے ۔

انگلی ہر ایک ہے وہ مصرعِ موزوں بلند

انگلی رکھ سکتے نہیں جس پر کہیں دانشمند (محسن)

گرچہ کی ہے کوشش ان لفظوں کے لکھنے میں بہت

اور جگہ انگشت رکھنے کی نہیں چھوڑی کہیں (حالی)

اوجِ حصار = چہار دیواری کی بلندی ۔ قلعہ کی بلندی ۔

اوج بمعنی مرتبہ ۔ عروج ۔ بلندی ۔ ترقی ۔

ایک ساعت بھی زمانے میں ہوا اپنا نہ اوج

آسماں پر کیا تمہارے بخت کا اختر نہیں (ناسخ)

اوج دہ مرتبۂ معنی و لفظ = الفاظ و معنی کے رتبہ کو بلند کرنے والا ۔

کرے ہے فخر بہت اوج پر فلک شاہا

رضا جو ہو تو کروں تیرے روضے کا بستار (میر)

اوجِ طالع لعل و گہر = لعل و گہر کی قسمت کی بلندی ۔ لعل و گہر کی خوش نصیبی ۔

چمکتا تھا شرق میں اختر اوج

کہا یہ ہوگا بے شک صاحب اوج (طلسم شایاں)

اوراقِ لختِ دل = دل کے ٹکڑوں کے ورق۔

اورنگ = تختِ شاہی۔

اورنگِ سلیماں = تختِ سلیماں۔

مَیں ہوں کیا چیز دلا خاک نشیں مورِ ضعیف
کر دیا موت نے اورنگِ سلیماں خالی (ناسخ)

حضرت سلیمان علیہ السلام ایک جلیل القدر پیغمبر اور عظیم الشان بادشاہ تھے۔ حضرت سلیمان کا تخت ہوا میں اڑتا تھا۔ اورنگ بمعنی تختِ شاہی۔

استادِ رستم و سام = رستم و سام کے استاد۔ رستم اور سام کو پہلوانی کے گُر اور داؤ پیچ سکھانے والے۔

رستم: ایران کا ایک مشہور پہلوان جو زال کا بیٹا اور سام کا پوتا تھا اور کیکاؤس بادشاہ ایران کا سپہ سالار تھا۔

سام: رستم پہلوان کے دادا کا نام تھا اس کے باپ کا نام نریمان تھا۔

اُدک = چُوکا۔

کب گیا اے دیر خانہ کو ماری ہے اُدک سے پلی جو مستر قدم مُجھ نہ چلا
(داغ)

اہتزاز = جھومنا۔ ہلنا۔ وجد۔ انبساط۔ خوشگوار ہوا کا چلنا۔ پھولوں کا کھلنا۔

خاکسترِ سیاہ کو بھی اہتزاز ہے
تم روحِ برق چھوڑ گئے تھے غبار میں (وفا)

اہلِ بینش = صاحبِ نظر۔ صاحبانِ بصیرت۔ دیدہ ور۔

اہل بمعنی صاحب، والا یا والے۔

مرتبہ پوچھ عشق بازاں کا
یہی ملکِ خلق کے اہلِ دول (ولی)

اہلِ تدبیر = تدبیر کرنے والے لوگ۔

اہلِ خرابات = مے خانے کے آدمی۔ میکدہ میں آنے جانے والے۔ خرابات بمعنی بُت خانہ۔ شراب خانہ، میکدہ۔

نکلیں گے خانقاہ سے جس وقت پھر وہی
ہم ہوں گے رند ہوں گے خرابات ہوئے گی (ظفر)

اہلِ کرم = مہربانی کرنے والے لوگ۔ سخی لوگ۔ اربابِ کرم۔ صاحبِ بخشش۔

ایامِ گل = موسمِ بہار۔ پھول کھلنے کے دن۔ فصلِ گل۔

ایرج = پسرِ فریدوں۔ جب فریدوں نے اپنی سلطنت اپنے

بیٹوں میں تقسیم کی تو ایران و عربستان ایرج کو عطا کیا۔

بے نالہ = بجز نالہ۔

ب

بایں ہمہ = اس سب کے باوجود۔ بایں ہم۔

یاں حسن بھی ہے اور محبت بھی بایں ہم
اس عالم تمکین میں نہ حیرت ہے نہ حرماں (اسرار)
جب دیکھئے تو ہے مے و معشوق پہ نگاہ
بایں ہمہ ریاض بڑے پارسا بھی ہیں (ریاض خیرآبادی)

بابِ نبرد = لڑائی لڑنے کا اہل۔ جنگ کے قابل۔ جنگجو۔ لائق جنگ۔ مرد میدان۔ شایان جنگ۔

باب بمعنی لائق۔ شایان۔ درخور۔ لائق۔

جلوۂ آتش خورشید نہیں باب سجود
اور ہی جھکتے ہیں وہ جسکو خدا کہتے ہیں

بات اٹھانا = کسی کی سخت کلامی برداشت کرنا۔ بد زبانی سہہ جانا۔ ناگوار بات ضبط کرنا۔

سنگ گراں کسی نے اٹھایا تو کیا ہوا
زور آور اس کا نام ہے جس نے اٹھائی بات (امیر)
فرمائیے جو تم تو اٹھالوں گا میں پہاڑ
پر غیر کی نہ جائے گی مجھ سے اٹھائی بات (سودا)

باد = ہوا۔

آئی کنعاں میں بادِ مصر و لے
نہ گئی تا بہ کلبۂ یعقوب (میر)
پہرے میں ایسی ہے گرمی کہ شب ورود دے
یاد کرتی ہی رہے دامن مژگاں کی جھپک (مصحفی)

بادباں = پتوار۔ وہ پردہ جو بادبانی کشتیوں یا جہازوں پر ہوا کا رخ بدلنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔

نہیں لنگایا ناسخ شعلہ یہ اس بحر خوبی نے
ہماری کشتیِ عمر رواں میں بادباں باندھا (ناسخ)
خواہش ہے تجھ کو کعبۂ مقصود کی اگر
کر بادبان آہ کو دل کے جہاز کا (سراج اورنگ آبادی)

بادبانِ کشتیٔ مے = شراب کی کشتی کا پتوار۔

شبیر ناخدائے سفینہ ہیں بے گماں
ان کی ردا ہے کشتیِ امت کا بادباں (یکتا امروہوی)
کشتیِ مے پہ ہے اب بخت سلیماں کو بھی رشک
بادہ پیمائی تھی آخر باد پیمائی نہ تھی (محبوب تغزل)

باد بہ دستِ تسلیم = تسلیم و رضا کی تہی دامنی۔ تسلیم بمعنی راضی ہونا۔ خوشی سے قبول کرنا۔ قبول کرنا۔ ماننا۔ منظور کرنا۔ سپرد کرنا۔

باد بہ دست بمعنی۔ پشیمانی۔ نکما۔ لاحاصل۔

عنقا شکار کس نہ شود دام باز چیں
کاینجا ہمیشہ باد بدست است دام را

تسلیم بمعنی ماننا۔ قبول کرنا۔ راضی ہونا۔ تسلیم و رضا۔

تسلیم و رضا کیلئے جو وقت ملا ہے
وہ وقت گزاروں حرم میں کسطرح دعا میں (مؤلف)

واعظ اس کی سی ادائیں تو نہیں حوروں میں
ہم نے تسلیم کیا حسن و جمال اچھا ہے (امیر مینائی)

بادپیمائی = کار عبث۔ فضول کام۔ ہوا خوری۔ چمن کی ہوا کھانا۔ بادیہ پیمائی۔ جنگل کی ہوا کھانا۔

کشتی مے پہ ہے اب تخت سلیماں کو بھی رشک
بادہ پیمائی تھی آخر بادپیمائی نہ تھی

بادپیمائی گردوں سے نہیں کچھ مطلب
تو ہی اے شوق کر اب بادیہ پیما مجھ کو

باد زمہریر = سرد ہوا۔ برفیلی ہوا۔ زمہریر۔ ہوا کے کرہ کا وہ طبقہ جو نہایت سرد ہے۔

جتنا عالم تھا کاشمیر ہوا
بلکہ کہیے کہ زمہریر ہوا (سودا)

بادہ = شراب

چشم حیراں کو اس چشم میگوں نے کیا
بادۂ گلرنگ بھی پانی سے پتلا ہو گیا (ناسخ)

میں رنگ جدا، دور نئے کیف نرالے
شیشہ وہی بادہ وہی پیمانہ وہی ہے (آرزو)

بادہ آشامی = شراب نوشی۔ مے نوشی۔ بادہ نوشی۔ مے آشامی
بادہ بمعنی شراب۔ صہبا۔ مے۔ آشامیدن مصدر پینا۔

خلد کی نہر عسل کر زاہد!
جانتے ہیں رند مے آشام تلخ (ناسخ)

بادۂ جوش اسرار = اسرار الٰہی کے جوش کی شراب
اسرار جمع ہے سر کی بمعنی بھید۔ راز

پیدا لب جاں بخش سے اسرار خفی تھے
اس دم ہمہ تن گوش سب اصحاب نبی تھے (دبیر)

بادۂ دوشینہ = رات کی پی ہوئی شراب۔ مئے دوشینہ۔ رات کی شراب۔ باسی شراب۔

مئے دوشینہ کی بدمستیاں میں کیا کہوں ساقی
نکل آیا ہے سورج اور ہے خواب گراں باقی (میر عثمان علی خاں)

ان نیند کے متوالوں کو دعوت دی کہ اس جام صبح گاہی سے بادۂ دوشینہ کا خمار مٹائیں۔ (غبار خاطر)

بہ بدمستی سزد گر متہم سازد مرا ساقی
ہنوزم بادۂ دوشینہ را پیمانہ بو دارد

بادۂ شبانہ = رات کی مے نوشی۔ راتوں میں شراب پینا۔ رات کی شراب

آنکھیں سیہ مست چہرہ کتابی
بادہ شبانہ جام آفتابی (حفیظ جالندھری)

اس بادۂ شبانہ کے سرمست ہیں کدھر
پیمانہ مدینہ کے سرشار ہیں کہاں (ظفر علی خاں)

بادۂ گلفام مشکبو = مشک کی خوشبو دینے والی سرخ شراب۔ مشک کی طرح مہکنے والی گلاب کے رنگ کی شراب۔ بادہ بمعنی شراب۔ گلفام بمعنی پھول کی رنگت۔ پھول کی مانند۔ گل رنگ۔ پھول جیسے رنگ والا۔ مشک بو بمعنی مشک کی خوشبو جیسی مہک۔
بادۂ گلفام بمعنی سرخ رنگ کی شراب۔

چمن جنگ میں لے بادۂ گلفام مجھے
دم بدم چھاؤں میں تیغوں کی پلا جام مجھے (مؤدب)

ہم نے توبہ میں یہ لذت پائی
ہو گئی بادۂ گلفام کی حرمت (داغ دہلوی)

بادۂ ناب = خالص شراب

ہر تکدر کو طبیعت سے مٹادے ساقی
بادۂ ناب کا اک جام پلادے ساقی (فخر بنگالوری)

بادہ نوشی = شراب نوشی - مے خواری

ابر ڈھالوں کا دہاں افشر ساں چھا جائے
بادہ نوشی میں لڑائی کا مزہ آجائے (نواب)

بادہ ہائے ناب گوارا = خوشگوار خالص شراب

کیوں وصف بادۂ ناب کیا نہیں زاہد ایسی کوئی دوا
جو دماغ اس کی مہک سے تر تو مزاج اسکے اثر سے خوش (داغ دہلوی)

بارانِ اشک = آنسوؤں کی بارش - باران بمعنی بارش - برسات

میرے رونے پر جو رویا آدمی فہمیدہ ہے
ناصح عاقل پرانا گرگ باراں دیدہ ہے (داغ)

یہ کہہ دو ابر باراں سے اگر برسے تو یوں برسے
کہ جیسے اشک بہتے ہیں ہمارے دیدۂ تر سے (یکتا اردو ہوی)

باربُدِ بزمِ سخن = بزم سخن کا مطرب - باربُد بمعنی مطرب

خسرو پرویز کے دربار میں ایک شخص تھا جو منصب حجابت
پر متعین تھا - اس مناسبت سے اس کو باربُد یعنی بڑا بار دینے والا
کہتے تھے اور اسی کے توسط سے لوگ پرویز کے دربار میں باریابی
حاصل کرتے تھے - یہ شخص مقامات موسیقی میں کمال رکھتا تھا
اور خسرو کے دربار میں اسباب طرب کا اہتمام کرتا تھا -

ستائی باربُد دستاں ہمیں زد
بہشیاری رودستاں ہمیں زد

بزم سخن بمعنی شعر و شاعری کی محفل -

کیں زمزمہ سنجی پہ ہم ہے غزل آپ نے نسیم
تھیں کا شور بزم سخن سے نکل گیا (نسیم دہلوی)

بارِ بستر = وبالِ بستر - بستر کے لیے بوجھ - بستر کے لیے ناگوار -

بار ہونا بمعنی بوجھ بن جانا - ناگواری کا سبب ہونا - گراں گذرنا -

بار تو دینا = اجازت دینا - داخل ہونے دینا -

نہ کسی خاص سوں شاہ خلوت کیا
نا باہر نکل بار کسی کوں دیا (بدیع الجمال)

بارِ خاطر = دل پر بوجھ ہونا - خلاف مزاج - تکلیف دہ

طائر رنگ چمن ہم کو بنایا ضعف نے
باغباں کیوں کر ہوں بار خاطر گلزار ہم (اسیر)

محبت تھی جو دو فصل میں جان عیش
وہیں ہر کسی بار خاطر ہوئی (بے نظیر)

بار منت مزدور = مزدور کے احسان کا بوجھ -

بازارِ معاصی = گناہوں کا بازار - ایسی جگہ جہاں گناہوں کی
افراط ہو - معاصی جمع ہے عصیاں کی -

قیس و وامق کو مرے ساتھ گرفتار کر
اے جنوں خانۂ زنجیر کو بازار نہ کر (اسیر)

بازگشت = واپسی - پلٹنا - لوٹنا

مے برنہیں اس سے رفت و گذشت
اسی کی طرف سب کی ہے بازگشت (میر حسن)

اور یوں رجوع شہ کی طرف تھے وہ نیکنام
فضاؤں کی بازگشت ہو جیسے سوئے امام (دبیر)

بازیچۂ اطفال = بچوں کا کھلونا۔ بازیچہ بمعنی کھلونا۔

بازیچہ دل مرا ہے کسی سفّے سوار کا
کیوں کر نہ ہر نفس میں ہو عالم غبار کا (ناسخ)

درد کا قحط ہو دل کا کوئی گاہک نہ بچے
وائے بر عشق کہ بازیچۂ طفلاں ہو جائے
(یاس یگانہ)

باطل = ناحق۔ ناچیز۔ شیطان بمقابلہ حق۔

تمہارے حسن کے آگے مہ کامل نہ ٹھہرے گا
قسم حق کی کہ حق کے سامنے باطل نہ ٹھہرے گا (جلیل)

باعثِ افزایشِ دردِ درونِ = دردِ پنہاں میں اضافہ کا سبب۔

افزودن مصدر بڑھنا۔ افزائش بڑھوتی۔ اضافہ درون بمعنی

اندر۔ چھپا ہوا۔ مخفی۔ غیر ظاہر۔

میرے اشعار پہ کہتے ہیں بہت واہ جناب
نہیں کرتے مگر افزائشِ تنخواہ جناب
(اکبر الٰہ آبادی)

باعثِ نومیدیِ اربابِ ہوس = اہل ہوس کی ناامیدی

کا سبب۔ بوالہوسوں کے مایوس ہو جانے کا سبب۔ ارباب
بمعنی مالک۔ صاحبان۔

علی کو محبت مساکیں سے تھی
بہت نفرت اربابِ تزئیں سے تھی (ناسخ)

باغبانیِ صحرا = صحرا کی باغبانی۔ صحرا میں آبیاری کرنا اور

پھول لگانا۔ باغبانی بمعنی باغ کی دیکھ بھال کرنے کا کام۔

نہالِ قامتِ نوخیز ہوئے گا اک چیز
پہ ہاں دماغ کسے اتنی باغبانی کا (قائم)

باغِ رضواں = جنت۔ رضواں بمعنی جنت کا داروغہ۔ وہ

باغ جس کے منتظم کا نام رضواں ہے۔

یار کے سیب ذقن کا وصف ہم لکھتے ہیں بحر
آم کھانے کو ہمارے باغ رضواں چاہیے (بحر)

باگ = لگام۔ راس۔ عنان

خوش سواری و خوش جلو جوش راہ
باگ اُٹھی تو پھر نہ ٹھہری نگاہ (میر)

بالِ پری = پری کے پنکھ۔ پری کے پر۔ بال بمعنی بازو۔ پنکھ

دام اسیں بے خطا اسیں قفس ہے بے قصور
شوق پابندی نہاں خود میرے بال و پر میں ہے
(حسرت موہانی)

بالِ تدرو = چکور کے پر کنایہ ہے موج شراب کی طرف۔

بال تدرو فارسی میں ایسے ابر سفید سے کنایہ ہے جو ناگاہ

سیاہ بادلوں میں سے ظاہر ہو کر پانی برساتا ہے۔

پر گاز ند چو بال شکاری قدح زموج
بالِ تدرو دیدہ در آئینہ ہوا
(مرزا جلیل اسیر)

بالش = تکیہ۔ مسند

بالش سے سروکار نہ بستر سے غرض
اپنا کسی تکیے میں بچھونا ہوگا (انیس)

کانٹوں پہ حق پرست بدلتے ہیں کروٹیں
بالش کا اشتیاق نہ بستر کی آرزو (سیف دہلوی)

بالِ عنقا = عنقا کے پر۔ عنقا ایک فرضی پرندہ جس کو کسی

نے کبھی نہیں دیکھا۔ ایک ناموجود پرندہ۔ بال بمعنی پر۔

کیوں کر نہ ہوا دعا سے اعجاز۔
کھولے ہیں قفس میں بال پرواز (اکبر الٰہ آبادی)

عنقا کی طرح تمام عالم عالم
میں ہستیِ بے نشاں ہوں دنیا دنیا (ظفر)

بال کشا = پر کھولے۔ پرواز کرے۔ اُڑان بھرے۔ اڑنے والا۔ پرواز کرنے والا۔ بال بمعنی پر۔ کشادن مصدر کھولنا۔

کیا دست جو کرے بال کشائی
رگ رگ کے مرغِ گرفتار مرے گا (فغاں)

بالِ ہما = ہما کا پر۔

کہتے ہیں کہ جس پر ہما کا سایہ پڑ جائے وہ بادشاہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک خیالی پرندہ ہے۔ مشہور ہے کہ اس کی غذا ہڈی ہے۔

اے یاد مرغ مجنوں کی جنوں افزائیاں
میرے سر کو سایۂ بالِ ہما منحوس ہے (مومن)

جن سروں پر تھا کبھی بالِ ہما
آج غیروں کے مگس راں ہو گئے (نور نفردوس)

بالِ یک تپیدن = ایک تڑپ کے پر۔ بال بمعنی پر۔ تپیدن بمعنی تڑپنا۔

بام = کوٹھا۔ چھت۔ بالاخانہ

بیخودی میں آنکھ پڑ جاتی ہے جب خورشید پر
آسماں کو جانتا ہوں اس پری کا بام ہے

آخرِ شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا (اقبال)

باندازِ چکیدن = ٹپکنے کی حالت۔ چکیدن بمعنی ٹپکنا۔

باندازِ عتاب = بطور عتاب۔ غصہ کرنے کے انداز سے۔

باندازۂ ہمت = بقدر ہمت۔

بانی = جانی۔ بنیاد ڈالنے والا۔ بانی مبانی بنا کرنے والا۔

پیاسے ہی سدھارے نہ بجھی تشنہ دہانی
سرکاٹ کے سینے سے اٹھا ظلم کا بانی (انیس)

باوجودِ دلجمعی = بے فکری کے باوجود۔ سکون قلب کے باوجود۔

دلجمعی بمعنی دل کا جمع ہونا۔ دل کا پریشان نہ ہونا جمعیت خاطر۔ دل کو تسکین پہنچنا۔

غنچہ ساں ہنستے ہیں دلجمعی پر اپنی اے جلال
ہم پریشاں اس گلستاں کی ہوا دیکھ کر (جلال)

جو قطرہ قطرہ مثالِ گہر ہو دلجمعی
تو ذرہ ذرہ پریشاں مرا ہو پشتِ غبار (رشاد لکھنوی)

باوصفِ آزادی = آزادی کے باوجود۔ باوصف بمعنی باوجود۔

باوصف بے کمالی عزت طلب ہوں تائم
درخوار ہو سو کیوں کر اہلِ جہاں سے مجھکو (تائم)

بُتانِ خود آرا = خود کو آراستہ و پیراستہ کیے ہوئے معشوق۔ بنے سنورے ہوئے معشوق۔

بُتِ آئینہ سیما = ایسا معشوق جس کی پیشانی آئینہ کی طرح چمکدار اور روشن ہو سیما بمعنی پیشانی۔ نشان۔

بُتِ بے دادفن = بتِ بے دادگر۔ ستم ڈھانیوالا معشوق

بُتِ پیغارہ جُو = طعن و تشنیع کرنے والا معشوق۔ پیغارہ۔ طعن۔ سرزنش

بُت خانۂ آذر = آذر کا بتکدہ۔

آذر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام تھا جنکا

پیشہ بت تراشی تھا۔

مدرسہ یا دیر تھا کعبہ تھا یا بت خانہ تھا
ہم سبھی مہمان تھے واں تو ہی صاحب خانہ تھا (درد)

بُت خانۂ چیں = چین کا بتکدہ۔ صنم خانۂ چین۔ چین کی روایتی مصوری کا مرقع۔

بت خانۂ چیں وہاں کے بازار
ہر ایک دکان دکانِ عطار (نسیم)
در و دیوار وہ دلچسپ کہ فردوس نظر
زینت و زیب میں بت خانۂ چیں سے بہتر (راز و نیاز)

بُت شکنی = بت کا توڑنا۔

قوم اپنی جو زر و مال جہاں پر مرتی
بت فروشی کے عوض بت شکنی کیوں کرتی (اقبال)

بُتِ عربدہ جو = لڑاکا معشوق۔ لڑنے والا معشوق۔ جھگڑالو

بے گنہ چاہنے والوں کا جو خوں کرتا ہے
تجھ کو کچھ شرم بھی اے عربدہ جو آتی ہے (عاشق)

بحرِ بیکراں = اتھاہ سمندر۔ ایسا سمندر جس کے کناروں کا پتہ نہ ہو۔

ذرہ ہے تو مہر آسماں ہو
قطرہ ہے تو بحر بیکراں ہو (شبلی)
سایہ فگن ہے فرق پہ کوہ فلک نشاں
قدموں میں لوٹتا ہے ترے بحر بیکراں (مطلع انوار)

بختِ خفتہ = سویا ہوا نصیب۔ سوئی ہوئی قسمت۔ بدقسمتی

جس قدر سوئے غنیمت میں سمجھتا ہوں اسے
بخت خفتہ کو ہے تا صبح جگانا شب وصل (آتش)

بختِ رسا = خوش قسمت۔ رسیدن مصدر پہونچنا۔ رسا بمعنی پہونچنے والا۔ ایسا بخت جو مقصد تک پہونچا ہو۔ وہ نصیبہ جو اوج پر ہو

پائی تمہارے سر پہ جگہ واہ رے نصیب
کیا ان دنوں ہے اوج پہ بخت رسا گل
(نسیم دہلوی)

بختِ ناساز = بدنصیبی۔ بخت نارسا۔

بخیۂ چاک گریباں = چاک گریباں کا بخیہ۔

بخیہ ایک قسم کی سلائی ہوتی ہے جس میں دوہرا تاگا لگایا جاتا ہے۔ مضبوط سیون جس کے ٹانکے پاس پاس لگے ہیں۔

خندۂ دنداں نما کے عشق میں ایذا رساں
مثل ناخن بخیۂ زخم جگر ہونے لگا (حق)
اب کی جنوں میں فاصلہ شائد نہ کچھ رہے
دامن کے چاک اور گریباں کے چاک میں (ظفر)

بدا = بہت برا۔ ظاہر ہونا۔ رائے بدلنا ——— اپنے فیصلے سے رجوع۔

ہوا اسی طرح گر حیات تمام
اے بدا آخر اے بدا انجام
(نذیر احمد)

بدخو = تنگ مزاج۔ بدمزاج۔ بری عادت رکھنے والا۔

گری سوں دیکھتا ہوں تیری طرف اے گل رو
تا وو رقیب بدخو جل جل کباب ہوگا (ولی)

بدرقہ = رہبر۔ رہنما۔ راستہ میں مسافر کی حفاظت کرنے والا۔

حافظ اگر قدم نہی در رہ خاندان بصدق
بدرقہ رہت شود ہمت شحنۂ النجف
(حافظ شیرازی)

بدرقہ عبادت کا درکار ہے ، اگر نہیں ہوا تو گرفتار ہے
(مراۃ العروس)

کر میں بدرقہ ہوں رہنما ہوں
امیرِ بحر ہوں اور ناخدا ہوں (محمد اسمٰعیل)

بدمستیٔ ہر ذرّہ = ہر ذرہ کا سرشار ہونا۔ تمام مخلوق کا بدمست ہونا۔

بدمستی کی تہمت اور ہم رندوں پر
دے پٹکیے اپنے آگے اب کس کا سر

براتِ عاشقِ جنون = عاشق جنوں کا پروانہ۔ برات۔ حکمنامہ۔ فرمان۔ تنخواہ حاصل کرنے کا رقعہ۔

نوکر ہیں ہم قدیم سے غنچہ دہانوں کے
گنجینہ ہائے غیب پر اپنی برات ہے (امیرؔ)

برائے وداع = رخصت کرنے کے لیے۔ رخصتی۔ وداعی

برخوردارِ بستر = بستر سے مانوس۔ بستر سے انس رکھنے والا۔ بستر کو عزیز رکھنے والا۔ برخوردار مرکب لفظ ہے جس کے اجزا۔ بر۔ خور۔ دار ہیں (یعنی لے جا۔ کھا۔ اور رکھ چھوڑ) یہ ایک دعائیہ لفظ ہے جو چھوٹوں کے لیے خاص طور پر بیٹے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

بردِ لیالی = راتوں کی خنکی۔ راتوں کی سردی۔
برد بمعنی سردی لیالی جمع لیل کی بمعنی راتیں

پرستش سے آتش کی دل سرد ہے
مرے سامنے آگ اب برد ہے (واجد علی شاہ اختر)

بروئے شش جہت = سارے زمانے کے لیے۔
شش جہت بمعنی چھ سمتیں۔ شمال۔ جنوب۔ مشرق۔ مغرب۔ زمین + آسمان
اتر دکھن پورب پچھم نیچے اوپر

برسبیلِ دوام = بطور دوام۔ مستقلاً۔ ہمیشہ۔ دائماً۔

برسبیلِ شکایت = بطور شکایت۔ شکوہ کے طور پر۔

بُرّشِ تیغ = تلوار کی کاٹ۔ بُرّش "ر" پر تشدید اور "ر" پر زبر زیر دونوں استعمال ہوتا ہے۔

کرتے ہیں دیکھ کے وہ گردن نظر سے صیقل
بُرّشِ خنجرِ شفاف سوا ہوتی ہے (جلیلؔ)

جو ہر وہی بُرّش کا وہی طور خم وہی
تیزی وہی غضب کی وہی کاٹ دم وہی (انیسؔ)

بُرّشِ تیغِ جفا = جفا کے تلوار کی کاٹ۔ بریدن مصدر کاٹنا۔ بُرّش بمعنی کاٹ تیزی۔ تیغ بمعنی تلوار۔ شمشیر۔

تو نصرتِ خالق اکبر ہے
تو بُرّشِ تیغِ حیدر ہے (ظفر علی خان)

برشگالِ گریۂ عاشق = عاشق کے رونے کی بارش۔ عاشق کے آنسوؤں کی برسات۔ گریہ بمعنی رونا۔ برشگال بمعنی برسات۔

پیالے عشق کے چھلکاتی برشگال آئی
شراب خوروں کو کرتی ہوئی نہال آئی (تسلیمؔ)

برفِ آب = ٹھنڈا برفیلا پانی۔ پگھلے ہوئے برف کا پانی۔ آب برف۔ برف کا پانی۔

برقِ تجلّی = جلوہ نمائی کی بجلی۔ جلوؤں کی بجلی۔
وہ برق جو کوہ طور پر حضرت موسیٰؑ کے "ربِّ ارنی" کے جواب میں چمکی تھی۔ جس کو برقِ تجلّی بھی کہتے ہیں۔

پلک جھپکی کہ منظر ختم تھا برقِ تجلّی کا
ذرا سی نعمتِ دیدار کا بھی یوں رائیگاں جانا (آرزو لکھنوی)

کبھی مایۂ نازو تسلی ہے، کبھی مضطربی کی تسلی ہے
کبھی پرتو برق تجلی ہے، کبھی جلوہ فروز عرشِ بریں (فانی)

برقِ خرمن = کھلیان پر گرنے والی بجلی۔ برق بمعنی بجلی۔ خرمن بمعنی کھلیان۔ وہ جگہ جہاں کسان فصل کاٹ کر غلہ جمع کرے۔

عالم عدت میں کب ہے امتیاز نیک و بد
کفر و دیں کا برق خرمن ہے شرار انتظار (کنیا سراج)

برقِ خرمنِ راحت = آسائش کے کھلیان کی بجلی۔ آرام و راحت کو جلا دینے والی بجلی۔

برقِ سوزِ دل = دل جلانے کی بجلی۔ تپش قلب کی بجلی۔ برق بمعنی بجلی۔ سوختن جلنا۔ جلانا۔ سوز۔ جلن۔ جلانے والا۔

برقِ نظارہ سوز = نظارہ کو جلا دینے والی بجلی۔ بجلی جو نظارے کو خاکستر کر دے۔

برگِ عافیت = راحت۔ سکون۔ آسائش۔ مایۂ آرام۔ راحت کا ساز و سامان۔ برگ بمعنی پتی۔ عافیت بنام آرام

برگ سفر چمن ہے ہر ایک برگ گل
فصل بہار کہہ رہے ہے باغباں کوچ (ناسخ)

برنگِ پنبہ = روئی کی طرح۔ پنبہ بمعنی روئی۔ روئی کی مانند۔

یارب رکھیں گے پنبہ و مرہم کہاں کہاں
سوز دروں سے ہائے بدن داغ داغ ہے (امیر)

برنگِ خار = شلِ خار۔ کانٹے کی مانند۔ کانٹے کی طرح۔

بزخم موجۂ دریا = موج دریا کے زخم پر۔

بزم آرائیاں = محفل سجانا۔

ساری بستی میں وہی اک درد کی تصویر تھی
بزم آرائی تھی ہر جا شاد تھے ہر خاص و عام (انور دہلوی)

بزم قدح = بزم شراب۔ قدح بمعنی بڑا پیالہ۔ بادیہ۔ جام۔ ساغر۔ پیمانہ۔ پیالہ۔

شیشہ جو پھوٹ جائے تو پھوٹے مگر نہ ہو
یارب جدا سبو سے قدح اور قدح سے ہم (مصحفی)

بساطِ صحبتِ احباب = دوستوں کی محفل کا فرش۔

بساطِ عجز = سرمایہ عاجزی۔ بساط بمعنی دسترس۔ دستگاہ۔ حیثیت۔ پونجی۔ فرش۔ شطرنجی۔

بڑا کریم ہے زاہد وہ بخش ہی دے گا
بساط کیا ہے ہم ایسے گناہگاروں کا (امیر)

یاں آئیں گے نہ باز کبھی عیش و نشاط سے
باہر ہیں اس جہاں میں ہم اپنی بساط سے (آتش)

ہم بھی جرس کی طرح تو ہیں قافلے کے ساتھ
نالے جو کچھ بساط میں تھے سو سنا چلے (درد)

بساطِ نشاطِ دل = فرش سرورِ دل۔ سرورِ دل کا موجب۔ سرمایۂ نشاطِ دل۔

رکھتا نہیں ہوں ہاتھ میں کچھ غیر مشت پر
اتنی بساط پر میں خریدار باغ ہوں (دفا)

بسترِ تمہیدِ فراغت = فراغت کی تمہید کا بستر۔ تمہید بمعنی ٹھیک کرنا۔ ہموار کرنا۔ بچھانا۔ عنوان۔ دیباچہ۔ آغاز۔ ابتدا۔

سنتے ہیں بیٹھ کر وہ کہاں دل کا ماجرا
تمہید کچھ اٹھائی کہ بس اٹھ کھڑے ہوئے
(شیفتہ مونگیری)

تو نے ابھی اٹھائی ہے تمہید
ہم تو چشم کرایا پئے دید (گلشن عشق)

ادھر کو ٹکٹکی اپنی جو وقت دید باندھیں گے
عدو کیا جانے کیا کیا دیکھ کر تمہید باندھیں گے (ظفر)

بصد رنگ گلستاں ہونا = باغ کی طرح ہرا بھرا اور شاداب رہنا۔ گلستان ہونا بمعنی باغ باغ ہونا۔

بطِ مے = شراب کی بطخ۔ مراد صراحی۔

ہے زبانِ موج پر ہر دم یہ شعر آب دار
ساقیا تجھ کو مبارک ہو بطِ مے کا شکار (سحر)

بعض صراحیاں بط کی شکل میں بنائی جاتی ہیں، اس لیے بطِ مے سے مراد صراحی سمجھا۔

مُغبچہ بھرنے لگا بط میں جو آب آتشیں
میکدے میں ہم نے دیکھا آتش خوار کو (ناسخ)

چھری سے کم نہیں حسرت بھری نظر میری
کہیں نہ صفتِ بطِ مے حلال ہو جائے (تسلیم)

بغیر از واجب = بجز واجب الوجود۔ بجز خدائے تعالیٰ۔ خداوند کریم کے علاوہ۔ بغیر بمعنی بجز۔ سوا۔ علاوہ۔ بن۔ بنا۔ بلا۔

بغیر نقش فنا کچھ نظر نہیں آتا
ہماری چشم کہیں دیدۂ حبیب نہ ہو (مرزا حسن)

یوں زندگی گزار رہا ہوں ترے بغیر
جیسے کوئی گناہ کیے جا رہا ہوں میں (جگر)

بفیض بے دلی = ناامیدی کی بدولت۔ ناامیدی کے سبب سے۔

بقدرِ لب و دنداں = حسب استعداد۔ جس میں جتنا حوصلہ ہو۔ جس کے ہونٹوں اور دانتوں میں جتنی سکت ہو۔ بقدر بمعنی کسی چیز کے مطابق یا برابر

اگر آگاہ مستی فطرت مجبور ہو جائے
بقدرِ لفظ و معنی ذرہ ذرہ طور ہو جائے (اقبال)

بقیدِ حیات = زندہ ہونا۔ زندگی کی قید میں زندہ

یہ سر کھلے تو قیامت کی بات ہے زینب
ابھی حسینؑ بقیدِ حیات ہے زینب (بزم اکبرآبادی)

بکوریِ دل و چشم رقیب = بکوری دل = دل کا نابینا ہونا بمعنی اندھاپن۔ بکوری چشم = آنکھوں کا اندھاپن۔

کور چشم اور کور دل رقیب
کنایہ ہے نرگس کی طرف

بلبلِ قفسِ رنگ = بلبل قفس کے رنگ کی مانند

بلوریں جام = شیشے کا پیالہ۔ شیشہ کا جام۔ بلوریں بمعنی بلور کا سا۔ چمکدار۔ صاف شفاف۔

لے لیا ساقیِ بلوریں کو جو آغوش میں دبا
کسمسایا تو بہت ناز سے پر ہل نہ سکا (امانت)

بلور = ایک شفاف چمکیلا جوہر جو شیشہ سے سخت اور زمرد سے نرم ہوتا ہے۔

وہ لطافت و صفائی ہے کہ اللہ اللہ
صاف بلور کا گویا کہ تن ہے وہ بدن (مصحفی)

بنات النعش گردوں = آسمان پر قطب شمالی کے قریب سات ستاروں کا مجموعہ۔ مستورات ان سات

ستاروں کے گچھے کو سات سہیلیوں کا جھمکا اور سات سہیلیاں
بھی کہتی ہیں۔ چار ستاروں کو جنازہ اور بقیہ تین ستاروں
کو جنازہ اٹھانے والا بھی کہا جاتا ہے۔ بنات جمع بنت کی
بمعنی لڑکیاں۔ بیٹیاں۔ عربی میں بنات ابن کی جمع کے طور
پر استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً ابن العرش کی جمع بنات العرش۔

نہیں ہوں گردشِ بیجا میں جوں بنات النعش
ہوا ہوں قطب کے مانند درد و غم میں مقیم (کلیاتِ سراج)

بِن جائے = آ پڑنا۔ گھر جانا۔ پریشانی میں مبتلا ہو جانا۔

جب جھکتے میں گرنے کو لپٹ جاتی ہے زہرا
کیا بن گئی تم پر یہی چلاتی ہے زہرا (دبیر)

بندِ غم = غم کے پابندی۔ غم کے بندھن۔ غم میں مبتلا ہونا۔
غم برداشت کرنے کی قید۔

چھٹ کر کہاں اسیر محبت کی زندگی
ناصح یہ بند غم نہیں قید حیات ہے (مومن)

بندِ قبا = قبا کے بند۔ بند بمعنی گھنڈی تکمہ۔ کپڑے کا
بنا ہوا ڈورا جس سے انگیا یا قبا کو کسا جائے۔

کہتے ہیں گرہ ڈال کے مجھ سے وہ شب وصل
انگیا کا کوئی بند خبردار نہ ٹوٹے (دیوان مہر)

نہ بھولیں وعدہ کر کے آپ کل تک
گرہ دے دیجیے بندِ قبا میں (داغ دہلوی)

بُنِ ناخنِ تدبیر = ناخن تدبیر کی جڑ۔ بُن بمعنی جڑ۔ انتہا

ہر بن مو سے آہ کرتا ہوں
تم پہ جس دم نگاہ کرتا ہوں (جوش ملیح آبادی)

پات اور بن ہیں جیسے سوکھے باغیں اڑائے جاتی ہیں
پہنچے ہے تا عرشِ اعظم خاک ہماری اڑائی ہوئی (میر)

بندِ نقابِ حسن = حسن پر پڑی ہوئی نقاب بند۔

بُنِ ہر خار = ہر کانٹے کی جڑ۔ بُن بمعنی جڑ۔ انتہا۔

بوالہوس = حریص۔ لالچی۔ بہت ہوس رکھنے والا ہوس
پرست۔ نفسانی خواہش کا پابند۔

حذر اک بوالہوس کیا الفت کا کل سے کرتے ہیں
جنھیں کالے سے اس ناگن نہ وہ رسی سے ڈرتے ہیں (شاد)

بُو باس = خوشبو۔ مشابہت۔ انداز۔ ڈھنگ۔

تازگی دیکھیے جو سبزے کی تو جاتی ہے پیاس
اوس کھاتے ہوئے پھولوں کی وہ ٹھنڈی بو باس (تعشق)

بو باس نکلتی ہے کچھ شعر میں انشا کے
جامی کی نظامی کی سعدی کی سحابی کی (انشا)

بُو تراب = مراد حضرت علی ابن ابو طالب
بو بمعنی ابو مراد باپ۔ تراب بمعنی خاک۔ مٹی

ایک مرتبہ حضرت علی نے بغیر بستر کے فرش زمین
پر آرام فرمایا جس سے ان کا سارا جسم خاک آلود ہو گیا۔
رسول اکرمؐ نے جب ان کو اس حال میں دیکھا تو محبت
سے ابو تراب فرمایا۔ یعنی سراپا خاک آلود۔ اسی
وقت سے ابو تراب آپ کی کنیت ہو گئی۔

مرے مزار میں بو تراب آئے ہوئے
زمین کانپ رہی ہے فشار کون کرے (رشید)

بُودِ چراغِ کشتہ = بجھے ہوئے چراغ کی ہستی۔

بود بمعنی حقیقت ۔ ہستی ۔ وجود ۔

چراغ کشتہ بمعنی بجھا ہوا چراغ

ہے کشمکش بود و عدم اور مری جان

بالیں پہ ادھر موت ادھر چارہ گر آتا دیجود موہانی)

بوئے پیرہن = پیرہن کی خوشبو ۔

اس پیرہن کی خوشبو جو حضرت یوسف علیہ السلام

نے اپنے بھائیوں کے ذریعہ حضرت یعقوب علیہ السلام

کی خدمت میں روانہ کیا تھا تاکہ اس کی خوشبو سے ان کی

بینائی جو فرزند کی جدائی میں جاتی رہی تھی واپس آ جائے ۔

بہار کا اثبات = بہار کا ثبوت ۔

اثبات بمعنی بہم پہنچانے کا عمل (دلائل یا قرائن سے) ثابت کرنا

عشق کے اثبات کوں عاشق کی خواری ہے دلیل

تب تو یوں سنتا ہے ان سب اغلوں کی قال و قیل (دیوان برق)

بہار ناز = بہار آفریں ناز و انداز والا مراد معشوق

بہ انداز گل = پھول کی طرح ۔ پھول کی مانند ۔

بہانۂ بیگانگی = غیریت کا بہانہ اجنبیت کا عذر

بیگانگی = غیریت ۔ اجنبی پن

مل گئیں آنکھوں سے آنکھیں مٹ گئی بیگانگی

دل میں جب جا ہو اب آ کر گھر تمہارا ہو گیا (جلیل)

تا صبح فرد فرد میں بیگانگی ہوئی

برخاست کی چراغوں کو پروانگی ہوئی (انیس)

بہانہ بمعنی عذر ۔ حیلہ ۔ دھوکا ۔ دم

بہلے اشک جو اس نے یہ اک بہانہ تھا

کہ خوں بہا کو مرے خاک میں ملانا تھا (حکیم تقی نکہت)

بہانۂ راحت = آرام کرنے کا بہانہ ۔ چین لینے کا حیلہ ۔

یہ قصر جہاں میں فسانہ ہوا

مجھے بھی سخن کا بہانہ ہوا (میر)

بہائے متاع ہنر = ہنر کے سرمایہ کی قیمت

بہا بمعنی قیمت ۔ مول ۔ بھاؤ ۔

شوق کیا دام مرے دل کے لگاتا کوئی

یہ تو ٹوٹا تھا سزاوار بہا ہی کب تھا (شوق قدوائی)

بہ تغافل خوشتر = تغافل سے بہتر ۔ محبوب کی بےخبری میں بہتر ہے ۔

بہ جلوہ ریزی باد = ہوا کی جلوہ پاشی کی قسم

بہ چشمک ہائے لیلا =

بہ حیرت کدۂ شوخی ناز =

بہ دست بت مست حنا = مہندی کے نشہ میں چور معشوق

کے ہاتھوں میں ۔ اس معشوق کے ہاتھ میں جو مہندی لگنے کے نشہ میں مست ہو

بہرام = بہرام گور پسر یزدگرد ساسانی ایران کا ایک عظیم الشان

بادشاہ تھا جو رعایا پروری ، تحمل اور شان و شوکت کے

لیے مشہور رہے فردوسی نے اس سے متعلق بہت سی

حکایتیں شاہنامہ میں بیان کی ہیں ۔ بہرام گور خر کے شکار

کا بہت شائق تھا اسلیے بہرام گور خر کے نام سے مشہور ہے ۔

آں قصر کہ بہرام درو جام گرفت

آہو بچہ کرد و گرگ آرام گرفت

ایک ستارے کا نام جسے مریخ کہتے ہیں جس کے

متعلق خیال کیا جاتا تھا کہ پانچویں فلک پر واقع ہے ۔

یہ دو ہیں شمس و قمر اور ساتھ انکے یار

عطارد و زحل و زہرہ مشتری بہرام (نظیر)

بہ سرچشمۂ دیگر = دوسرے سرچشمہ پر۔

بہشت شمائل = حوروں کی سی ادائیں رکھنے والا۔ فردوسی خصلتوں والا۔ جنتیوں کی سی عادتیں رکھنے والا جنت میں رہنے والوں کی سی سیرت رکھنے والا۔

بہ طوفان گاہِ جوشِ اضطرابِ شامِ تنہائی = شدتِ اضطرابِ شبِ ہجر کی طوفان گاہ۔ طوفان گاہ بمعنی طوفان اٹھنے کی جگہ۔ جوشِ اضطراب بمعنی بیقراری کی شدت۔ شامِ تنہائی بمعنی شامِ فراق۔ شامِ جدائی۔ شبِ ہجر

کیا کہوں حال شامِ تنہائی
وقت گذرا نہیں گذارا ہے (اعظم جاہ شجیع)

بہ عُریانی = عریانی کی حالت میں۔

بہمن = ایران کا ایک جلیل القدر بادشاہ۔ اسفندیار کا بیٹا روز شیر جو شجاعت میں مشہور ہے۔ ایرانی سال کا گیارہواں مہینہ۔

اٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستاں سے عمل
تیغ اردی نے کیا ملکِ خزاں مستاصل (سودا)

حیف ہے دستِ یلِ گردوں نے کیا کیا کر دیئے
بہمن و اسفندیار و رستم و سہراب خاک (معروف)

بہ مہرِ صد نظر = سو نظروں کی مہروں سے۔

بہ وہمِ نازِ خود آرا = خود سنوارنے کے وہم میں مبتلا ہونا۔
بہ وہمِ ناز = فخر و غرور کے وہم میں۔
خود آرا = خود آرائی کرنا۔ خود نما

حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا (حسرت موہانی)

بہرزہ بیاباں نوردِ وہمِ وجود = وہم وجود کے بیاباں میں بیکار آوارہ گردی کرنے والا۔
بہرزہ = بے کار۔ بے ہودہ۔
بیاباں نورد بمعنی دشت نورد۔ جنگل میں ملتے ملتے پھرنا (نوردیدن مصدر لپٹنا۔ طے کرنا)
وجود بمعنی وجود ماسوائے اللہ (طباطبائی)

بہ یک کفِ بُردن صد دل = ایک ہاتھ میں سو دل لے جانا۔
کف بمعنی ہتھیلی مراد ہاتھ۔ جس طرح ہاتھ میں سو دانوں کی تسبیح لی جاتی ہے اس طرح سو دل رشتہ میں پرو کے ہوئے ہاتھ میں لے کر جانا۔

بیاباں نورد = صحرا میں چکر کاٹنے والا۔ بیاباں گرد۔ بیاباں بمعنی صحرا۔ ریگستان۔ جنگل۔ ویرانہ۔
نوردیدن بمعنی لپٹنا۔ طے کرنا۔ صحرا نورد کرنا۔

میں بیاباں گرد ہوں اور چرخ ہے عالم نورد
ہر رگِ جاں نوکِ خامہ تمھاری تحریر کا (راقم)

بیانِ حُسنِ طبیعت = حُسنِ طبیعت کا بیان۔

بے بحث و جدال = بلا خبر۔ بغیر تکرار اور حجت کے۔

بے بہرہ = بدنصیب۔ ناواقف۔ بے سواد۔

بے پرو بالی = بے پر و بال کا ہونا یعنی مجبور ہونا۔ پست ہمتی۔

بے حوصلگی = بے حوصلہ پن۔ کم ہمتی۔

بیخودی = آپے میں نہ ہونے خاص طور پر نشہ کی وجہ سے۔ مستی۔ بے ہوشی۔ بے پروائی۔

بے خود بمعنی متوالا۔ بے حواس۔ مدہوش۔

بے خودی لے گیا ہم کو
دیر سے انتظار ہے اپنا (میر)

بے خودیِ عیشِ مقدمِ سیلاب = طغیانی کے استقبال کی مسرت کی وارفتگی سیلاب کے استقبال کی خوشی میں آپے سے باہر ہونے کی حالت۔

بے دادِ انتظار = ستمِ انتظار۔ انتظار کی سختی۔ انتظار کی اذیت۔ بے داد بمعنی جبر و تعدی۔ ظلم و ستم۔ جور و جفا۔

یہ ریاضت کسی دشمن کی بھی برباد نہ ہو
درد سب دکھ ہوں جہاں میں یہ بیداد نہ ہو (انیس)

بے دادِ دوست = محبوب کا ستم۔

بے دادِ ذوقِ پرفشانی = ذوقِ پرواز کی ستم آرائی۔ اڑنے کے شوق کا ظلم۔

بیدادِ رشکِ غیر = رشک دشمن کی ستمگری۔ رقیب سے رشک کرنے کا ظلم۔

بیدادِ عشق = عشق کے مظالم۔ عشق میں پیش آنے والی تکلیفیں۔

بیدادِ کاوشہائے مژگاں = بیداد بمعنی ظلم کاوش۔ کھوج (کاویدن بمعنی کھود کر نکالنا) کریدنا۔ چھیدنا۔ سوراخ کرنا۔ مژگاں بمعنی پلکیں۔ محبوب کی پلکوں (جو سوئی کی طرح باریک اور نکیلی ہیں) کی کرید کی ستم گاری۔ مژگانِ یار کی کاوشوں کی ستم آرائی۔

بے دلی ہائے تماشا = دنیا کی بے التفاتی سے نظارہ کرنا۔ دنیا کے عجائبات کی طرف عدم توجہی سے تماشا

بے دلی بمعنی افسردگی۔ دل برداشتہ ہونے کی کیفیت

تمنائیں تو جب ہوتیں کہ تم کچھ مہرباں ہوتے
تمہاری بے دلی نے خاتمہ ہی کر دیا دل کا
(اعجاز نوح)

بے دماغ = بد مزاج۔ زود رنج۔ تنگ مزاج۔ متنفر۔

وہ بے دماغ ہوں کہ ہوا درد سر مجھے
سایہ ہما کا بھی مرے سر پر جو پڑ گیا (اسیر)

بول اے یار کیا ہوا ہے قصور
ہم سے اتنا جو بے دماغ ہوا (مرزا علی عیش)

بے دماغی = بیزاری۔ نفرت۔ چڑچڑاپن۔ بے التفاتی۔ بدمزاجی۔

در ہائے فردوس دا بود امروز
از بے دماغی گفتیم فردا (بیدل)

بے دماغی کو تری دیکھ کے اے جانِ سراج
شمع یاں خوف سے جلتی ہے سراپا بیدرد
(سراج اورنگ آبادی)

بے ربطی = بے جوڑ ہونا۔ بے میل ہونا۔ بے موقع۔ غیر مسلسل۔ بے تسلسل۔ انتشار۔

وہ میری چینِ جبیں سے غمِ پنہاں سمجھا
رازِ مکتوب بہ بے ربطیِ عنواں سمجھا (غالب)

بے ربطیِ شورِ جنوں = دیوانگی کے شور کی بے ترتیبی یعنی جنون کے شور و شیون کی بد نظمی۔

بے ربطیِ عنواں = سرخی کی بے ربطی۔ بے ربط بمعنی بے جوڑ۔ بے میل۔ بے تسلسل۔

بیژن = (بیژن) ایران کا ایک مشہور پہلوان پسرِ گیو اس کا ذکر فردوسی نے شاہنامہ میں کیا ہے اور اس کی بہادری کی تعریف کی ہے۔

آنکھ بھر دیکھے اُسے گر تو تو رستم جل جائیں
چاہ سے نہیں کا نپ اٹھا اس کی پلک سے بیژن (انشا)

بے سبب آزار = بے وجہ ستانے والا۔ بغیر کسی سبب کے دکھ پہنچانے والا۔ بلا وجہ تکلیف پہنچانے والا۔

بے سر و پا = بے سر اور بے پاؤں۔ بے اصل۔ بے بنیاد۔ سراسیمہ۔ پریشان

ہر بالائے فلک بے سر و پا پھرتا تھا
زرد پتّا تھا کہ آندھی میں اُڑا پھرتا تھا (تشنق)

بے شانۂ صبا = بغیر ہوا کی شانہ کشی کے۔ شانہ بمعنی کنگھی۔ کنگھا

ہم بھی تو بنا دیتے پکڑ زلف کو اس کی
کاش ہم کو بتاتا فلک شانہ کسی کا
خدا جانے یہ آرائش کرے گی قتل کس کس کو
طلب ہوتا ہے شانہ آئینے کو یاد کرتے ہیں (سید احمد دہلوی)

بے شبہ و عدیل = عدیم النظیر و عدیم المثال جس کا مثل دوسرا نہ ہو۔ بے شبہ بمعنی بے نظیر جس کا کوئی ہمسر نہ ہوا۔

ماں صدقے جائے گرچہ یہ ہمت کی ہے دلیل
ہاں اپنے ہم سنوں میں تمہارا نہیں عدیل (انیس)

بے صرفہ = بے فائدہ بے مصرف۔ بیکار۔ بکثرت۔

میں پیار کرتا ہوں یوں ہی بادۂ عشق ملی
جس طرح بے صرفہ پی جاتا ہے دلواز شراب (رشک)

بیضۂ آسا = انڈے کی مانند۔ بیضہ بمعنی انڈا۔ آسا بمعنی مانند۔

حباب آسا میں دم بھرتا ہوں تیری آشنائی کا
نہایت غم ہے اس قطرے کو دریا کی جدائی کا (آتش)

بیضۂ قمری = قمری کا انڈا۔

کیا عجب نیرنگیٔ قدرت ہے اب طوطے کی طرح
زاغ کے بیضے سے بھی پیدا ہو بچہ سبز بال (تسلیم)

بیضۂ مور = چیونٹی کا انڈا۔

بے کاریِ جنوں = جنوں میں بیکار رہنا۔

بیگانۂ وفا = وفا نا آشنا۔ وفا سے بیگانہ۔ بیگانہ بمعنی پرایا۔ غیر

اپنے مضموں تو پسند آتے ہیں ہر اک کو امیر
ہے وہ شاعر جو کرے معنی بیگانہ پسند (امیر)

بے محابا = بے خوف۔ بلا کھٹکے۔ نڈر۔ بے تکلف۔

قتل و غارت میں وہ ایسا بے محابا ہو گیا
گھر تو کیا قبرِ تن عاشق خراب ہو گیا
مسند سے اٹھا کے بے محابا۔ بولا بیٹے سے جان بابا
(گلزار نسیم)

بیمِ رقیب = رقیب کا ڈر۔ رقیب کا خوف۔

بے نوائے گوشہ نشیں = بے گھر کونے میں پڑا رہنے والا۔
بے نوا بمعنی بے گھرا بے کس۔

مرغِ چمن ہوا تری فرقت میں بے نوا
گل ہاتھ میں اٹھا کے پیالا نکل گیا (سحر)

گوشہ نشیں بمعنی کونے میں پڑا رہنے والا۔

بیکسی ہائے تمنّا = تمنا کی کس مپرسی۔ تمنا کا بے مقصد ہونا۔

بیمِ رقیب = رقیب کا ڈر۔ رقیب کا خوف۔ بیم بمعنی خوف۔ اندیشہ۔ ڈر۔

جبکہ ہو تو ناخدا کشتی اسلام کا
کیا اسے موجوں کا خوف کیا اسے طوفاں کا بیم (ظفر علی خاں)

بے نوائے گوشہ نشیں = بے گھر کونے میں پڑا رہنے والا۔
بے نوا بمعنی بے گھرا بیکس۔

مرغِ چمن ہوا تری فرقت میں بے نوا
گل ہاتھ میں اٹھا کے بیا لا نکل گیا

گوشہ نشیں بمعنی کونے میں پڑا رہنے والا

بیکسی ہائے تمنا = تمنا کی کس مپرسی۔ تمنا طلب۔ مقصد ہونا۔

پ

پابستگیٔ رسم و رہ عام = عام رسم و راہ کی پابندی۔

بستن مصدر بندھنا۔ باندھنا

پابست = جس کے پاؤں بندھے ہوئے ہوں۔ مقید۔ پابند

چھٹا جو کوئی گرفتاریوں سے دنیا کی
تو سلسلہ میں فقیری کے وہ ہوا پابست (ذوق)

پا بہ دامن = پاؤں سکوڑ کر بیٹھ جانا۔ ایک جگہ پابند ہو کر بیٹھ جانا۔

گوشہ گیر۔ بے نیاز۔

خلق کی صحبت سے دامن اپنا جھاڑ
پا بدامن اب وہ ہے جیسے پہاڑ (شیخ خوبی)

پا بہ حنا = پاؤں میں مہندی لگانا۔

پا جائے ہے = سمجھ جائے ہے۔ تاڑ جائے ہے۔

شب بزمِ عیش میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے (مومن)

کیا رفتگی سے میری تم گفتگو کرو ہو
کھویا گیا نہیں میں ایسا جو کوئی پائے (میر)

پاداشِ عمل = عمل کی جزا۔ مکافاتِ عمل۔

پاداش بمعنی صلہ۔ جزا۔ سزا۔

مصیبت اٹھائی اذیت ملی یہ پاداشِ عشق و محبت ملی (ناصر)

عمل بمعنی کام۔ فعل۔

کل شیخ کوئے یار میں پہونچا گیا مجھے
ان یہ عمل تو اس سے ہوا ہے ثواب کا (مصحفی)

پارۂ جگر = جگر کا ٹکڑا۔ کلیجہ کا ٹکڑا۔ بہت عزیز

میں کون ہوں جو مجھ پہ توجہ کی ہو نظر
بھائی حسن میں نورِ نظر پارۂ جگر (دتشق)

پارہ ہائے دل = دل کے ٹکڑے۔ لختِ دل

پرتو نور ہے یا شمع شب افروز ہے تو
آتشِ حسن کا یا پارہ دل سوز ہے تو (مطلع انوار)

پاسِ بے رونقیٔ دیدہ = آنکھوں کی بے رونقی کا لحاظ

پاس بمعنی لحاظ۔ مروت۔ رعایت

لحد ہے تنگ نکیرین بیٹھے لٹھ
نہ پاس کیجئے کچھ پائینتی سرہانے کا (شان)

کعبہ میں اک دن اگر رہتے تو دو دن دیر میں
شیخ سے بڑھ کر ہمیں پاس برہمن چاہیے (امیر)

پاسخ مکتوب = خط کا جواب۔ پاسخ بمعنی جواب

کاش آپ وہ آئیں جو سنیں ناز کی باتیں
قاصد سے ادا پاسخِ پیغام نہ ہوگا (مومن)

مکتوب بمعنی خط۔ لکھا ہوا۔ کتابت کیا ہوا

پاسِ ناموس وفا = وفا کی نیک نامی کا لحاظ۔

ناموس بمعنی نیک نامی۔ عزت۔ عصمت۔ آبرو۔ شرم

نسبت تو دیتے ہیں ترے لب سے پر ایک دن
ناموس یوں ہی جائے گی آبِ حیات کی (میر)

پاشنۂ پائے ثبات = پائے ثبات کی ایڑی

پاشنہ بمعنی ایڑی۔

پڑی ہے پاؤں میں زنجیر بھاری
ہوا ہے پاشنوں سے خون جاری (امیر)

پائے ثبات = پاؤں جمنا۔ پاؤں کو قرار پکڑنا۔ ثابت قدمی

پائے بمعنی پاؤں۔ ثبات بمعنی قیام

ہیں کڑی منزلیں محبت کی
شرط اول ہے اس میں پائے ثبات (نوائے دل)

پائے افگار = زخمی پاؤں

پائے خم = خم کے پاؤں۔ خم بمعنی شراب کا مٹکا

بہشت عدن گر خواہی بیا بارا بمیخانہ
کہ از پائے خمت روزے بحوض کوثر اندازم (حافظ شیرازی)

پائداری = ثبات۔ قیام۔ مضبوطی۔ جاودانی

پائدار بمعنی ثابت۔ مضبوط

زخون فاختہ دیوار بوستاں غلطید
زجلوۂ خویشتن آں سرو پائدار زرفت (صائب)

پائے سخن = بات چیت۔ گفتگو۔ کلام۔ گفتگو کرنے کی طاقت

پائے سخن راکہ دراز است دست
سنگ سرا پردۂ او سر شکست (شیخ نظامی)

پائے طاؤس = مور کے پاؤں۔

پایہ = رتبہ۔ مرتبہ۔ قدر۔ منزلت۔ عمارت میں اینٹ یا پتھر کا ستون۔ بنیاد۔

طوبیٰ سے اس نشان کا سایہ بلند ہے
اس وقت عرش سے سرا پایہ بلند ہے (انیس)

پرافشاں = اڑنے کے لیے پر پھڑپھڑانا۔ پروانہ سے قبل بازوؤں کو پھڑپھڑانا۔

پرافشانی بمعنی ترک علائق کرنا۔ مضطرب۔ پریشان۔ بےتاب

راتوں کی نم ہواؤں میں تاروں کی چھاؤں میں
بیتے دنوں کی یاد پرافشاں ہے کیا کریں (صوم و صبا)

متصل مرغ دل جو تڑپے ہے
کس کے سینے میں پرفشاں ہے یار (قائم)

پر بلبل گلنار = بلبل کے پر گلنار رنگ گئے۔

پرتو خور = آفتاب کی حرارت۔ پرتو مہر۔ سورج کا عکس۔ دھوپ۔

جب تک کہ چمک مہر کے پرتو سے نہ جائے
اقلیم سخن میری قلمرو سے نہ جائے (انیس)

پرتو خورشید = سورج کا عکس۔ دھوپ

پرتو بمعنی عکس۔ سایہ۔ خورشید بمعنی سورج۔ آفتاب

پرتو پڑا ہے کس در دنداں کی آب کا
آب گہر سے بھر گیا ساغر حباب کا (وزیر)

پرتو مہتاب = چاندنی۔

پرتو نقش خیال یار = محبوب کے خیال کے نقش کا عکس

پرتو بمعنی عکس۔ سایہ۔ پرچھائیں۔

پرخاش = کد۔ مخالفت۔ کینہ۔ عداوت۔ غبار۔

ہر کہ خواہد کہ بمن کند پرخاش
عاشق درندم و بگویم فاش (رشیدی)

ابروں سے آشتی ہے زیر پرخاش غیر سے
ہم صلح و جنگ میں نہیں رکھتے ریا سے ربط (بےنظیر)

پردا ہے ساز کا = باجے کا وہ پردہ جس سے نغمہ پیدا ہوتا ہے۔

پردہ دار رازِ عشق = عشق کے راز کو چھپانے والا۔

پردۂ ساز = باجے کا پردہ

پردہ بمعنی جیتل کا وہ ٹکڑا ہو تار سے بجنے والے ساز میں لگا ہوتا ہے
جس کے دبانے سے سُر نکلتے ہیں۔

ان بے حجابیوں کی کوئی حد نہیں رہی
پردے پہ ہاتھ رکھتے ہیں وہ اب ستار کے (داغ)

پردہ سنجِ زمزمۂ الاماں = نغمہ سرائی ترانۂ الاماں
پردہ سنج بمعنی نغمہ سنج - نغمہ سرا زمزمہ بمعنی نغمہ گیت
الاماں بمعنی الحذر - پناہ بخدا - امن مانگنا - پناہ چاہنا

موت آئی ہوئی ٹل جائے یہ آئی نہ رکے
الاماں داغ قیامت ہے طبیعت میری (داغ)

پردۂ عماری = عماری کا پردہ - اونٹ کی محمل - ایسے کجاوہ جس میں
پردے دار عورتوں کے بیٹھنے کے لیے نشست بنائی جاتی ہے۔

میں یہ نہیں کہتی کہ عماری میں بٹھا دو
بابا مجھے فضہ کی سواری میں بٹھا دو (انیس)

پُرسش = حال دریافت کرنا - خیریت پوچھنا - پوچھ - دریافت۔
پُرسشِ احوال۔ پُرسیدن (مصدر) بمعنی پوچھنا محاورۃً
باز پرس کرنا۔

کلثوم اٹھا دے گی گھڑی ہو کے بہت خاک
پرسش نہ کرے گا کوئی اس خاک ملی کی (میر)

ع پرسش نہ لحد میں نہ حساب ان کے لیے ہے (انیس)

پرسشِ جراحتِ دل = دل کے زخموں کی تواضع - دل کے زخموں کا
حال پوچھنا۔

پرسشِ حال = دریافتِ حال - دریافتِ خیریت - حال پوچھنا۔

قائم اک بات میں ہے تمہاری لیکن
پرسشِ حال تم اس خستہ کی کب کرتے ہو
(قائم چاندپوری)

پرسشِ طرزِ دلبری = دل لینے کے طریقے کے متعلق دریافت۔

پرفشانیٔ شمع = شمع کا جھلملانا - شمع کا پر پھڑپھڑانا - شمع کی پرافشانی۔ اڑان۔

پرافشانی قفس ہی کی بہت ہے
کہ پرواز چمن قابل نہیں پر (میر)

ہم قفس زاد قیدی ہیں ورنہ
تا چمن ایک پرفشانی ہے (میر)

پُرکاری = چالاکی - عیاری۔ پرکار بمعنی عیار، چالاک، ہوشیار

کیا لگا لیتا ہے خوباں کو یقیں کرتی ہے داغ
آئینے کی سادہ لوحی ساتھ پرکاری مجھے (یقین)

آنکھ مستی میں کسو پر نہیں پڑتی اس کی
پر بھی اس سادہ و پرکار کی ہشیاری ہے (میر)

پرکاہ = تنکا - خشک گھاس کی پتی - مراد کم مقدار - بے مقدار

تیرے فیضِ نگاہ کو پرکاہ
پہونچ کر چاہیے نہ ہو مغرور (سودا)

کوہِ غم مثلِ پرکاہ اٹھا لیتا ہوں
ناتوانی میں بھی عالم ہے توانائی کا (آتش)

پُرگل = پھولوں سے بھرا ہوا۔

پرنیاں = حریر - نقشی ریشمی کپڑا - پھول دار ریشم
ع تو کیوں ہے پرنیاں آسنے کو ہے (اسمٰعیل)

کیوں عار بزمِ شاہ سے کرتے ہیں اہلِ فقر

کچھ فرشِ بوریے سے تو کم پرنیاں نہیں (شیفتہ)

بزمِ گلشن میں تہی جیب و تہی دامن رہے

گرچہ زیبا حریر و پرنیاں رکھتے ہیں ہم ([illegible])

پروازِ شوقِ ناز = شوقِ ناز کی پرواز۔ پرواز بمعنی اڑان

ایک پرواز کو بھی رخصتِ صیاد نہیں

ورنہ یہ کنجِ قفس بیضۂ فولاد نہیں (دبیر)

پری چہرہ = خوبصورت۔ پری کے ایسا چہرہ رکھنے والا۔

اُس پری چہرہ نے دیکھا ہے گر منھ اپنا

آج آتا ہے نظر مجھ کو پری آئینہ (ناسخ)

وہ یار پری چہرہ کہ کل شب کو سدھارا

طوفان تھا، تلاطم تھا، چھلاوا تھا، شرارا تھا (سیف دہلوی)

پریشانیٔ صہبا = شراب کی پریشانی۔ انتشارِ مے۔

پری وش = پری کی مانند۔ حسین خوبصورت۔

زیبا تھا دمِ جنگ پری وش کے لیے کہنا

معشوق بنی سُرخ لباس اس نے جو پہنا (انیس)

نظر پڑا اک بتِ پری وش نرالی سج دھج نئی ادا کا

جو عمر دیکھو تو دس برس کی یہ قہر آفت غضب خدا کا (نظیر اکبرآبادی)

پشتِ چشم = ناز و انداز اور غمزہ و اغماض سے کنایہ ہے مراد بے توجہی۔

اے غزالِ چیں چہ پشتِ چشم نازک میکنی

چشم ہا آں چشم ہاے سرمہ سا را دیدہ است (صائب)

پشتِ خار = لوہے کا ایک آلہ جس کے ایک سرے پر

چھوٹا سا پنجہ بنا ہوتا ہے اور فقرا اس سے پیٹھ کھجانے

کے لیے ہر وقت ساتھ رکھتے ہیں۔ جو لوگ لکڑی کا بنواتے

ہیں دوسرے سرے پر ہاتھی دانت کا پنجہ لگواتے ہیں۔

پھرتا تھا اس گلی میں عجب وضع سے ریاض

اک پشتِ خار ہاتھ میں اور سر منڈا ہوا (ریاض خیرآبادی)

پشتِ دست = ہاتھ کی پشت، ہاتھ کی ہتھیلی کا برعکس حصہ

(غالب نے اس کے معنی صورتِ عجز لکھے ہیں۔)

کس طرح کاٹیں تاسف سے نہ ہر دم پشتِ دست

ہاتھ سے کھو بیٹھے ہیں سر رشتۂ تدبیر ہم (منیر)

مل مل کے پشتِ دست سے آنکھیں کروں تو لال

سلجھاؤں آؤ اب مجھے ہے گیسوؤں کے بال (انیس)

سو گیا تھا رات کو وہ رکھ کے جبیں پر پشتِ دست

مہر نے دیکھا اسے رکھ دی زمیں پر پشتِ دست (مصحفی)

پیشِ آں چشمِ سیہ دل می گذارد پشتِ دست

گرچہ خطِ لب یار ازیں کافر مسلماں کردہ است (صائب)

پشت گرمیٔ تاب و تواں = قوتِ برداشت کا سہارا۔

پشت گرمی بمعنی قوتِ برداشت۔ تقویت۔

تاب و تواں بمعنی قوت۔ سکت۔

ہاتھوں سے میرے تابِ تواں چھوٹ گئی ہے

کیا اس سے وفا جس کی کمر ٹوٹ گئی ہے

اہلِ دلی مذکر بولتے ہیں۔

نہیں تو چھوڑتا آہ و فغاں دل بے تری ہمت

اگرچہ غم نے دل میں کچھ نہیں تابِ تواں چھوڑا (ظفر)

پشتِ فلکِ خم شدہ تا از زمیں = آسمان کی پیٹھ زمین کے

سامنے خمیدہ آسمان زمین کا احترام کرتا ہے۔

پنبہ آگیں = روئی بھرے ہوئے۔ روئی رکھے ہوئے

پنبۂ بالش = تکیہ کی روئی۔ پنبہ بمعنی روئی

خروشش و جوشِ مرغانِ چمن کا
ہوا ہے پنبہ کیا تیرے دہن کا (سودا)

بالش بمعنی تکیہ، مسند

بالش سے سروکار نہ تکیہ سے غرض ہے
اپنا کسی تکیے میں بچھونا ہو گا (انیس)

پنبۂ مینا = روئی جو بطور ڈاٹ کے شراب کی صراحی میں لگائی جاتی ہے۔

در مئے روشن رگِ تلخی شود در گہلے خواب
پنبۂ مینا اگر از پنبۂ گوشم کنند (صائب)

جام بلوریں لیے لعلیں صبح بہار و گلشن رنگیں
پنبۂ مینا بر سر مینا اخترِ صبح و گنبدِ خضرا (ذوق)

کہتے ہیں جس کو پنبۂ مینائے شب غرور
ہم میکشوں میں نام ہے صبح بہار کا (ریاض خیرآبادی)

پندار کا صنم کدہ = خودداری کا بتکدہ، توقیر و خودداری کا بت خانہ

پندار بمعنی نخوت، غرور، خودداری

سرکشی کر کے کیا کیا اپنی ہستی پر حباب
دیکھنا اک دم میں یہ پندار کیا تھا کیا ہوا (ظفر)

پنہاں = پوشیدہ، چھپا ہوا

سمجھے نہ کوئی کس کو ہوں پنہاں کیے ہوئے
ہستی مری ہے مجھ کو نمایاں کیے ہوئے (ناطق لکھنوی)

پہلو تہی = تغافل، بے پروائی، جان بچانا، ٹال مٹول کرنا، انجان بن جانا۔

پہلو تہی نہ عاشقِ خستہ سے کیجیے
بیمار سے نہ ہاتھ مسیحا اٹھائیے (صبا)

پہلوئے اندیشہ = پہلوئے خیال

پیچ و تاب = بے چینی، بیقراری، اضطراب، الجھن، پریشانی، غم و غصہ۔

تڑپ تڑپ کے کٹی رات یادِ گیسو میں
عجب طرح کا طبیعت میں پیچ و تاب رہا (سحر)

خط پڑھ کے اور بھی وہ ہوا پیچ و تاب میں
کیا جانے لکھ دیا اسے کیا اضطراب میں (ذوق)

پیچ و تابِ ہوس = ہوس کا پیچ و تاب، ہوس کا اضطراب، ہوس کی بے چینی۔

تڑپ تڑپ کے کٹی رات یادِ گیسو میں
عجب طرح کا طبیعت میں پیچ و تاب رہا (سحر)

پیرزن = بڑھیا۔ تلمیح ہے اُس بڑھیا عورت کی طرف جس نے فرہاد کو جب وہ پہاڑ کو کاٹ کر دودھ کی نہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا تو خسرو پرویز کے اشارے پر خود کو شیریں کی دایہ بنا کر شیریں کی موت کی جھوٹی اطلاع دی تھی۔ پیرزن کے لفظی معنی ہیں بوڑھی عورت۔

اک پیرزن اتنے میں نظر آ گئی ناگاہ
داماد کے آنے کی گھڑی دیکھتی تھی راہ (انیس)

پیرِ کنعاں = مراد حضرت یعقوب علیہ السلام پدر حضرت یوسف علیہ السلام۔

غنی روزِ سیاہِ پیرِ کنعاں را تماشا کن
کہ نورِ دیدہ اش روشن کند چشمِ زلیخا را (غنی کاشمیری)

نسیم مصر کا دم پیر کنعاں کا ہے کو بھرتا
اگر کوچے کی تیرے خاک آلودہ ہوا لگتی (مومن)

پیر کنعاں کے لیے تسکین خاطر چاہیے
بوے یوسف بھی رواں اب پیرہن کیساتھ ہے (درخشاں)

پیش جانا = آگے بڑھنا، آگے نکل جانا، شروعات کرنا، ابتدا کرنا، فوقیت پانا، حاوی ہونا، کارگر ہونا۔

ایک تو قتل سے خوش ہو ولیکن مجھ بغیر
پیش جاوے گی مرے قاتل پہ جلادی کہاں (فغاں)

پیش دستی = ابتدا کرنا۔ پہل کرنا۔ سبقت کرنا

بزرگی جسے دیکھ پستی کیا
ظفر میں اسے پیش دستی کیا (علی نامہ)

پیش دستی جو کرے اس معرکے میں اے محب
مرد میدان سخن اس کو کہیں شمشیر جنگ (محب)

پیش نظر = نظر کے سامنے۔ نگاہوں کے روبرو۔ موجود۔ مقابل حصول

تھی پیش نظر وصل میں تنہائی کی صورت
بھائی کو نہ آتی تھی نظر بھائی کی صورت (انیس)

یار جب پیش نظر ہوتا ہے
دل مرا زیر و زبر ہوتا ہے (سراج اورنگ آبادی)

پیکاں = تیر کے آگے کا حصہ مراد تیر۔

ڈوب کے سینے میں اس رنگ سے پیکاں نکلا
دل سے بے ساختہ نکلا کہ وہ ارماں نکلا (داغ)

پیک تیز خرام = تیز رو قاصد، تیز چلنے والا ہرکارہ

دیا یہ خط کسو اک پیک کے ہات
کر جانا یاں سے واں تک جسکو اک بات (سودا)

پیکر تصویر = تصویر کا بدن، تصویر کا جسم، تصویر کا خاکہ
پیکر بمعنی جسم، بدن، تن۔

ناتواں وہ ہوں مرے نقش میں بھرتے ہیں لہو
رنگ ہر پیکر تصویر میں بھرنے والے (داغ دہلوی)

پیکر عشاق = عاشقوں کا وجود، عاشقوں کی ہستی۔ پیکر بمعنی جسم، بدن

جس شکل میں جو پیکر ہستی ہو مٹا دے
جب تک نہ لباس ابدی مجھکو خدا دے (ناطق لکھنوی)

پیمانِ وفا = وفا کرنے کا عہد، وفاداری کا قول و قرار

توڑنا مومن نہ پیمان وفا
ہیں مسلم عاشقی کے فن میں ہم (مومن)

پینس = ایک سواری ہوتی تھی جس پر متمول لوگ بیٹھتے تھے اور اس کو کم از کم چار کہار کاندھوں پر اٹھا کر چلتے تھے۔
اس کو فینس بھی کہتے تھے اور پالکی اور میانہ بھی۔

پیوند = تعلق، جوڑ، علاقہ، عہد، پیمان۔

ہوے اک دم جو تھی یک جادہ خورسند
ہوے باہم ہزاروں عہد و پیوند (سودا)

چھپا ہے عیب عریانی سے رخت جسم انساں کا
مرا داغِ جنوں پیوند ہے میرے گریباں کا (اسیر)

اشک کو کب ہے شناسا ہے گھر سے پیوند
صاحب درد کی رکھتا ہے نظر سے پیوند (سودا)

پئے تعمیر سرا = محل سرا کی تعمیر کے لیے۔ گھر کی تعمیر کے لیے۔

پئے نذر کرم = رحم فرمائی کی نذر کی خاطر، خداوند کریم کی بخشش

کو نذر دینے کے لیے

پئے ہم = مسلسل۔ لگاتار۔ تابڑ توڑ۔ پیہم پے در پے

تا مئے زمیں پہ ٹوٹ کے پیہم گرا کیے

چشم فلک سے قطرۂ شبنم گرا کیے (انیس)

پیہم کے معنی میں "پئے ہم" اردو میں غالب کے علاوہ اور کسی شاعر نے استعمال نہیں کیا ہے۔

ت

تابِ جلوۂ دیدارِ دوست = دوست کے دیدار کے جلوے کی طاقت۔ جلوہ دیدار یار کی طاقت۔

تاب بمعنی طاقت۔ مجال۔

کہ جس کو نہ ہو تاب لانے کی تاب

شتابی سے مرنا ہے اسکا صواب (میر)

تابِ رنجِ نومیدی = غم محرومی کی تاب۔ مایوسی کے غم کی برداشت۔ تاب بمعنی برداشت۔

لے تصور میں صبا بوسہ تو مرجھائے وہ گل

برگ گل کو تاب ہے بلبل تری منقار کی (ناسخ)

تابِ شرارت = جلانے کی طاقت۔ نقصان پہنچانے کی صلاحیت۔ تاب بمعنی حرارت۔ گرمی

ساری بے تابی ہے الفت کی جلن تک بعد مرگ

تاب جب جاتی رہے گی دل کو تاب آجائیگی (تسلیم)

تاجِ زریں = سنہرا تاج۔

رکھا جائے یاقوت کا سر پہ تاج

نہ چھپے ہے سامنے جہاں کا خراج (ذوق گشت)

تارِ اشکِ یاس = ناامیدی میں بہائے ہوئے آنسوؤں کا تار۔ اشک یاس یعنی آنسو جو یاس اور ناکامی کے عالم میں مسلسل بہائے جائیں۔

جلدان پہ تار اشک سے یوں حال دل کھلا

دم میں خبر پہنچتی ہے جس طرح تار پر (مظہر عشق)

تاراجِ کاوشِ غمِ ہجراں = جدائی کے غم کی کاوش کا لوٹ۔

تاراج کرنا بمعنی برباد کرنا۔ لوٹ لینا۔ تباہ کرنا۔

تاراج بمعنی تباہ۔ برباد

ماں ایسی کہ سب جس کی شفاعت کے ہیں محتاج

باپ ایسا صنم خانوں کو جس نے کیا تاراج (انیس)

تارِ بستر = بستر کا تار۔ تار بمعنی ڈورا۔ دھاگا۔ سوت۔

تار بستر یعنی بستر کے تار کے مانند نحیف و نزار

سو جگہ جس میں رفو ہوں وہ ہے اچھا دامن

ہو لئے دو تار بھی جس میں وہ گریباں اچھا (جگر مرادآبادی)

تارِ شعاع = وہ سفید خط جو غروب آفتاب کے بعد اور طلوع آفتاب سے پہلے آسمان پر چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے جس کو قرن الشمس کہتے ہیں۔

تارِ نفس = آہ۔ سانس کا تار۔ سانس کا سلسلہ۔

نہ بچا تار نفس خلق میں جینے کے لیے

چاک زخموں کے فقط رہ گئے سینے کیلیے (انیس)

تارِ نگہ = نگاہ کا تار

گماں از رشتۂ دام است آں صید نزاکت را

کہ از چشم منش تار نگہ ہے ہر کمر پیچید (مرزا بیدل)

تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل = عشق کے میدان میں نئے
نئے داخل ہونے والے۔ بزمِ عشق کے نو وارد۔

تاک = انگور۔ انگور کی بیل۔

اس چمن میں کیا ضرورت ہے گھٹا کی ساقیا
ابرِ رحمت بن کے سر پر تاک ہے چھائی ہوئی (نوازش)

تالیفِ نسخہ ہائے وفا = وفا کی کتابوں کی تالیف کا کام۔ فن
عاشقی پر کتابیں تیار کرنا۔

تبریدیں = ٹھنڈی دواؤں کا استعمال جو یونانی اطبا مریضوں کو جلاب
دینے کے بعد کراتے ہیں تاکہ معدے کی حرارت کم ہو اور مریض
کو جلاب کی وجہ سے کمزوری ہو گئی ہے۔ اس میں کمی ہو۔

تبرید چاہیے کبھی چھوٹے نہ مصحفی
جاتی نہیں ہے تپ مجھے آزار گرم ہے (مصحفی)

اس قدر سرد مزاج اور پھر اس پر تبرید
خوف یہ ہے کہ پہنچ جائے نہ خارج کا اثر (شبلی نعمانی)

تپشِ شعلۂ سوزاں = روشن شعلے کی گرمی۔ جلتے ہوئے
شعلے کی حدت۔ تپش بمعنی گرمی۔ حرارت۔ سوزش۔ تمازت۔

پاسِ خموشی، سوز تپش میں بھی ہے وہی
سمجھی نہیں کسی نے ادائے زبانِ شمع (دیوانِ حق)

تپشِ شوق = گرمیِ شوق۔ شدتِ اشتیاق

دل یہ کہتا ہے ہمارے دم سے ہیں آثارِ عشق
درد ہم سے ہے تپش ہم سے ہے سودا ہم سے ہے (داغ)

تپِ عشقِ تمنا = تمنائے تپِ عشق۔ تپِ عشق کی آرزو

عیسیٰ کو یقیں ہے کہ نہ جائے گی تپِ عشق
وہ درد کا میرے کبھو درماں نہ کرے گا (سوز)

تپِ گرمیِ رفتار = گرمیِ رفتار کی تپش۔
گرمیِ رفتار بمعنی چال کی تیزی

تجاہل پیشگی = جان بوجھ کر انجان بننے کی عادت۔ علم ہوتے
ہوئے لاعلمی ظاہر کرنے کا شعار۔ تجاہل شعار

اس نے پہچان کر ہمیں مارا
منہ نہ کرنا ادھر تجاہل تھا (میر)

کہنا وہ ہائے میرے تجاہل شعار کا
کیا رعب جو سنا ہے تمہارا ہی نام ہے (رعب)

تجدید = از سرِ نو کرنا۔ نیا کرنا۔ کوئی کام نئے سرے سے دہرانا۔

تجدید وضو کرکے بھرے نہر سے غازی (انیس)

تجدید کر وضو کو علی آگے دھر قدم
مرغابیاں جو گھر میں تھیں دامن میں ہو کے ضم (کربل کتھا)

تجمل حسین خاں = فرخ آباد کے نواب جنھوں نے غالب
کو دعوت دے کر بلوایا تھا۔

تحصیل = حاصل کرنا۔ جمع کرنا۔ محصول وصول کرنا۔

قضا نے خاک سے پتلوں کو کرکے زیرِ زمیں
کیا ہے داخلہ تحصیل کے خزانے کا (صبا)

خاموش ضمیر آپ کے مطالب ہوئے تحصیل
ہر بند پہ تحسین ہے کہتا تجھے جبریل (منیر)

تحویل = تبدیلی۔ حوالے کرنا۔ سپردگی۔ تغیر۔

دیکھیے کب شب ہو کب آ کے گلے ملتے وہ ماہ
دن تو ہے نوروز کا خورشید کی تحویل میاں (امانت)

مٹی کی جون میں تحویل ہوتی جاتی ہے
جسم کی روح بھی تحلیل ہوئی جاتی ہے (بہارستان)

سورج چاند یا کسی ستارے کا ایک برج سے دوسرے برج میں آنا۔ کسی ستارے کا کسی برج میں داخل ہونے کا عمل۔

جب کہ برج قوس میں تحویل ہو پیر فلک
کچھ صفائے شست کی تعریف لکھتا ہے وہاں (ایمان)

ترانۂ ہل من مزید = ھل من مزید کی صدا۔ کچھ اور زیادہ کی صدا۔
ھل من مزید قرآن کی ایک آیت کا ٹکڑا ہے جس کے معنی میں کیا کچھ اور بھی ہے۔ قیامت کے دن جب گنہگار دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور اس سے پوچھا جائے گا کہ گنجائش ہے تو دوزخ جواب میں کہے گی ھل من مزید یعنی: کیا ابھی اور ہے یعنی ابھی بہت گنجائش باقی ہے۔

ترانہ بمعنی نغمہ۔ الاپ۔ ایکلے۔ ایک خاص قسم کا گیت۔

سنے جب اس کے خطیبوں کے ترانے
لگے افلاک اکثر چرخ کھانے (ہشت بہشت)

ہے رنج و راحت ایک لے سے جس کے کان میں
صوتِ قفس ترانۂ گلزار ایک ہے (مصحفی)

تراوش = ٹپکنا۔ ترشح۔ ظاہر ہونا۔

ہوئی تپ دل کو اشکوں کی تراوش ہونے والی ہے
کہ گرمایا ہوا ہے خوب بارش ہونے والی ہے (ظفر)

ہاں سینے سے نمائش داغ دروں دروغ
ہاں آنکھ سے تراوش خون جگر غلط (ناظم)

ترکِ رسوم = رسموں کا ترک کر دینا۔ رسم و رواج کو چھوڑ دینا۔
ترک بمعنی دست برداری۔ چھوڑنا۔ کنارہ کشی۔ تیاگ۔
رسوم جمع رسم کی بمعنی رواج۔ طریقہ۔ ریت۔ قاعدہ۔

ہو ترکِ ساغر اس بہار میں کیونکر
کہ شاخِ گل نے ہر اک سو چمن میں جام لیا (ناظم)

ہے وہ کافر جو سمجھے اس کو مباح
ترک میں اس کے ہے امید فلاح (ساقی نامۂ شیفتہ)

ترکِ نبردِ عشق = میدانِ عشق چھوڑ دینا۔

تریاکیِ قدیم = پرانا افیونی۔ افیون کے نشہ کا پرانا شوقین۔
تریاک بمعنی (تریاق) زہر مہرہ۔ افیون۔

تخت کیونکر نہ ہو دماغ خراب
دشتِ در دشت ہے گل تریاک (میر)

رہی اس طرح بعد از مرگ دنیا کی ہوسناکی
شرابی کر کے توبہ جس طرح ہو جائے تریاکی (ذوق)

یاران نہ کشید تیغ بے باکی را
بیچارہ سازید من خاکی را
دشوار تراز بریدن شاہ رگ است
تریاک اگر برید تریاکی را (اشرف)

تسبیح مرجاں = مونگے کی تسبیح۔
مونگا جس کو بحر البحر (سمندری پتھر) بھی کہتے ہیں جو سمندر میں اگتا ہے اور پتھر کی طرح سخت ہوتا ہے اور اس کا رنگ خون کی طرح سرخ ہوتا ہے۔
تسبیح بمعنی سو دانوں کی مالا۔ سبحہ۔ سمرن

کچھ زلف کے دام کوں نا ہد کہیں تسبیح تو
بھی کہیں جیتے ہی زنار ہے کفار کا (حسن شوقی)

تسبیح ریا کو کھٹکھٹانے والے
کب صدق کی راہ پر ہیں جانے والے (الخیام)

تسکین اضطراب = بے چینی کو سکون ہو جانا۔ اضطراب سے تسکین دینا۔ دلاسا دینا۔ اضطراب بمعنی بے چینی۔ بے قراری۔

یہ آب تیغ ہے اور دریا خون ناحق کا
مگر نفس شقی کی پیاس میں تسکین نہیں ہوتی (آیات جاوداں)

کہتے ہیں تم کو ہوش نہیں اضطراب میں
سارے گلے تمام ہوئے اک جواب میں (مومن)

تسلیم = حکم ماننا۔ سپرد کرنا۔ سونپنا۔

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے (نامعلوم)

تسلیم و رضا کے لیے جو وقت ملا ہے
وہ وقت کروں صرف میں کس طرح دعا میں (مولف)

ز دوری ہند انگشت بر زمیں خورشید
چو پیش رائے منیر تو می کند تسلیم (ظہوری)

تشنگی شوق = (تشنگیِ ذوق)، شوق کی پیاس مراد شوق کی فراوانی۔
تشنگی ذوق بمعنی ذوقِ سخن کی تشنگی۔

تشنگی مژدگاں = شدت آرزو میں جان دے دینے والے۔
آرزوئے شوق میں جان دینے والے۔

تشنۂ خوں = خون کا پیاسا۔ جانی دشمن۔

تشنۂ خوں وہ نہ ہوتا جو مرا اے سفاک
کاٹے میں ہر سے نہ خنجر کی زباں پر پڑتے (ظفر)

تشنۂ فریاد = فریاد کرنے کا آرزومند۔
تشنہ بمعنی خواہشمند۔ آرزومند۔ مشتاق۔

خضر تشنہ ہے اس کے دیدار کا
مسیحا شہید اس کے بیمار کا (میر)

تشنہ لب = پیاسے ہونٹ۔ مراد پیاسا۔ تشنہ دہن۔ تشنہ کام۔ پیاسا
پیاسا جس کے ہونٹ پیاس کی وجہ سے سوکھ گئے ہوں۔

بڑھ بڑھ کے پیدلوں سے سواروں سے جنگ کی
ایک ایک تشنہ لب نے ہزاروں سے جنگ کی (انیس)

تشویش مرہم = فکر مرہم۔ زخم کے لیے مرہم مہیا کرنے کی فکر۔

تعجیل = جلدی کرنا۔ عجلت۔

ان کو جانے کی جو تعجیل پڑی رہتی ہے
اس لیے جیب میں ہر وقت گھڑی رہتی ہے (رخشندہ دہلوی)

خجلت حلم تو داد دست زمیں را تسکین
غیرت حلم تو داد دست زباں را تعجیل (انوری)

مصحفی بھیج نہ قاصد کو یہ تعجیل ہے کیا
دن میں برسات کے نالے تو اتر جائیں گے (مصحفی)

تعزیت مہر و وفا = مہر و وفا کو پرسہ دینا۔ مہر و وفا کی ہلاکت پر اظہار ہمدردی: در غم خواری کرنا۔
تعزیت بمعنی پرسہ۔ ماتم پرسی۔ مرنے والے کے اعزا و اقربا سے اظہار ہمدردی کا۔

اور ان تعزیت کے کبھی کم نہ ہوئیں گے
وہ خشک حسین کے ماتم میں روئیں گے (انیس)

تعلیم ضبط = ضبط محبت کی تعلیم۔ صبر و استقامت کی تلقین۔

تغافل دوست = تغافل کو پسند کرنے والا۔
تغافل بمعنی غفلت برتنا۔ بے پروائی کا سلوک کرنا۔

تغافل سے جو باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی (مومن)

محشر کے روز بھی نہ کھلے گی لحد میں آنکھ
کشتہ ہوں اک نگاہ تغافل پسند کا (اسیر)

تغافل ہائے تمکیں آزما = صبر آزما چشم پوشی۔
تغافل بمعنی جان بوجھ کر غفلت کرنا۔ بے التفاتی۔ کم توجہی۔
بے پروائی۔

شہر میں جو نظر پڑا اس کا
کشتۂ نازیا تغافل تھا (میر)

تغافل ہائے ساقی = ساقی کا شراب پلانے سے گریز کرنا۔
تغیر آب بر جا ماندہ = ایک جگہ ٹھہرے ہوئے پانی کی تبدیلی۔
آب بر جا ماندہ بمعنی ایسا پانی جو نشیب نہ ہونے کی وجہ سے
ایک جگہ ٹھہر جائے۔
تقاضائے نگہ کرنا = دیدار کا تقاضا کرنا۔
تقلید تنک ظرفی منصور = منصور کی تنک ظرفی کی تقلید۔
تقلید بمعنی پیروی — تنک ظرفی بمعنی کم ظرفی ——
ایسا برتن جس کی سمائی کم ہو۔ منصور ایک صوفی بزرگ تھے۔
جنھوں نے اپنے سارے وجود میں ذات باری کا جلوہ دیکھ کر۔
"انا الحق" کا نعرہ بلند کیا تھا۔ یعنی میں حق ہوں یا میں خدا ہوں۔
اس جرم میں ان کو سولی دی گئی تھی۔

یعنی تقلید میں مت سر پٹک پتھر پہ آلیس کر
یہ ممکن ہی نہیں ہر سر پھرا فرہاد کو پہونچے (یقین)

تقلیل = کمی۔ کمی کرنا۔ قلیل کر دینا۔

نفس امارہ سے کیوں زیر ہوا جاتا ہے
زور کر روح میں تقلیل غذا سے پہلے (صبا)

اسی واسطے میں نے تقلیل کی
فضیلت مفصل پہ مجمل کو دی (کلیات واسطی)

تکرار دوست = دوست کی تکرار۔ تکرار بمعنی بار بار دہرانا۔
لفظ دوست کی بار بار تکرار۔ تکرار بمعنی مکرر کہنا یا مکرر کرنا۔ دوہرانا۔

لن ترانی نہ کرے بند زبان ادنیٰ
کہو موسیٰ سے یہ تکرار نہیں اچھی ہے (اسیر)

تکلف برطرف = تکلف کو ایک طرف۔ بلا تکلف۔ اگر تکلف
درمیان میں نہ ہو۔ بلا رو رعایت۔

میری طرف ساغر بکف آئے ہے دوست حیا
اے دل تکلف برطرف مستانہ ہے مستانہ ہے (دلی)

ستم ڈھا لو جفائیں توڑ دو بے مہریاں کر لو
تکلف برطرف جی بھر کے میرا امتحاں کر لو
(سنگ وخشت)

تکلیف پردہ داری زخم جگر = زخم جگر کو چھپانے کی زحمت۔
جگر کے گھاؤ کو پوشیدہ رکھنے کی تکلیف۔
تکمۂ پیراہن لیلیٰ = لیلیٰ کے لباس کے گریبان کی گھنڈی۔

کیا ہے تنگ عریانی نے مجھ کو اس قدر لاغر
کہ تکمہ بن گیا ہے سر گریبان تفکر کا (اسیر)

تکیہ گاہ ہمت مردانہ = ہمت مردانہ کی تکیہ گاہ۔ جس پر ہمت مردانہ
کو بھروسا ہو۔ ہمت مردانہ بمعنی جواں مردی۔
تکیہ گاہ بمعنی بھروسے کی جگہ۔ آرام کرنے کی جگہ۔ ٹیک لگانے
کی جگہ۔

ہمت مردانہ تجھ کو آفریں
کرکے چھوڑا سر ہوئی جس کام کے (آتش)

جب سنگ آستانہ ترا تکیہ گاہ تھا
ہم کو بھی کوئے عشق میں اک عز و جاہ تھا (ناظم)

تلافیٔ مافات = جو کچھ گذر چکا ہے اس کا بدل۔ گذری ہوئی محرومیوں کا صلہ۔ ضائع شدہ چیز کا معاوضہ۔

تلافی بمعنی کمی کو پورا کرنا۔ کوتاہی کا تدارک کرنا۔ عوض۔ بدل۔

مافات بمعنی جو کچھ گذر چکا ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہے۔

تسکین دو کچھ اپنے مریضوں کو نزع میں
اتنی ہی اب تلافیٔ مافات رہ گئی (بے نظیر)

توبہ جناب شیخ نے کی ہے پس شباب
کم تنگ نہ ہو تلافیٔ مافات کا مزا (راسخ دہلوی)

تماشا = نظارہ

اے خوشا گوش جو سنتے ہیں کہانی تیری
اے خوشا چشم جو کرتی ہے تماشا تیرا

مصرع: تماشا بن گئے خود ہی تماشا دیکھنے والے (امیر)

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا می روی (سعدی)

تماشا کرنا = سیر دیکھنا۔ مشاہدہ کرنا۔

تماشا بمعنی سیر۔ یہ لفظ مشی سے نکلا ہے۔ مشی کے معنی چلنے کے ہیں۔ تماشا بمعنی مل کر چلنا۔ یہ لفظ اب اردو میں انگریزی کے لفظ (Show) کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

مری آنکھوں کی پتلی میں سما جا اور تماشا کر
کہ ہوتی ہے پری کس طور سے محبوس شیشے میں (انشا)

تماشا کیجیے = دیکھیے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ تماشا کرنا۔ دیکھنا۔ مشاہدہ کرنا۔

جھلکے گا اختیار میں مجبوریوں کا رنگ
میری نظر سے حسن کا تماشا کرے کوئی (مجید دہلوی)

تماشائے نیرنگ = ظاہری رنگوں کا مطالعہ۔ اجسام ظاہری کا مشاہدہ کرنا۔

مختلف شکلوں میں اس کو جلوہ گر دیکھا کیے
یہ تماشا ہم تو بیٹھے عمر بھر دیکھا کیے (مجید دہلوی)

تماشائی = تماشا دیکھنے والا۔

اور کیا خاک ملے گی دل بسمل کی مراد
جو تماشا ہے جہاں کا وہ تماشائی ہے (داغ)

تمثال دار = صورت رکھنے والا آئینہ۔ جس چیز میں تصویر ہو۔

تمثال بمعنی پیکر۔ صورت۔ شبیہ والا۔ عکس۔ سایہ۔ مورت۔ پتلا۔ مجسمہ۔

جو ترا دست جواب آئینہ گیتی پر
اس کی تمثال کبھی ہو نہ ترا لئے فلک (سودا)

ہیں ترے آئینے کی تمثال ہم نہ پوچھو
اس دشت میں گمی ہے پیدا اثر ہمارا (میر)

تمنائے زباں = زباں کی آرزو۔ گفتگو کرنے کی خواہش۔ کلام کرنے کی آرزو۔

تندیٔ خو = عادت کی تیزی۔ تند مزاجی۔ تیز طبعی۔ غصیلی طبیعت۔

تندخوئی۔ غصہ کرنے والا مزاج۔ مغلوب الغضب۔

تند بمعنی تیز۔ تندخو بمعنی ذرا ذرا سی بات پر غصہ کرنے والا۔

پاتا نہیں تندخو کدورت کے سوا
دامن میں ہوا کے کچھ بجز خاک نہیں (انیس)

تندیٔ صہبا = شراب کی تیزی۔ شراب کی کڑواہٹ۔ شراب کے نشے کی تیزی۔

شراب اس بہت تند اور تیز تھا
عجب آب و آتش آمیز تھا (قطب مشتری)

تند مے اور ایسے کمسن کے لیے
ساقیا ہلکی سی لا ان کے لیے (داغ)

تنِ رنجور = بیمار جسم۔ لاغر بدن۔ روگی جسم۔ نحیف و نزار جسم۔

تنک آبی = پانی کی کمی۔ تنک بمعنی باریک۔ ہلکا۔ تھوڑا۔ کمی۔ اوچھا پن۔ اتھلا پن۔ کم مائیگی۔ کم حوصلگی۔

تنک آب اس قدر ہے جانِ چشمِ محبت کے
دلا تو ایک کیا گر ایک لشکر ہو تو پی جاوے (ظفر)

تنگیٔ چشمِ حسود = حسد کرنے والے کی آنکھ کی طرح تنگ۔ حسد بمعنی جلنا۔ کسی کو اچھی حالت یا کامیاب دیکھ کر جلنا اور رہ چاہنا کہ اس کی عزت شہرت اور کامیابی اس سے چھن جائے یا وہ اچھائی اس میں باقی نہ رہے۔

تنگ چشم بمعنی تنگ نظر۔ کم ظرف۔ بخیل۔ کنجوس۔

بھر بھر کے جام بادہ کشوں کو پلا دیے
شیشے تھے تنگ چشم مگر حوصلہ کیا (نوٹ)

تنگ چشمی بمعنی کم ظرفی۔ اوچھا پن۔

تنگ چشمی ہے فلک کی یہ کرمانند حباب
تجھے جو دریا دل سواب کرنے لگے دل تنگیاں (محب)

تنِ مجروحِ عاشقی = عاشق کا زخمی بدن۔ عاشق کا بدن جو غموں سے چور ہو۔ مجروح بمعنی جراحت رسیدہ۔ زخمی۔ زخم خوردہ۔ گھائل۔

تور = فریدون شہنشاہ ایران کا درمیانی بیٹا۔ فریدون نے جب اپنی سلطنت اپنے بیٹوں میں تقسیم کی تو سرزمین ترک و چین تور کے حصے میں آئی جس کا نام توران پڑا۔

دگر تور را داد توران زمین
ورا کرد سالار ترکان چین (فردوسی)

بگفت اے خداوند ایران و تور
کہ چشم بد از روزگار تو دور (سعدی)

توسن = گھوڑا۔ سرکش گھوڑا۔ ایسا گھوڑا جو تند و شوخ ہو۔

گر چلا فوجِ مخالف پہ اڑا کر توسن
چوکڑی بھول گئے جس کی لگا ہو سے ہرن (انیس)

رونق گلشن فردوس ترا نقش قدم
سرمۂ چشم کواکب ترے توسن کا غبار (دیوان سخن)

توسنِ دولت = دولت کا گھوڑا۔ توسن بمعنی گھوڑا۔

توسنِ طبع = طبیعت کا گھوڑا۔ توسن بمعنی سرکش اور شریر گھوڑا۔ طبیعت کی تیزی جو شوخ و تند خو گھوڑے کی طرح قابو سے باہر ہو جائے۔

سوار توسنِ معنی ہوں چوگان طبیعت میں
لیا ہوں گوئے میدانِ سخن میں ہم ردیفوں سے (حیات سراپا)

توضیح = تشریح۔ وضاحت۔ روشنی ڈالنا۔

نہ توضیح کی کچھ نہ تاویل کی
کسی پر کسی کو نہ تفصیل دی (تسلیم)

توغل = جارت۔ دستگاہ۔ مشق و مزاولت مشق۔ کمال۔ علمی تبحر۔ انہماک۔ غور و خوض۔ لگن۔ شغف۔ کمال تحقیق۔

توفیر = اضافہ۔ زیادتی۔ وافر کرنا۔ کثرت۔ فراوانی۔

بڑھادی ہے مصیبت اور بھی نا اتفاقی نے

یہ ہے خود غالتو مزا اس میں پھر توفیر کیسی ہے (وجاہت)

ابر نہیں، تیری ہوا میں لے بہارستان حسن

آسمان پر دود ہے مجھ آہ کی توقیر کا (چمنستان شعرا)

توفیر درد = درد کی زیادتی۔ توفیر بمعنی زیادتی۔ افراط۔ بہت کرنا۔ بہت ہونا۔ وافر کرنا۔

تو دیرزی کہ جہان کم کند از آں ہر روز

ز عمر خلق کہ در عمر تو کند توفیر (امیر خسرو)

توقیع امارت = امیری کا فرمان۔ امیر ہونے کا فرمان۔ دولت مندی کا فرمان۔ توقیع بمعنی فرمان شاہی۔

ہمارا نامۂ اعمال اس کے فیض نسبت

عجب کیا ہے بنے توقیع جو خُلدِ مخلد کا (ناظم)

امارت بمعنی دولت مندی۔ حکومت

گماں ہے مرقد کہنہ کا مجھ کو ہر عمارت پر

یہ غافل کیا سمجھ کر جان دیتے ہیں امارت پر (صبا)

توقیع سلطنت = فرمان شاہی۔ توقیع بمعنی دستخط۔ مہر۔

توقیع کو کیوں مہر نبوت کی نہ مانیں

یوں اس کو مٹائیں جو پیمبر کا نشاں ہو (ناظم)

تونبا = پکا ہوا خشک کدو جس کو فقرا کشکول کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کی گول خشک کدو طنبورے یا ستار کے چیندے کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

چھیڑا ستار محفل عشرت مہک گئی

تونبے کو تم نے طبلۂ عطار کر دیا (منیر)

تہمت کش تسکین = تسکین حاصل کرنے کا الزام۔ تسکین حاصل کرنے کا بہتان۔

تہمت بمعنی بہتان۔ جھوٹا الزام۔

جیتے جانے کی تہمت کس سے اُٹھتی کس طرح اٹھتی

بچائی تیرے غم نے زندگی کی آبرو برسوں (فانی بدایونی)

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کا

چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا (میر)

تہیۂ طوفان = طوفان کا عزم۔ طوفان بپا کرنے کا ارادہ۔ آنسوؤں کا طوفان بہانے کا عزم۔

تہیہ بمعنی تیاری۔ آمادگی۔ انتظام۔ عزم۔ ارادہ۔

قفس سے نکل اس بیضۂ افلاک کے اے دل

تہیہ عرش پر اڑنے کا ہے کر بال و پر پیدا (شاہ نصیر)

تہیہ طوفان سے مراد رو رو کر اس قدر آنسو بہانا کہ طوفان برپا ہو جائے۔

تیر خطا ہونا = تیر نشانے پر نہ بیٹھنا۔ تیر خطا کرنا۔

وہ تیر امتحاں میں کیوں کر خطا نہ ہو

قسمت میں جو عدو کی ستمگر لکھا نہ ہو (دیوان سخن)

تمنا جیتے جی رو دینے کی تھی مر کر ملی جنت
کدھر تیر دعا پھینکا کدھر پہنچا خطا ہو کر (ریاض لغت)

تیرِ غیر = دشمن کا تیر۔ رقیب کا تیر۔

تیرِ نیم کش = ایسا تیر جس کو پوری طرح کھینچ کر نہ چھوڑا گیا ہو۔ وہ تیر جس کو آہستہ سے کھینچ کر چھوڑا جائے۔ وہ تیر جو پار نہ نکل جائے بلکہ اٹک کر رہ جائے۔

تیز گام = تیز قدمی۔ تیز رفتاری ۔ چال کی تیزی۔ تیز گامی۔

یہ کاروانِ ہستی ہے تیز گام ایسا
قومیں کچل گئی ہیں جس کی رواروی میں (بانگ درا)

میری تیزی کیا سلجھے گی حرف و سخن میں گنجلک ہے
کوئی بھی عاقل الجھ پڑے ہے ناصح ایسے دیوانہ سے
(میر)

تیشہ = کلہاڑی۔ بسولا ۔ پتھر کاٹنے کا آلہ۔

میرے سنگِ مزار پر فرہاد :: رکھ کے تیشہ کہے ہے یا استاد
(میر)

پسپا ہوں یہ جائز نہیں پیشے میں ہمارے
کٹتا ہے پہاڑ ایک ہی تیشے میں ہمارے (انیس)

تیغِ تیز عریاں = ننگی یا رکھی ہوئی تلوار۔ تیز دھار والی تلوار جو نیام سے باہر ہو۔

تیغِ جوہر دار = جوہر رکھنے والی تیغ۔ اعلیٰ قسم کی فولادی تلوار۔ وہ تلوار جس میں جوہر کے نشان ہوں۔

چھوٹتا ہے کب لہو میرا کسی تدبیر سے
تیغ جوہر دار قاتل ہے سوا زنجیر سے (ناسخ).

تیغِ خصم = دشمن کی تلوار۔ خصم بمعنی دشمن۔

ان پر تو عزیز مہرباں تھا
ہارون دلی کا خصمِ جاں تھا (مولانا سبط حسن فاضل)

تیغِ دودم = دو دھاری تلوار۔

اس تیغِ دودم کا تیرے زخمی
آرام نہ ایک دم کرے گا (جوشش)

انجم سے یہ تیغ دو دم تول کے نکلے
گویا درِ خیبر کو علی کھول کے نکلے (انیس)

تیغِ ستم = ستم ڈھانے والی تلوار۔ ہزار ظلم و ستم۔

علم افگندہ و بزاراں صفت طوطی طالب
بر کجا یک تہِ تیغ ستم آمیختہ ام (غالب)

ث

ثروت = مال و دولت کی زیادتی، سامان کی شان و شوکت۔

حشمت، خوش حالی۔

ثمر فشاں = پھل ٹپکانے والا، پھل بکھیرنے والا۔

ثمر بمعنی پھل، میوہ، نتیجہ

دنیا میں کوئی شخص لگاتا ہے گر شجر
ہوتی ہے یہ امید کہ دے گا کبھی ثمر (انیس)

بار ہو کر ہوا میں سب یہ بار
کیا ہی تھا اس ریاضت کا ثمر (قدر)

ثوابِ طاعت و زہد = عبادت گزاری اور پرہیزگاری کا ثواب۔ ثواب بمعنی نیکی کا بدلہ، نیک کام کی جزا۔

کی فرشتوں کی راہ ابر نے بند
جو گنہ کیجیے ثواب ہے آج (ناسخ)

طاعت بمعنی اطاعت، فرماں برداری، عبادت و بندگی۔
زہد بمعنی عبادت، بندگی۔

زہد لے جا کو سمجھے ہیں تقویٰ
ترکِ دنیا کو سمجھے ہیں طاعت (نظم طباطبائی)

ثور = بیل، برج، آسمان کے حصے کی شکل کا ہے۔

چمکی جو اس کی تیغ جمال آسمان پر
ہو جائیں ثور و جدی ہلال آسمان پر (امیر)

مکہ معظمہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام جس کے ایک غار میں مدینہ ہجرت فرماتے وقت رسول اکرم صلعم نے قیام فرمایا تھا۔

ج

جا دادِ بادہ نوشیٔ رنداں = رندوں کی مے نوشی کی جاگیر۔
جاداد بمعنی جائداد۔ بادہ نوشی بمعنی شراب نوشی۔
رنداں جمع ہے رند کی بمعنی شراب پینے والے۔

جادہ = راستہ، پگ ڈنڈی، وہ نشان یا لکیر جو لوگوں کی آمد و رفت سے زمین پر پڑ جائے۔

دیا دار کریں کیوں نہ زیارت کا ارادہ
مل جاتا ہے واں سے رہِ فردوس کا جادہ (انیس)

ہو نہ مجھ سے جدا کہ جادہ صفت
منزلِ عشق کا سُراغ ہوں میں (قائم)

جادۂ راہِ فنا = فنا کی طرف جانے والے راستہ کی پگڈنڈی۔
جادہ بمعنی پگڈنڈی۔
جادہ اور راہ دونوں لفظ بڑی حد تک ہم معنی ہیں۔
جادۂ راہ بمعنی سیدھا راستہ۔

جادۂ راہِ وفا = وفا کی راہ پر لے جانے والا راستہ، جادہ اور راہ دونوں ہم معنی لفظ ہیں، جادہ پگڈنڈی کو بھی کہتے ہیں، راہِ راست۔

یا رب اس ساغرِ لبریز کی مے کیا ہو گی
جادۂ راہِ بقا ہے خطِ پیمانہ دل (ڈاکٹر اقبال)

جادۂ رہ = جادۂ راہ، منزلِ راہ۔

جادۂ رہِ خور = گذرگاہ خورشید۔
جادۂ رہ بمعنی گذرنے کا راستہ۔ خور بمعنی خورشید۔

جادۂ سرِ منزلِ تقویٰ = پرہیزگاری کی منزل کا راستہ۔
ایسا مسلک اختیار کرنا جو منزلِ تقویٰ کی رہنمائی کرے۔

جادۂ صحرائے جنوں = دشتِ جنوں کی راہ۔
جادہ بمعنی راہ، راستہ، پگڈنڈی۔

دیں دار کریں کیوں نہ زیارت کا ارادہ
مل جاتا ہے واں سے درِ فردوس کا جادہ (اثر)

جاگیرِ سمندر = سمندر کی جاگیر، زمین یا گاؤں جو حکومت
کی طرف سے کسی شخص کی خدمات کے صلے میں دیا جائے۔

اس کے کوچے میں ٹھہرنے کو جگہ چاہی اگر
بولے درباں جاؤ کیا ٹھٹی ہیں جاگیریں کہیں (مرآۃ الغیب)

سمندر ایک جانور ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے اور
آگ سے نکلتے ہی مر جاتا ہے۔

دلِ سوزاں کو مرے خوف ہے کیا آتش کا
ہوں سمندر کی طرح میں تو پلا آتش کا (نصیر)

کب ہے ہمارے سینۂ سوزاں میں لختِ دل
آتش کدے میں ہیں یہ سمندر بھرے ہوئے (ذوق)

جامِ زر = سونے کا پیالہ۔
جام بمعنی پانی پینے کا برتن۔ مجازاً شراب کا پیالہ۔

پلادے آکے دو دو جام ساقی
کہ ہو رندوں میں تیرا نام ساقی (رشاد)

جامِ زمرد = زمرد کا پیالہ۔
زمرد سبز رنگ کا ایک قیمتی پتھر ہوتا ہے جسکو پنا کہتے ہیں۔

زمرد کے مانند سبزے کا رنگ (میرحسن)

جامِ سفال = مٹی کا پیالہ، مٹی کا کوزہ، کلہڑ۔

تکلف برطرف دونوں ہیں یکساں وقتِ مینخواری
سفالیں جام آیا سامنے یا جامِ جم آیا

جامِ واژگوں = اوندھے ہوئے پیالے۔

جامۂ احرام = عمرہ اور حج کے وقت باندھا جانے والا بغیر
سلا کپڑا جس کو زائرین باندھ کر کعبہ شریف کی زیارت کرتے
ہیں اور عمرہ اور حج کے ارکان بجالاتے ہیں

جامۂ احرام زاہد پر نہ جا
تھا حرم میں لیک نامحرم رہا (میر)

جامہ بمعنی کپڑا

دشمنِ دین وہ سالک ہے کہ جس نے قائم
جرعۂ مئے کے عوض جامۂ احرام دیا (قائم چاندپوری)

جاں پناہا = جان کو پناہ دینے والا، بادشاہوں
کو مخاطب کرنے کے القاب۔

جاں دادۂ ہوائے سرِ رہ گزار = شوق کوچہ گردی کا
کشتہ۔ جاں دادہ بمعنی جان دے دیا۔
ہوا بمعنی شوق، ہوس، خواہش۔ سرِ رہ گذر
سے مراد گذرگاہِ یار، رہ گذرِ معشوق، وہ راہ
جدھر سے معشوق گذرے، محبوب کی گذرگاہ میں چلنے
والی ہوا پر قربان۔

جاں سپاری = جان دینا، جاں بازی، جان قربان کرنا۔

جو سختی دیکھیا اس سوں یاری کیا
ولے اس سنگ جاں سپاری کیا (خاور نامہ)

جاں ستاں تر = زیادہ قاتل، بڑی جان لیوا۔

جاں ستاں بمعنی جان لینے والا۔

درپے تھی سرکشوں کے جو وہ تیغ جاں ستاں
گوشوں سے تھی بلند صدائے اماں اماں (انیس)

جاں فزا = جان کو بڑھانے والا، حیات بخش، روح افزا

نوید جاں فزا ہے کیا خبر قاتل کے آنے کی
بتاؤ تو سہی اے داغ ایسے شادماں کیوں ہو (اکلن داغ)

جاں گداز = جان کو پگھلانے والا، جان گھلانے والا

دل سوز، شعلہ خو، شرر انداز، جاں گداز
لشکر کش و شکست رسان و ظفر نواز (انیس)

جاں گدازی قہر و عتاب = غصہ اور غضب سے جان کو پگھلا دینا، ایسا غصہ کرنا جو جان کو پگھلا دے۔

گداختن مصدر پگھلنا، پگھلانا

جاں گدازی بمعنی جان گھلنا، جان گھلانا

گلہ نہیں ہے ہمیں اپنی جاں گدازی کا
جگر پہ زخم ہے اس کی زباں درازی کا (امیر)

قہر بمعنی طیش، غضب، غصہ، خشم، آفت

ہے قہر وہ جو دیکھے نظر بھر کے جن نے میر
برہم کیا جہان مژہ دم زدن کے بیچ (میر)

سچ ہے ہجوم شوق بھی ہے قہر اے نسیم
کیا کیا بلائیں سہتے ہیں ہر شب برائے زلف (نسیم)

عتاب بمعنی غصہ، غضب، عتاب، خفگی

سنتے ہیں اس کو چھیڑ چھیڑ کے ہم
کس مزے سے عتاب کی باتیں

تبسم اس کے لب پر ایک دن وقت عتاب آیا
اسی دن سے ہماری زندگی میں انقلاب آیا (ناطق لکھنوی)

جاں گسل = جان کو گھلانے والا، جان لیوا
گسیختن، گسلیدن بمعنی توڑنا۔

آفت تھی قہر تھی بُرش تیغ جاں گسل
کرتی تھی شکل کو وہ ہیولیٰ سے منفعل (انیس)

جان و دل ختم رُسُل = آخری رسول (محمدؐ) کے دل و جان
مراد تن من سب کچھ۔

جان و دل دے کے اب اس بُت کو دعا دیتے ہیں
ہم کو توفیق جو دیتا ہے خدا دیتے ہیں (ناطق لکھنوی)

ختم رُسل - رسولوں کی رسالت پر مہر لگانے والا، آخری رسول خاتم النبیین۔

جاہ = رتبہ، مرتبہ، عزت

تیرا جو ہوا بندۂ درگاہ بڑھا
اعزاز بڑھا مال بڑھا جاہ بڑھا (دبیر)

جائے خندہ = ہنسی کا مقام۔

جبرئیل = فرشتہ کا نام جو اللہ تعالے کی طرف سے اس کے بھیجے ہوئے پیغمبروں کو اللہ کا پیام پہونچانے پر مقرر تھے، جن کے ذریعہ سے انبیاء کرام پر وحی نازل ہوتی تھی۔ روح القدس، روح الامیں۔

فرمایا حکم خالق کون و مکاں کا ہے
ہٹ جاؤ جبرئیل یہ وقت امتحاں کا ہے (عشق)

جہاں دم ہے واں جبرئیل امیں

اُسے حشر تک تو پہنچتا نہیں (میر)

جذبۂ بے اختیارِ شوق =

جذبہ بمعنی کشش۔ بے اختیار بمعنی بے قابو۔

شوق بمعنی خواہش، محبت، آرزو یعنی جان دینے

کے شوق کی کشش سے بے قابو ہو جانا، آپے میں نہ رہنا۔

جراحت = زخم، گھاؤ۔

ناوکِ مژگاں سے دل پر وہ جراحت کھائی ہے

چشمِ سوزن کو بھی جو لے بخیہ گر ملتی نہیں (زند)

جراحتِ پیکاں = زخمِ پیکاں۔

جراحت بمعنی زخم، مجروح ہونا۔

پیکاں بمعنی تیر کا پھل، تیر کے آگے کا آہنی حصہ۔

ناوکِ مژگاں سے وہ دل پر جراحت کھائی ہے

چشمِ سوزن کو بھی جو لے بخیہ گر ملتی نہیں (زند)

دب کے سینے میں اس ڈھنگ سے پیکاں نکلا

دل سے بے ساختہ نکلا کہ وہ ارماں نکلا (داغ)

خلش افزا دلِ دشمن میں جو پیکاں ہوں گے

وہ مرے دل کے نکالے ہوئے ارماں ہوں گے (ناطق لکھنوی)

جراحتِ دل = زخمِ دل، دل کا گھاؤ۔

اتنی جراحتوں پہ جیتا ہے سوز صاحب

سینہ ہے یا کہ ترکش دل ہے کہ سنگِ خارا (سوز)

جُرعہ خوار = خوشہ چیں، گھونٹ پینے والے مراد۔

استفادہ کرنے والے۔ جُرعہ بمعنی گھونٹ۔

خونِ دل پیتے ہیں یہ خونِ جگر کھاتے ہیں

اِن کی قسمت میں بھلا جرعۂ صہبا کیسا (داغ)

جرأت آزما = جرأت کو جانچنے والا، ہمت کا امتحان

کرنے والا، بہادری اور دلیری کو پرکھنے والا۔

جرأت بمعنی ہمت، بہادری، دلیری، مردانگی،

جواں مردی، شجاعت۔

کیا کیا نہ جواں مرد ہوئے خلق میں پیدا

لیکن کوئی عباس کی جرأت کو نہ پہونچا (انیس)

جرأتِ رندانہ = رندوں کی ایسی ہمت۔

جرأت بمعنی ہمت، بہادری، دلیری۔

رندانہ بمعنی رندوں کی طرح جس طرح رند شراب کے

نشہ میں نتائج سے بے پرواہ ہو کر جرأت سے اقدام کرتا ہے

اس قسم کی جرأت کو جرأت رندانہ کہیں گے۔

جرأتِ فریاد = فریاد کرنے کی جرأت۔

جزوِ اعظم = سب سے بڑا جزو، لازم ترین اور اہم ترین

جزو، سب سے بڑا حصہ۔

دل بے تاب سے ہے پیچ و تاب لے جان گیسو میں

کہ تھا سیماب جیسے جزوِ اعظم مارِ جادو میں

جسمِ اطہر = پاک جسم۔

جگر تشنۂ آزار = دکھ اٹھانے کا پیاسا جگر، جگر جس کو

تکلیف اٹھانے کی تشنگی ہو، اذیت پسند جگر۔

جگر تشنۂ ناز = ناز و انداز کا پیاسا جگر، جگر جو ادا

کا شائق ہے۔

جگر گوشہ = جگر کا کونہ ، لختِ جگر مجازاً فرزند عزیز۔

غازی پکارا اد نجس دمرتد وجہول
لیجو نہ منھ سے نامِ جگر گوشۂ رسول (انیس)

دل وچشم ہے اس سے لبریز نور
کردہ ہے جگر گوشۂ کوہ طور (میر حسن)

جگر لخت لخت = جگر جو ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا ہے۔

جلالی = صفت خداوندا جس میں غضب کا اظہار ہو۔
مرادِ فیض وغضب۔

چینِ ابرو نے دکھایا الٹی سیفی کا اثر
یار کا نقشِ جمالی بھی جلالی ہو گیا (بحر)

جلوۂ برقِ فنا = فنا کر دینے والی بجلی کا جلوہ ، جلا کر خاک کر دینے والی بجلی کی چمک۔

جلوۂ بینش = محبوب ، عقل و دانش کو روشن کرنے والا یعنی محبوب حقیقی۔

جلوہ پرداز = جلوہ افروز ، جلوہ گر ، جلوہ دکھانے والا۔

جلوہ پرداز ہوں میں بیچوں کو
جوں ہوا کو شراب میں دیکھا (شاہ کمال)

جلوۂ تماشا = جلوہ جس کا تماشا دکھانے والا۔

جلوۂ تمثال = عکسِ رخ ، چہرے کا پرتو ، چہرے کا عکس۔

جلوۂ حسنِ غیور = غیرت مند حسن کا جلوہ۔
غیور بمعنی غیرت مند ، خود دار۔

مقتل میں کس کے حلق پہ رکھ دی تھی ہائے تیغ
خود کاٹتا تھا اپنا گلا جو غیور تھا (جلال)

جلوہ زارِ آتشِ دوزخ = دوزخ کی آگ کا جلوہ زار ، دوزخ کی آگ کا مخزن۔

جلوۂ گل = سیرِ گل ، کھلے ہوئے پھولوں کا مشاہدہ۔

جلوۂ موجِ شراب = شراب کی موج کا جلوہ۔

جلوہ نما = جلوہ افروز ، جلوہ فزا۔

خورشید سا تھا جلوہ نما خانۂ زیں پر
گھوڑا دو ڈر کا بہ تھا پہ ٹکتے پاؤں زمیں پر آہستہ

آئینۂ مہ میں یہ کہاں جلوہ نمائی
روشن ہوا دل جس کو وہ صورت نظر آئی (انیس)

ازبسکہ دل اس رشکِ پری پر جو بندھا ہوں
ہر موسوں مرے رنگ جنوں جلوہ نما ہے (ولی)

جلے پھپھولے پھوڑنا = دل کی بھڑاس نکالنا ، دل کا بخار نکالنا ، طعن طنز کی باتوں سے دل کا بخار نکالنا۔

جل گیا جب کسی سے بولے ہم
پھوڑتے ہیں جلے پھپھولے ہم (داغ)

جم = جمشید کے نام کا مخفف ، عالی شان بادشاہ۔
جمشید ایران کے عظیم الشان بادشاہوں میں سے ہے۔
جشنِ نوروز منعقد کرتا تھا ضحاک نے اس پر قابو پا کر اس کے دو ٹکڑے کر دیے۔

کس نے آ کر یہ کہ اچھا نہ سہی ذکر نبرد
کس نے آراستہ کی بزمِ طرب صورتِ جم (مرآۃ الغیب)

جمالِ دل فروز = دل کو منور کرنے والا حسن۔
جمال بمعنی حسن۔ دل فروز بمعنی دل کو فروزاں کرنے والا

دل کو روشن کرنے والا۔

جمالِ کمال = کمال کا حسن۔

جمالی = منسوب بہ جمال، باری تعالیٰ کی وہ صفت جس میں جلال نہ ہو۔

کیا رسم جمالی نے وہ عمل
شکلِ بلبل ہوئی وہ گل بکل (دہشت گلزار)

جمجاہ = شہنشاہ جمشید کا رتبہ رکھنے والا۔

شہ بات منے جام سو جم جاہ دیکھو
پکڑے رہیں سورج کو پنج پاہ دیکھو
(قلی قطب شاہ)

جمع و خرچ = آمد و خرچ، آمدنی و مصارف۔
خرچ دراصل خرج ہے۔ غالب کے نزدیک چ سے لکھنا غلط تھا نسخہ رام پور میں جمع و خرج لکھوا لیا تھا۔

فردِ حساب صرف اس بیاہ کے ہو کم
گو لا کہ جمع و خرج کا ہو دفترِ آسمان (ذوق)

جمعیتِ احباب = دوستوں کی یکجائی، مجمع احباب، دوستوں کا ایک جگہ اکٹھا ہونا۔

ہندوؤں میں ہے ملاپ اسلامیوں میں انقلاب
اُن کی جمعیت بھی دیکھ اِن کی پریشانی بھی دیکھ
(بہارستان)

جنبشِ بالِ جبریل = جبرئیل کے پروں کی حرکت۔

جنبشِ جوہر = جوہر کی حرکت، جوہر کی چمک، بے تابی، بے قراری۔

جنّت نگاہ = نگاہوں کے لیے جنت کا نظارہ، وہ چیز جو آنکھوں کو خوشگوار معلوم ہو۔

جنسِ رُسوائی = چیز، رُسوائی کا سبب بننے والی چیز۔ جنس کی جمع اجناس۔

جنونِ جولاں گدائے بے سر و پا = آوارہ بے سر و سامان فقیر۔ جنون جولاں۔ وحشی، آوارہ، دیوانوں کی طرح مارا مارا پھرنے والا۔
بے سر و پا۔ بے حقیقت، بے سر و سامان۔

جنونِ ساختہ = بناوٹی دیوانگی، مصنوعی جنون۔

جنونِ علامت = پاگل پن کی نشانی، علامتِ دیوانگی

جنونِ نارسا = عشق نارسا، عشقِ بے اثر۔
نارسا بمعنی نہ پہونچ سکنے والا، رسائی نہ رکھنے والا۔

جنون و تمکین = دیوانگی و دانشمندی۔

جواں مرگ = عالمِ شباب میں مرجانے والا، جس کو جوانی میں موت آجائے، جوانہ مرگ۔

یوں تو ہے از پئے زمانہ مرگ
نہ مرے پر کوئی جوانہ مرگ (شوق نیمی)
اُف بلا ہے غم ہجر و جواں مرگ ضیا
موت بے وقت بھی آئی تو غنیمت آئی (منیر نیچن)

جواں میر = جواں مرگ۔

جواہرِ طرفِ کلہ = ٹوپی کے گوشہ پر لگے ہوئے جواہرات۔

جوشِ بادہ = شراب کا ابال۔

جوشِ بہار = بہار کا جوش۔

جوشِ جنونِ عشق = عشق کے جنون کا جوش۔

جوشِ رشک = فراقِ رشک، رشک کی زیادتی۔

جوششِ فصلِ بہاری = فصلِ بہار کا جوش۔

جوشِ قدح = پیالے سے شراب کا ابلنا، گردشِ جام۔

جوشِ گل = پھولوں کا جوش، پھولوں کی بھرمار، پھولوں کی کثرت۔

جوشِ گل بادِ بہاری کے اثر سے اٹھا
بار صد بار ہر اک شاخِ شجر سے اٹھا (آرزو)

یہ جوشِ گل یہ موسمِ باراں یہ رنگِ مے
واعظ کی بات کون سنے اس بہار میں (سنگ و خشت)

جوہر = فلسفہ کی اصطلاح کرتا ہے ذاتِ ممدوح کے جوہر سے۔

ترا جوہر ہے نوری پاک ہے تو
فروغِ دیدۂ افلاک ہے تو (بالِ جبریل)

جوہرِ اندیشہ = سوچنے کا جوہر۔

جوہرِ آئینہ = فولادی آئینے پر قلعی کرتے وقت پڑی ہوئی لکیریں۔ آئینے کی لہریں جو چمک کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

مرا دل پاک ہے از بس ولی زنگِ کدورت سے
ہوا جیوں جوہرِ آئینہ مخفی پیچ و تاب اس کا (ولی)

جوہرِ آئینۂ زانو = زانو کے آئینے کے جوہر، زانو پر رکھے ہوئے آئینے کے جوہر۔

جوہر = فولادی آئینے میں صیقل کرنے سے جو نیلگوں دھاریاں پڑ جاتی ہیں ان کو جوہر کہتے ہیں اور شعرا ان دھاریوں کو غبار سے تشبیہ دیتے ہیں۔ یہ جوہر فولادی تلوار میں بھی پائے جاتے ہیں۔

کس خوشی سے دوڑ کر عاشق کٹاتے ہیں گلے
نقشِ حُب اے ترک جوہر ہے تری شمشیر کا (آتش)

دل کے آئینہ کو گر کر دے گداز
یار اپنی گرمیٔ رخسار سے
جوہر اس سے یوں اٹھا لیں جس طرح
حرفِ قرطاس غلط بردار سے (ذوق)

جوہرِ آئینۂ سنگ = پتھر کے آئینے کا جوہر۔

جوہرِ بیداد = ظلم و ستم کے جوہر۔

جوہرِ تیغِ آبدار = دھاردار تلوار کے جوہر، جوہر تلوار کے ان قدرتی نقوش کو کہتے ہیں جس سے تلوار کی خوبی ظاہر ہوتی ہے۔

قتلِ عشاق سے اب نفرت ہے
تیغِ ابرو سے یہ جوہر ہی گیا (گویا)

جوہرِ تیغِ کہسار = کہسار کی تلوار کا جوہر، فارسی میں تیغِ کوہ پہاڑ کی چوٹی کے معنی میں آتا ہے۔ غالب نے بجائے کوہ کے کہسار کی ترکیب استعمال کی ہے۔ جوہر کا لفظ تیغ کی رعایت سے آیا ہے جو تلوار میں ہوتا ہے۔ تیغِ کوہ بمعنی بلندیٔ کوہ۔

چوں آہوئے چیں شد ز کشتن ستوہ
شکم بر دو بنیاد بر تیغِ کوہ (فردوسی)

ہستند اگر خراشِ دلِ سنگِ خارا شد
آخر بہ تیغِ کوہ سرِ کوہکن جدا (ادیب)

جوہرِ دستِ دعا آئینہ = دستِ دعا کے آئینے کا جوہر۔

جویائے زخمِ کاری = کاری زخم کھانے کی تلاش میں کارگر زخم کی جستجو کرنے والا۔

جوئے خوں = خون کی نہر، لہو کا دریا۔
جوئے یعنی جو بمعنی نہر۔

بندگی میں گھٹ کے رہ جاتی ہے اک جُوئے کم آب
اور آزادی میں بحرِ بے کراں ہے زندگی
(بانگِ درا)

جوئے شیر = دودھ کی نہر، جو بمعنی نہر۔
شیر بمعنی دودھ۔
اشارہ ہے فرہاد کی سخت محنت اور کوشش کی طرف جس نے شیریں کو حاصل کرنے کے لیے پہاڑ کھود کر دودھ کی نہر نکالی تھی۔ فرہاد کو اسی لیے کوہ کن کے لقب سے پکارتے ہیں جس کے معنی ہیں پہاڑ کھودنے والا۔ اردو میں جوئے شیر لانے کا محاورہ سخت مشکل کام کو محنت اور لگن کے ساتھ پورا کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

کوہ کن میں ہوں تو بے شیریں وہ ترک
کم نہیں تلوار جوئے شیر سے
(ریاض)

زندگانی کی حقیقت کوہ کن کے دل سے پوچھ
جوئے شیر و تیشہ و سنگِ گراں ہے زندگی
(بانگِ درا)

جہانِ خراب = عالمِ خراب، ویران دنیا۔
خراب ضد ہے آباد کی مراد دنیا۔

حیراں ہیں جل کے اہلِ عدم سے کہیں گے کیا
جی بھر کے سیر کی نہ جہانِ خراب کی

جہاں دارِ کرم شیوہ = شہنشاہ، مہربانی کرنا جس کی عادت میں داخل ہے۔ (مرآۃ الغیب)
جہاں دار بمعنی دنیا کا مالک یا حاکم۔

کہا اس محبت کے بیمار سے
وہ ملکِ جنوں کے جہاں دار سے

جیبِ خیال = خیال کی جیب۔

چ

چارہ جوئی = علاج کرنا، علاج کی تدبیر، مداوا کرنا، تدبیر نکالنا۔

تھکے چارہ جوئی سے اب کیا کریں
کہو تم سو دل کا مداوا کریں (امیر)

چارہ سازیِ وحشت = وحشت کا مداوا، دیوانگی کا علاج۔ چارہ سازی بمعنی علاج، معالجہ، تدبیر

یہ وقت کون سا آیا ہے لے خدا مجھ پر
کہ چارہ ساز لرزتے ہیں چارہ سازی سے
(عزیز لکھنوی)

چارۂ غمِ الفت = آزارِ الفت کا مداوا، بیماریِ عشق کا علاج۔

چراغاں = بہت سے چراغوں کی روشنی۔ چراغاں کرنا بمعنی دیئے جلانا، روشنی کرنا، خوشی کرنا

کچھ نہ کچھ گورِ غریباں پر بھی ساماں ہو گیا
چار تارے چرخ سے ٹوٹے چراغاں ہو گیا
(عشق)

چراغانِ سرِ رہ گذرِ باد = وہ چراغ جو ہوا کے راستہ پر رکھے ہوں ، ہوا کے جھونکے سے جلد بجھ جانیوالے چراغ۔

چراغانِ شبستانِ دلِ پروانہ = پروانے کے دل کے شبستان کی روشنی۔

چراغاں بمعنی روشنی ، بہت سے چراغوں کا جلنا۔

شبستاں بمعنی خواب گاہ ، رات گذارنے کی جگہ۔

چراغاں کرنا = چراغوں کی روشنی کرنا ، بکثرت چراغ جلاکر جشن منانا۔

کچھ نہ کچھ گورِ غریباں پر بھی ساماں ہوگیا
چار تارے چرخ سے ٹوٹے چراغاں ہوگیا (تعشق)

چراغِ خانۂ درویش = فقیر کے گھر کا چراغ۔

چراغِ رہ گذارِ باد = ہوا کے راستہ پر جلتا ہوا چراغ ، جلد بجھ جانے والا چراغ ، ہوا کے تھپیڑے سے خاموش ہو جانے والا چراغ۔

چراغِ مردہ = بجھا ہوا چراغ۔

عدو جو لاش پہ آئے نہ رنج ہو بس برگ
چراغِ مردہ کرے آپ سے کہاں فریاد (آذر)

چرانا نگاہ = نظر بچانا ، آنکھ بچانا ، ٹالنا۔

چرخِ بریں = آسمان ، نواں آسمان۔

چرخِ کج باز = فلک کج رفتار ، ٹیڑھی چال چلنے والا آسمان۔

چرخِ کہن = پرانا آسمان ، چونکہ دنیا جب سے بنی ہے آسمان کا وجود ہے اس لیے اس کو چرخ کہن اور پیر فلک کہا جاتا ہے۔

ظلم کی فریاد کیوں کرتے اگر ہم جانتے
آپ کی تائید پر چرخ کہن ہو جائیگا (جلیل)

چرخِ مکوکب = ستاروں والا آسمان۔

مکوکب اس کپڑے کو کہتے ہیں جس پر چاند ستارے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔

چرخِ نیلی فام = نیلے رنگ کا آسمان۔

چرخ بمعنی آسمان ، پھرنے والا ، چکر لگانے والا۔

سے پھولا شفق سے چرخ پہ جب لالہ زارِ صبح (انیس)

پرانے زمانے میں خیال کیا جاتا تھا ، آسمان زمین کے گرد چکر لگاتے ہیں اسی لیے آسمان کو چرخ بمعنی چکر لگانے والا کہتے تھے۔

ہر گھڑی گردش میں ہیں سات آسماں
ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں کیا (غالب)

چشمِ بینا = دیدۂ بینا ، دیکھنے والی آنکھ۔

چشمِ تنگ = تنگ نظر رکھنے والی آنکھ مراد آنکھ جو وسیع النظر نہ ہو۔

چشمِ خریدار = خریدار کی آنکھ۔

چشمِ خوں فشاں = خون بہانے والی آنکھ۔

چشمِ دلّال = دلّالی کرنے والی آنکھ۔

دلّال بمعنی سودا کرنے والا ، خریدار اور بیچنے والے کے درمیان واسطہ۔

ہیں کہیں یار کہیں اور مری آنکھیں ہیں کہیں
ہے بڑا بایع و دلّال و خریدار میں فرق (امیر)

چشم روزن = جھروکے کی آنکھ۔
روزن بمعنی جھروکہ، سوراخ، روشن دان۔

ضد سے اپنے روزنِ دیوار کر دیا ہے بند
اُن سے اشبہ جو ہمارے دیدۂ بیدار ہیں (ناسخ)

زخم بھی تو مرہمِ زخمِ کہن ہے چارہ گر
بند تیر یار سے سینے کا روزن ہو گیا (مومن)

چشم سوزن = سوئی کی آنکھ مراد سوئی کا ناکہ۔

چشم فسوں گر = جادوگر آنکھ، چشم فسوں ساز۔
فسوں گر (افسوں گر) بمعنی جادوگر۔

سامری کی نہ چلی نرگس جادو کے حضور
ہر فسوں گر کا تِرے سحر نے افسوں باندھا (امیر)

چشم محروم جمال = آنکھ دیدارِ حسن سے محروم، آنکھیں جمال دوست کے دیدار سے محروم۔

چشم مست ناز = ناز و انداز کے نشے میں سرشار آنکھیں۔

چشم نرگس = نرگس کی ایسی آنکھ،
نرگس ایک پھول ہوتا ہے جو شکل میں آنکھ کے مشابہ ہوتا ہے۔ شعراء آنکھ کو نرگس سے تشبیہ دیتے ہیں اس لفظ کا معرب نرجس ہے۔

چشم نقش قدم = نقش پا کی آنکھ۔

چشم نمائی = تنبیہ، جھڑکی، آنکھیں دکھانا۔

جب میں شروع قصہ کیا آنکھیں کھول دیں
یعنی سحی مجھ کو چشم نمائی تمام شب (رشیو)

چشم وا گردیدہ = کھلی ہوئی آنکھ۔

چشم و چراغ صحرا = دشت کا چشم و چراغ، دشت کے لیے روشنی کا سبب۔
چشم و چراغ بمعنی فرزند، آنکھوں کی روشنی کا سبب۔

ایک فرزند یہ رکھے تھا الاغ
سارے گھر کا تھا اُسکے چشم و چراغ (سودا)

چشم ہائے کشادہ = کھلی ہوئی آنکھیں، آنک میں ہونا تکنا

چشمۂ حیواں = چشمۂ آب حیات۔

چل نکلنا = حد سے گذر جانا، بے تکلف ہو جانا، اترا جانا، آگے بڑھ جانا، سبقت لے جانا۔

دل سے کہہ دو کہ آہ سرد کے ساتھ
ٹھنڈے ٹھنڈے چلے تو چل نکلے (آتش)

گر کہوں بیٹھوں تو فرماتے ہیں ہنس بیٹھے رہو
ساتھ چل نکلوں تو کہتے ہیں کہ چل نکلے ہو آپ (نکہت)

کٹ گئے لاکھوں گلے اس تیزیِ رفتار سے
اب تو چل نکلے زیادہ اپنے ہی خنجر سے آپ (داغ)

چنگ و رباب = چنگ ایک قسم کا باجا جو ستار کی مانند ہوتا ہے۔ رباب بھی ایک قسم کا باجہ جو شکل سارنگی کے ہوتا ہے۔

خوشی سے پلا مجھ کو ساقی شراب
کوئی دن میں بجتا ہے چنگ و رباب (امیر مینائی)

چودہ منازلِ فلکی = فلک کی چودہ منزلیں یعنی چودھویں کا چاند بننے کے مراحل، ماہ کامل بننے کی منزلیں۔

چور بننا = ملزم ٹھہرنا، بدنام ہونا، ہدف ملامت ہونا

میرا چرچا ہوا نہ کس کس میں
میں بنا چور ان کی مجلس میں (داغ)

چہرہ آرائے تاج و مسند و تخت = تاج و تخت و مسند کی زینت و آرائش۔

چھ ماہی = کسی کے مرنے کے چھ ماہ بعد جو فاتحہ ہوتا ہے اُس کو عُرف عام میں چھ ماہی کہتے ہیں۔

چینِ جبیں = ماتھے کی شکن، تیوری۔ چیں بمعنی شکن۔

زبس سوتی اٹھی تھی وہ نازنین
پڑی تھی عجب ڈھب سے چینِ جبیں (میر حسن)

چادر نہ گری سر سے نہ چین آئی جبیں پہ
وہ شکر کے سجدے کیے جھک جھک کے زمیں پر (انیس)

ح

حالِ شہیدانِ گذشتہ = گذرے ہوئے شہیدوں کے حالات۔

حبابِ موجۂ رفتار = چال کی لہر کا بلبلہ۔

حباب بمعنی بلبلہ۔ موجہ بمعنی موج لہر۔
رفتار بمعنی چال۔ رفتار کو موج سے تشبیہ دی گئی ہے۔

حبذا = کلمۂ تحسین و آفریں۔

پڑھ کوئی وہ غزل کہ اعدا بھی
حبذا حبذا کہیں سن کر (مومن)

حجابِ پاس وضع = وضعداری کے لحاظ کی شرم۔

حجر الاسود دیوارِ حرم = کعبہ شریف کی دیوار میں لگا ہوا سیاہ پتھر۔ حجر بمعنی پتھر۔

اسود بمعنی سیاہ۔ اسود وہ پتھر ہے جس کو بوسہ دیکر کعبہ کے زائرین طواف شروع کرتے ہیں۔

حدِ وسع = حدِ امکان، طاقت کی حد۔

حدیثِ زلفِ عنبر بار = گیسوے عنبر ریز کی گفتگو، خوشبودار زلفوں کی بات۔

حذر = خوف، ڈر، پرہیز، بچاؤ۔

ظلم کس کس غریب پر نہ کیا
تم نے اس کام سے حذر نہ کیا (داغ)

حرزِ بازوے شگرفانِ خود آرا = خودنگر معشوقوں کے بازو کا تعویذ۔

حرز بمعنی پناہ کی جگہ، تعویذ۔

سبطین مصطفٰے کو سمجھتے ہیں جو نشین
شیعوں میں ہے یہ حرز صغیر و کبیر کا (انیس)

شگرف بمعنی زیبا، عمدہ، نیک، حسین۔
خود آرا بمعنی خود کو سنوارنے والا، خودنگر۔

حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہار تمنا کر دیا (حسرت موہانی)

حرفِ مکرر = دوبارہ لکھا ہوا حرف، غلطی سے جو حرف دوبارہ لکھ دیا گیا ہو۔ اگلے زمانے میں لکڑی کی تختی پر جس کو لوح بھی کہتے تھے کھریا مٹی سے کلک کے قلم سے لکھنے کی مشق کرتے تھے۔ اور اگر کوئی حرف بھولے سے دوبارہ

لکھ جاتا تھا تو اس کو ہاتھ سے مٹا دیتے تھے اس دوبارہ
لکھے ہوئے حرف کو مکرر کہتے تھے۔

مکرر بمعنی دوبارہ ، باردگر ، پھر۔

سب فوج کے سقوں پہ جھپٹتے ہیں مکرر
ہاتھ ان کے اڑا دیتے ہیں شانوں سے برابر (تعشق)

حریفِ لذتِ آزار = تکلیف اٹھانے کی لذت کا آرزومند،
لذتِ آزار کا بہت زیادہ خواہش مند۔

حریفِ جوششِ دریا = طغیانی کا مدمقابل۔

حریفِ دمِ افعی = سانپ کی پھنکار کا مقابل ، سانپ
کے زہریلے پن کا توڑ۔

حریف بمعنی مقابل ، بدخواہ ، مدمقابل۔

حملے سے حریفوں کے مودب نہ ڈرو
کوڑھتی ہے جب شمع کا سر کٹتا ہے (مودب)

حریفِ دمِ عیسیٰ = دمِ عیسیٰ سے مراد قم باذن اللہ کہہ کر
حضرت عیسیٰؑ مردوں کو زندہ کر دیتے تھے۔

حریف بمعنی مدمقابل۔

حریفِ رازِ محبت = محبت کا رازدار۔

حریف بمعنی ہم پیشہ۔

حریفِ مطلبِ مشکل = مشکل مطلب کا حریف ، مشکل مقصد
حاصل کرنے کا ہم نوا۔ حریف بمعنی ہم پیشہ ، ہم کار ، دوست ،
وہ شخص جو باہم مقابل ہو۔

حریفاں بادہ ہا خوردند و رفتند
تہی میخانہ ہا کردند و رفتند

کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد افگنِ عشق
ہے مکرر لبِ ساقی پہ صلا میرے بعد (غالب)

حریفِ مئے مرد افگنِ عشق = مئے نوشی عشق میں
مقابلہ کے لیے آمادہ ہونے والا۔

حریف بمعنی ہم پیشہ ، ہم کار ، مقابل۔

مرد افگن بمعنی مرد کو پچھاڑ دینے والا ، مرد کو گرا دینے والا
افگندن مصدر ڈالنا ، پھینکنا۔

حسبِ گردشِ پیمانۂ صفات = پیمانہ صفات کی گردش
کے بموجب ، جام صفاتِ الٰہی کی گردش کے لحاظ سے۔

حسرتِ اظہار = ظاہر کرنے کی آرزو ، تمنائے اظہار۔

حسرت بمعنی افسوس ، تاسف ، شوق ، تمنا۔

پھول تو دو دن بہار جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے (ذوق)

بے شک اس دہر سے کہ ہے مجھکو
حسرتِ عمرِ ابد ہے مجھے۔ (مرزا رسوا)

ہوا سے زلف کو جنبش ہوئی ہمیں حسرت
کہ ایک نالہ تو ہم بھی کبھی رسا کرتے
(ناطق لکھنوی)

حسرت پرستِ بالیں = تکیہ پر سر رکھنے کی حسرت میں
مبتلا ، بالیں پر سر رکھ کر سونے کی حسرت۔

بالیں بمعنی تکیہ ، سرہانا۔

آئی بالیں پر جو مجھ بیمار کے
خوب روئی موت ڈھاڑیں مار کے (امیر)

حسرت پروانہ = ناکامیٔ پروانہ ، نامرادیٔ پروانہ۔

حسرت تعمیر = گھر تعمیر کرنے کی حسرت۔

ہوا ہوں عشق کی غارت گری سے شرمندہ

سوائے حسرت تعمیر گھر میں خاک نہیں (غالب)

حسرت حاصل = خرمن کی آرزو، پیداوار حاصل کرنے کی آرزو۔

حسرت سنج ہوں = حسرت زدہ ، حسرت رکھنے والا ، آرزو مند۔

حسرت ناز = ناز اٹھانے کی حسرت۔

حُسن تلافی = خوبصورتی کے ساتھ بدل کرنا۔

تلافی بمعنی کمی کا پورا کرنا ، تدارک کرنا ، بدلہ کرنا۔

تغافل سے جو باز آیا جفا کی

تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی (مومن)

حسن تماشا دوست = نمود و نمائش پسند کرنے والا دوست۔

حُسنِ خود آرا = خود کو آراستہ کرنے والا حسن ، خود کو

سنوارنے والا حسن۔

حسن بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا

کیا کیا میں نے کہ اظہار تمنا کر دیا (حسرت)

حُسنِ طلب = کسی چیز کو اشارے اور کنایہ سے طلب

کرنا ، کسی چیز کی اس نیت سے تعریف کرنا کہ وہ اس

کو دے دی جائے۔

حُسنِ ظن = نیک گمان ، اچھا خیال ، خوش خیالی۔

بھلا حالی اور الفت سے ہو خالی

یہ سب تم صاحبوں کا حسن ظن ہے (حالی)

حُسنِ عمل = نیک کام کرنا۔

حُسنِ فروغ شمع = شاعری میں شمع کی روشنی کا حسن ،

کلام میں شمع کی طرح سوز و گداز کی صفت۔

حُسن مہ = چاند کی خوبصورتی ، چاند کا حسن۔

حظِ وصل = لطف وصل ، وصل کا مزا۔

حظ بمعنی لطف ، ذائقہ ، مزا ، انبساط۔

حظ اٹھاؤ ابھی جوانی کے

کچھ مزے دیکھو زندگانی کے (مومن)

حفظ نظر = چشم بد دور ، خدا نظر بد سے بچائے۔

دیکھ کر بولی وہ گل رعنا

حفظ نظر اپنی ایڑی دیکھ ذرا (قلق)

حق ناشناس = حق نہ پہچاننے والا ، غیر منصف۔

حق ودیعتِ ناز = امانت ناز کا حق مراد خنجر ناز کا

حق ، خنجر ناز جو زخم جگر میں بطور امانت رکھا ہوا ہو۔

حقیقت جاں کاہیٔ مرض = بیماری جاں کاہی کی

اصلیت ، مرض کی حقیقت جاں کاہی۔

جاں کاہی بمعنی روح کو گھلانا ، جان کو تحلیل کرنا۔

حکایات خوں چکاں = خونی کہانیاں ، حکایات

جمع حکایت کی بمعنی کہانی ، قصہ۔

خوں چکاں بمعنی لہو میں لتھڑا ، خون میں تر۔

نہ پوچھو وحشیوں سے کیوں کھلا ہے فصد پہ فصد

یہ خوں چکاں ہے حکایت زبان نشتر پر (ذوق)

حکایات صبر گریز پا = جلد چلے جانے والی خبر کی کہانی۔

حکم ناطق = قطعی حکم۔

برائے انطفائے آتش و رنج

دیا یہ حکم ناطق بے شش و پنج (مرزا تقی خاں ہوس)

حلقہ بگوش = غلام جس کے کانوں میں غلامی کے حلقے پڑے ہوں، مطیع، فرمانبردار۔

طاعت میں ایک عمر سے خانہ بدوش ہوں
تم سے کماکشوں کی میں حلقہ بگوش ہوں
(عشق)

دستور تھا کہ غلام کے کانوں میں سوراخ کروا کر ان کے کانوں میں سونے یا چاندی کے بالے بطور شناخت ڈالے جاتے تھے۔

بندۂ حلقہ بگوش ار نہ نوازی برود
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش
(سعدی شیرازی)

حلقۂ بیرونِ در = دروازے کے باہر کی زنجیر کی کڑی، دروازے کے باہر کا حلقہ، محراب در۔

حلقۂ صد کام نہنگ = سینکڑوں مگرمچھوں کے منہ کا حلقہ۔

حلقۂ گرداب = بھنور کا حلقہ، بھنور کا دائرہ۔

حلقہائے زلف = زلف کے حلقے۔

حمّام = غسلخانہ، گرم پانی سے نہانے کا غسلخانہ حمّام کہلاتا ہے۔ حم بمعنی گرم پانی، پانی گرم کرنا۔

بیگم یہ ٹھنڈی سانسیں بھریں کس کے واسطے
خس خانے سے سوا جو یہ حمّام ہو گیا
(جان صاحب)

حمایتِ عہد = حامی زمانہ۔

حمزہ = حضرت حمزہ رسول اکرمؐ کے چچا کا اسم گرامی۔ داستان امیر حمزہ نامی کتاب مشہور ہے جس میں خلافِ حقیقت واقعات بیان کیے گئے ہیں۔

حنائے پائے خزاں = خزاں کے پاؤں کی مہندی۔ چونکہ بہار کے آنے پر رنگین پھول کثرت سے کھل جاتے ہیں اس رعایت سے بہار کو خزاں کے پاؤں کی مہندی کہا ہے۔

حوت = بڑی مچھلی۔ آسمان کا بارہواں برج۔

تھے بحرِ خوں میں غرق جسد سب مثالِ حوت
تھا خون ذوالفقارِ علیؑ دل کا قوت

ذنب تھا سنبلہ میں حوت میں راس
اسی سے ہو بخیر انجام کی آس
(الف لیلیٰ) (مرزا تقی خاں ہوس)

حورانِ خلد = بہشت کی حوریں۔ حور بمعنی جنت کی حسین و جمیل عورتیں جن کی آنکھوں کی پتلیاں اور بال بہت سیاہ اور گھنے ہوں گے اور جو جنتیوں کے ساتھ بیاہ دی جائیں گی۔

حور پر آنکھ نہ ڈالے کبھی شیدا تیرا
تو ہے یکتا کوئی ثانی نہیں حقا تیرا (درد)

حوصلۂ فضل = فضل و کرم کا حوصلہ، حیرت آبادِ تمنا۔

حیرتِ نقشِ پا = پاؤں کے نشان کا تحیر، حیرانی نقش قدم کی۔

حیف = افسوس، ظلم، ستم۔

کھیل لڑکوں کا سمجھتے تھے محبت کے تئیں
ہے بڑا حیف ہمیں اپنی ہی نادانی کا (میر)

خ

خاتمِ جمشید = جمشید کی انگوٹھی، خاتم معنی انگوٹھی، مہر۔

جمشید۔ قدیم ایران کے ایک مشہور بادشاہ کا نام۔

شیخ سعدی شیرازی نے گلستاں کے باب ہشتم میں بیان کیا ہے۔

سب سے پہلے جمشید نے اپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنی غالباً اس

سے مراد جمشید اعظم حضرت سلیمان علیہ السلام ہے۔

خاتمِ دستِ سلیماں = سلیمان کے ہاتھ کی انگوٹھی۔

خاتم سلیماں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی جس پر

اسم اعظم کھدا ہوا تھا اور اسکے اثر سے تمام مخلوقات آپ کی مطیع

کر دی گئی تھی۔

گرچہ شیریں دہناں پادشہانند ولے

او سلیمان زماں است کہ خاتم با اوست (حافظ شیرازی)

خاتم دستِ سلیماں میرے ہاتھ آئی ہے آج

پوچھی ہے تنے کو وہ غیرتِ بلقیس دہن (رشک)

خارِ بیاباں = بیاباں کا کانٹا۔

خارِ صحرا۔ جنگل کا کانٹا۔

خارجِ آدابِ وتمکین = وقار و تمکیں کے آداب سے بالکل خارج

ہو جانا۔ بے ادبی کا مرتکب ہونا۔

خار کسوتِ فانوس = فانوس کے لباس کا کانٹا۔

فانوس بمعنی گلوب، شیشے کا ڈھکن جس کے اندر شمع جلایا جاتا ہے

تاکہ ہوا سے بجھ نہ جائے، چمڑے کی شکل کا باریک کپڑے سے منڈھا

ہوا چراغدان، برقی قندیل۔

کسوت بمعنی لباس، پوشاک۔

انوار نے وہ کسوتِ نقش و نگار دی

سلمے کی آسماں نے ردائی اتار دی (جوش ملیح آبادی)

خارخارِ الم حسرتِ دیدار = شوقِ دیدار کے غم کی خلش،

آرزوئے دید کے غم کے کانٹے۔

خاطرجمع = مطمئن، تسکین، اطمینان۔

باغباں اپنے گل و میوہ سے رکھ خاطرجمع

میں تو مشتاق چمن ہوں چمن آرائی کا (ناسخ)

خاقان = بادشاہ، چین کے بادشاہ کا لقب مراد بادشاہ،

سلطان۔

اٹھا خاقانِ چین بہرِ عبادت

رہا مصروفِ طاعت حسبِ عادت (مرزا تقی خاں ہوس)

خاک = مٹی، راکھ، گرد، دھول، غبار۔

گل ہے کہ خاک رنگ نہیں جس میں بو نہیں

دل ہے کہ سنگ جس میں کوئی آرزو نہیں (مشتاق)

خاک سے کیوں اجتناب ایسا

ایک دن غیر خاک خاک نہیں (ناسخ)

خاک انداز = جس میں کوڑا کرکٹ ڈالا جائے۔

انداختن مصدر۔ ڈالنا، پھینکنا، وہ برتن جس میں خاک

ڈال جائے جس کو انگریزی میں (Dust Bin)

کہتے ہیں، وہ ظرف جس سے چولہے کی راکھ نکالی جائے، قلعہ

کی دیوار کا سوراخ جس سے کوڑا کرکٹ پھینکا جائے۔

خاک بہ فرقِ تمکین = خودداری کے سر پر خاک مراد ذلت و

خواری۔

خاک بہ فرق بمعنی خاک بہ سر مراد محتاج۔

آوارہ، آفت زدہ، ماتم زدہ۔

درمزارے کہ منم خفتہ چو ماتم زدگاں

غم و اندوہ فشانند بسر خاک آنجا

ہمہ سو خاک سیہ بر تہند

ازاں بہ کجا خاک بر سر شہند (فردوسی)

خاکِ دشتِ مجنوں = مجنوں کے صحرا کی خاک جس صحرا میں مجنوں دشت نوردی کرتا تھا اس کی خاک۔

خاک صحرائے نجف = صحرائے نجف کی خاک نجف عراق کا ایک شہر جہاں حضرت علی مدفون ہیں۔

خال = تل سیاہ تل جو جسم پر پڑتا ہے۔

خال سیہ بنا ہے رخسار پردہ ماہ

کیا ان دنوں زحل کا ستارہ بلند ہے (آتش)

خال کنجِ دہن = دہن کے کنارے کا تل۔

خال بمعنی تل، کنج بمعنی کنارہ، دہن بمعنی منھ۔

خال مشکیں رخِ دل کشِ لیلا = لیلا کے خوبصورت اور دلکش چہرہ کا مشک کی طرح سیاہ تل۔

خالی ز ادا = ادا سے خالی۔

خامہ = قلم۔

ضبط کروں میں کب تک آہ

چل بے خامہ بسم اللہ

خامہ خونچکاں = خون ٹپکتا ہوا قلم۔

چکیدن مصدر ٹپکنا۔ قلم جس سے بجائے روشنائی کے خون ٹپکے۔

نہ پوچھو وحشیوں سے کیوں کھلی ہے فصدِ فصد

یہ خونچکاں ہے حکایت زبانِ نشتر پر دوزخی

خامۂ مانی = مانی کا قلم

مانی ایک مشہور مصور کا نام ہے جو بابل میں پیدا ہوا تھا اس نے روم اور چین کے مصوروں سے نقاشی سیکھی تھی۔ اور شاہ پور بادشاہ کے زمانے میں ایران آگیا تھا اس نے زردشت اور مسیحیت کی آمیزش سے ایک نیا دین بھی ایجاد کیا تھا۔

خامۂ ہذیاں تحریر = فضول باتیں لکھنے والا قلم۔

خامۂ مژگاں = پلکوں کا قلم، پلکوں کا برش۔

خانہ آرائی = مکان کو آراستہ کرنا۔

آراستن (آرائیدن) مصدر سنوارنا، سجانا، سنورنا، سجنا۔

خانۂ آئینہ = آئینہ میں، آئینہ کے اندر، آئینہ کے گھر میں۔

خانہ زاد = غلام کسی کے گھر میں پیدا ہونے والا غلام زادہ مراد قدیم۔

خانہ زادانِ دل حریف ہوئے

درد و غم کی سپاہ نے مارا (رشک)

خانۂ زادِ زلف = زلف کے حلقوں میں پلے بڑھے ہیں۔

خانہ زاد بمعنی گھر میں پیدا ہوا۔ غلام۔ بندہ۔

خانماں خراب، جس کا گھر اجڑ گیا ہو خانہ خراب، تباہ حال برباد۔

اے خانماں خراب ہے تیرا بھی گھر کہیں (نور اللغات)

خانہ ویراں سازیِ حیرت = حیرت کا گھر اجاڑنا۔

حیرت کا خانہ ویراں کر دینا۔

خانۂ مجنونِ صحرا گرد = بیابان میں پھرنے والے مجنوں کا مکان مجنوں کا مسکن مراد صحرا۔

خانۂ مکتب = لکھنے کی جگہ ، وہ جگہ جہاں لکھنے پڑھنے کا کام
کیا جائے۔

خانہ ویرانی = گھر کا ویران ہونا ، گھر کی بربادی ، گھر کی تباہی ،
گھر کا اجڑنا ، خانہ خرابی ، خانہ بربادی۔

خجالت = شرمندگی ، انفعال ، خجل ہونا ، حیا ، ندامت۔

کوئی قطرہ عرق کا گر ترے رخسار پر دیکھا
چمن میں کیا خجالت موتیے کا پھول کھینچے گا (ظفر)

زراستی نہ بود شاخہائے بے بررا
خجالتے کہ من از قامتِ دوتا دارم (صائب)

خجستہ = مبارک ، میمون۔

خجلت تقصیر = قصور کرنے میں پس و پیش کرنا ، قصور کرنے
سے شرمانا ، گناہ کرنے سے پرہیز کرنا۔
خجلت بمعنی خجالت ، شرمندگی۔

یہ جلد بڑھ گئی وہ جھجھک کے سمٹ گئی
دیکھا جو غرقِ خوں اسے خجلت سے کٹ گئی (ذوقؔ)

خداساز بات = خداداد بات ، من جانب اللہ ، اللہ کی دین۔
خداساز بمعنی خدا کا بنایا ہوا۔

ایک قرآن ہے اور دوسرا اعجاز ہوں میں
وہ خدا کا ہے کلام اور خداساز ہوں میں (رشید لکھنوی)

خداوندِ بندہ پرور = بندوں کی پرورش کرنے والا بادشاہ۔

خداوند نعمت = نعمتوں کا مالک۔
ولی نعمت ۔ نعمت عطا کرنے والے خداوند بمعنی صاحب ،
مالک ، آقا۔

خرابات = شراب خانہ ، میکدہ ، قمارخانہ ، جہاں جوے اور
شراب کا شغل ہوتا ہو۔

نکلیں گے خانقاہ سے جس وقت پھر دی
ہم ہوں گے رند ہوں گے خرابات ہو گی (ظفر)

خراب بادۂ الفت = صہبائے محبت کا متوالا۔
خراب بمعنی برباد ، ویران ، مست ، مدہوش ، ضائع
اکارت ، آوارہ ، پریشان۔

؎ جو اٹھا مست اٹھا خراب اٹھا (حسرت موہانی)

تیری آنکھیں نہ پھریں ہم سے جو اے رشکِ قمر
نہ پھرتے ہمیں یوں گردشِ ایام خراب (داسیر)

خرقہ = گدڑی ، پیوند لگا ہوا لباس ، فقرا کا لباس ،
درویشوں کا لباس۔

شیخ جو ہے مسجد میں ننگا رات کو تھا میخانے میں
جبّہ ، خرقہ ، کرتہ ، ٹوپی مستی میں انعام کیا (میر تقی میر)

خریدار ذوق خواری = ذوقِ رسوائی کا گاہک۔
ذوقِ رسوائی بمعنی بدنامی کا شوق۔

خریدار متاع جلوہ = حسن و جمال کا خواہش مند ، جلوے
کے اظہار کا خواستگار۔

خس بدنداں = دانتوں میں تنکا دبانا فارسی محاورہ ہے
خس بدہن گرفتن بمعنی نہایت عجز ظاہر کرنا ، صاحب فرہنگ
آنند راج نے لکھا ہے کہ محمد قلی سلیم نے خس بدنداں گرفتن
اسی معنی میں استعمال کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ہندی
محاورہ ہے۔

خسّت = بخل، کنجوسی، بخیلی۔

خستگی = تھکن، تکان، کسل مندی۔

ہے خستگی سفر کی نہ کچھ کام کیجیے

خستہ بمعنی شکست خراب، بدحال، پریشان حال۔

خستہ تھے اٹھا کے جو تعب سو گئے شبیر
پائین لحد آخر شب سو گئے شبیر (عشق)

کیا کروں شرح خستہ جانی کی
میں نے مر مر کے زندگانی کی (میر)

خستہ تن = تھکا ہوا جسم و بیمار بدن خستہ بمعنی تھکا ماندہ بیمار۔

خستہ نوازی = غریب نوازی، بندہ نوازی، خستہ حال کی خبرگیری۔

خسِ جوہر = مراد خس جوہر آئینہ، جوہر آئینہ فولادی آئینہ میں ایک لمبا سا سبزی مائل خط ہوتا ہے جو آئینہ کا جوہر کہلاتا ہے خس بمعنی گھاس (سبزہ کی رعایت سے جوہر کہلاتا ہے)

خس خانہ = ٹھنڈک پہونچانے کے لیے خس کی خوشبودار گھاس کے پردوں یا ٹٹیوں سے گھرا ہوا مکان۔

خسرو = خسرو پرویز پسر ہرمز شاہ ایران شیریں کا عاشق جس کی داستان خسرو شیریں نظامی گنجوی نے نظم کی ہے۔ مراد بادشاہ۔

خسروِ آفاق = بادشاہ ملک۔

خسروِ انجم = ستاروں کا بادشاہ مراد آفتاب۔

خسروانہ شکوہ = شاہانہ دبدبہ، شاہانہ شان و شوکت۔

خسروِ روز = دن کا بادشاہ۔

خسروِ شیریں سخن = شیریں کلام بادشاہ، شاہ شیریں کلام۔

خس و خاشاک = کوڑا کرکٹ۔

سخن پہ نہ کبھی فائدہ بخشے ہرگز
خس و خاشاک کبھی سنبل و ریحاں نہ ہوا (سحر)

خشتِ خُمِ صہبا = شراب کا مٹکہ رکھنے کی اینٹ۔

خشت بمعنی اینٹ۔

ہر ذرہ مفسّر تجلّی
ہر خشت نظیر دست موسیٰ (مولانا سید حسن غلام)

خضر = ایک پیغمبر کا نام ہے جن کے متعلق مشہور ہے کہ انھوں نے آب حیات پی کر زندگی دوام حاصل کی۔ ان کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بھولے بھٹکوں کو راستہ بتاتے ہیں۔

حضرت خضر کے متعلق مشہور ہے کہ وہ جہاں بیٹھتے تھے وہاں سبزہ نمودار ہو جاتا تھا، اور جس جگہ سے گذرتے تھے وہ جگہ ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتی تھی اسی وجہ سے خضر آپ کا لقب پڑ گیا عربی میں خضر کے معنی سبز اور سبزہ کے ہیں۔ قرآن کی سورہ کہف میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا جن بزرگ سے علم و حکمت سیکھنے کا ذکر ہے مفسرین نے ان کا نام خضر لکھا ہے۔

خضر سلطاں = بہادر شاہ ظفر آخری بادشاہ سلطنت مغلیہ کے فرزند کا نام۔

خضر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ پیغمبر تھے جن کی حضرت موسیٰ

سے ملاقات ہوئی تھی ان کے متعلق مشہور ہے کہ انھوں نے
آبِ حیات نوش فرمایا تھا اور وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ قرآن
کی سورہ کہف میں حضرت موسیٰ کا جن بزرگ سے مجمع البحرین
میں ملاقات کرنے کا ذکر ہے بعض مفسرین کا خیال ہے کہ وہ
حضرت خضر تھے۔ جنھوں نے حضرت موسیٰؑ کو علم و حکمت کی باتیں
بتائی تھی یہ بھی مشہور ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ہمیشہ زندہ
رہیں گے اور وہ راستہ بھولنے والوں کو راستہ بتائیں گے۔

عمر خضر سے اس کی زیادہ ہو زندگی
ڈھونڈے پتے جو یار کی زلفِ دراز کا (آتش)

لے ذوق کسی ہمدم دیرینہ سے ملنا
بہتر ہے ملاقات مسیحا و خضر سے (ذوق)

خطِ ایاغ = خطِ پیمانہ، خطِ جام۔

خطِ پرکار = پرکار سے کھنچا ہوا خط، پرکار وہ اوزار جس
سے دائرہ کھینچا جاتا ہے۔

میری گردش کو دیکھ کر پرکار
چال ہی اپنی بھول جاتی ہے (ناصر)

خطِ پرکار یعنی وہ سبزہ خط جس سے عیاری جھلکتی ہو۔

سادہ پرکار ہیں خوباں غالب
ہم سے پیمانِ وفا باندھتے ہیں (غالب)

خطِ پشتِ لبِ بام = پشتِ لبِ بام کا ایک خط۔
چھت پر اُگے ہوئے سبزے کی ایک لکیر۔

خطِ پیالہ = یعنی خطِ پیمانہ۔ شراب کے پیالہ پر شراب ناپنے
کی لکیر۔

یارب اس ساغر لبریز کی مے کیا ہوگی
جادۂ راہِ بقا ہے خطِ پیمانہ دل (ڈاکٹر اقبال)

خطِ جام = شراب کے پیالے کی لکیر شراب کے پیمانہ پر شراب
ناپنے کے لیے جو سیدھی لکیر بنی ہوتی ہے اس کو خطِ پیمانہ
یا خطِ جام کہتے ہیں۔

یارب اس ساغر لبریز کی مے کیا ہوگی
جادۂ راہِ بقا ہے خطِ پیمانہ دل (اقبال)

خطِ رخسار دوست = دوست کے عارض پر آیا ہوا سبزہ
خط = نیا سبزہ جو آغازِ شباب پر رخساروں کے گرد ظاہر ہوتا ہے۔

عارض و خط کے یہ اشارے ہیں
یہ مین و سین کے پیارے ہیں (مصحفی)

حسن تھا اُس کا عجب عالم فریب
خط کے آنے پر بھی اک عالم رہا (میر)

خطِ ساغرِ راقم = اس منقبت کے راقم (یعنی غالب) کے
ساغر کا خط۔

راقم بمعنی رقم کرنے والا، تحریر کرنے والا۔ خط بمعنی تحریر، لکیر۔

خطِ لوحِ ازل = وہ لازوال تختی جس پر اللہ تعالیٰ نے
ازل کے دن جب کائنات کی تخلیق عمل میں آئی تھی،
انسانوں کے تمام افعال جو ان سے سرزد ہونے والے تھے
شروع سے آخر تک لکھ دیے گئے اور اسی پر عمل ہوتا ہے۔

خطِ نوخیز = رخسار پر نئے اُگے ہوئے سبزی مائل روئیں۔

خطیب = خطبہ دینے والا، مقرر، خطابت کرنے والا،
جمعہ اور عیدین کی نماز میں جو شخص خطبہ دیتا ہے اس

کو بھی خطیب کہتے ہیں۔

خفائی = مخفی، غیر ظاہر، غیر معروف، فارسی کے ایک شاعر کا تخلص۔

خفقانی = مرض خفقان میں مبتلا۔

اختلاج قلب۔ دل کی دھڑکن، ڈرپوک، گھبرائے ہوئے، وحشت زدہ۔

آج تنہا خفقانی سے ہیں گھر میں پھرتے
کل کے جو وحش کے عالم ہیں نظر میں پھرتے (انشا)

خلد سے آدم کا نکلنا = حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے نکلنا، سب سے پہلا انسان جن کو خدا نے پیدا کیا ان کا نام آدم تھا جو مسجود ملائکہ بھی تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنی زوجہ حوا کے ساتھ جنت میں رہیں مگر ایک خاص درخت کے قریب نہ جائیں لیکن حضرت آدم شیطان کے بہکانے میں آگئے اور اس شجر ممنوعہ کا پھل کھا لیا۔ جس سے ان پر ان کی ستر ظاہر ہو گئی جب حضرت آدم کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تو انھوں نے توبہ و استغفار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کو قبول کر کے ان کے قصور کو معاف کیا اور ان کو حکم دیا کہ وہ جنت سے نکل کر دنیا میں جا کر رہیں۔ اسرائیلی روایات کے بموجب حضرت آدم نے شجر ممنوعہ کا پھل اپنی زوجہ حضرت حوا کے ورغلانے کی وجہ سے کھایا تھا۔

خلش خار = کانٹے کی کھٹک۔

خلش غمزۂ خوں ریز = خون بہانے والے غمزے کی خلش۔

خلش بمعنی چبھن، کھٹک

کم نہیں کاوشِ مژگاں سے خلش خاروں کی
جادۂ صحرا میں نہیں باڑھ ہے تلواروں کی (برق)

غمزہ بمعنی ناز، نخرہ، معشوقانہ ادا۔

خلوت کدۂ غنچۂ باغ = باغ کے خلوت کدہ میں جہاں موسم بہار کی آمد سے کلیاں کھل ہوئی ہوں۔

خلقِ حسد قماش = ایسی مخلوق جس کی سرشت میں حسد ہو، حسد شعار لوگ۔

خمارِ تشنہ کامی = پیاس کے نشہ کا اتار۔

خمار بمعنی نشہ کا اتار، تشنہ، پیاسا، تشنہ کامی، پیاس سے تالو کا خشک ہونا۔ کام بمعنی تالو۔

خمار بمعنی نشہ کا اتار۔

شکست پائی ہے توبہ کی طرح اس نے بھی
ہمارے پاس جو لے کے سبو خمار آیا (ناسخ)

خمارِ شوقِ ساقی = ساقی کی آمد کے انتظار کے نشہ کا اتار۔

خمِ حلقۂ زنار = جنیو کے حلقہ کا خم۔

خم بمعنی جھکاؤ، جھکنا۔

زنار بمعنی جنیو ایک سوت کا تاگا جو عام طور پر اعلیٰ ذات کے ہندو پہنتے ہیں۔

لیکن یہ مقام وہ ہے ممتاز
خم ہے جسے دیکھ کر سرافراز
(مولانا سبط حسن ناظر)

رندان عشق چھٹ گئے مذہب کی قید سے
کنٹھا رہا گلے میں نہ زنار رہ گیا (رند)

بے خود یہ تیری راہ میں تھے شیخ و برہمن
تسبیح گر پڑی کہیں زنار گر پڑی (رشک)

خم دستِ نوازش = کرم فرمائی کے ہاتھوں کا خم۔
دست التفات کا جھکا دُ گلے میں باہیں ڈالنے کو خم دست نوازش کہا ہے۔

خمیازۂ سیلاب = موجِ سیلاب، سیلاب کی انگڑائی۔

خمیازہ کھینچے ہے = انگڑائی لیتا ہے۔
خمیازہ کھینچنا بمعنی رنج اٹھانا، پشیماں ہونا، افسوس کرنا۔

رعشہ پیری ہے وہ جوشِ جوانی کے عوض
اپنی بدمستی کا خمیازہ نہ کیوں کر کھینچیے (آتش)

خمیازہ ہوں ساحل کا = کنارے کے نشہ کے اتار کی جمائی۔
نشہ کے اتار کے وقت شرابی جمائیاں اور انگڑائیاں لیتا ہے اس کو خمیازہ کہتے ہیں۔ ساحل کے ٹیڑھے پن کو انگڑائی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

خمیازہ بمعنی انگڑائی، مکافات، تکلیف، پشیمانی۔

جوڑے کا معانقہ طرب خیز
خمیازہ قوس بہجت انگیز (مولانا سید حسن ناظر)

خنجر آزما = خنجر کے وار کو آزمانا، مراد قتل کرنے کے لئے خنجر استعمال کرنا۔
خنجر بمعنی کٹار — ایک قسم کا چھرا۔

عاشق کا کام تیغ نگہ سے تمام ہے
خنجر نہ باندھئے مری گردن کے واسطے (رشک)

خندۂ احباب = دوستوں کی ہنسی، دوستوں کا مسخرا اڑانا، دوستوں کا ہنسنے میں دانت نکالنا۔

خندہائے بیجا = بے محل ہنسی، بغیر سمجھے بوجھے بے موقع ہنسی۔ پھولوں کی ہنسی کو پھولوں کا ہنسنا کہا ہے۔ چونکہ پھولوں کی ہنسی بغیر سمجھے بوجھے ہوتی ہے اس لئے پھولوں کے کھلنے کو خندہائے بے جا کہا ہے۔

خندۂ دنداں نما = ایسی ہنسی جس میں دانت دکھائی دیں، مراد ہنسنا۔

خندۂ زیرلب = مسکرانا، زیرِ لب ہنسنا، تبسم زیرلب کھل کر نہ ہنسنا۔

خندۂ قاتل = قاتل کی ہنسی، خندہ معشوق۔
خندہ بمعنی ہنسی، خندیدن مصدر ہنسنا۔

خندۂ گل = پھولوں کے چٹکنے کی آواز، پھولوں کا کھلنا۔

صدائے خندۂ گل سن کے یاد آتا ہے
تمہارا خندۂ بے اختیار باتوں میں (امیر)

خندہائے گل = پھولوں کی ہنسی۔

بلبل کے کاروبار پہ ہے خندہائے گل
کہتے ہیں جس کو عشق خلل ہے دماغ کا (غالب)

خو = عادت، خصلت، سرشت۔

ہنسی کو روک نہ ظالم مرے جنازے پر
مجھے گلہ نہیں ظالم یہی ہے خو تیری (تعشق)

خوابِ خوش = خوابِ شیریں، میٹھی نیند

خوابِ زلیخا = زلیخا کا خوابِ عشق۔

زلیخا عزیزِ مصر کی بیوی تھی جو حضرت یوسفؑ پر عاشق ہو گئی تھی حضرت یوسف حضرت یعقوب کے بیٹے تھے جنھوں نے خواب میں گیارہ ستاروں اور آفتاب و ماہتاب کو اپنی بارگاہ میں سجدے کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

من از آں حسنِ روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت برروں آرد زلیخا را (حافظ)

خوابِ سنگین = گہری نیند، خوابِ گراں۔

خوابِ گُل = پھول کا خواب، پھول کی نیند یعنی سکوتِ گُل۔

خوبانِ دل آزار = دل کو دُکھانے والے حسین، حسینانِ دل آزار۔

خوبیِ اوضاعِ ابنائے زماں = دنیا والوں کی وضع کی خوبی، اہلِ دنیا کی وضعداری کے محاسن۔

اوضاع جمع وضع بمعنی طور، طریقہ۔

ابناء جمع ابن کی ابنائے زمان بمعنی اہلِ جہاں۔

خوبیِ ہوا = ہوا کی خوبی، ہوا کی اچھائی، ہوا کی موافقت۔

خود آرا = خود کو سنوارنے والا، خود پرست۔

حسنِ بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا (حسرت موہانی)

خود آرائی = خود کو آراستہ کرنا، بناؤ سنوار، سنگار، آرائش، سجنا۔

آنکھ جھپکائی جہاں حسن خود آرائی نے
جھک کے اک سجدہ کیا چشمِ تماشائی نے (عزیز لکھنوی)

خود بیں = خود نگر، خود دار، بات کا پکا، اپنے وقار کو ملحوظ رکھنے والے۔

شش جہت آئینۂ حیرت بنے میرے لیے
کر دیا خود بیں کسی کی خود نمائی نے مجھے (عزیز لکھنوی)

حسنِ بے پروا کو خود بین و خود آرا کر دیا
کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنّا کر دیا (حسرت موہانی)

خود داریِ ساحل = ساحل کا رکھ رکھاؤ۔

خودداری بمعنی خود کو لیے دیے رکھنا، رکھ رکھاؤ۔

؎ امتحاں ہے ترے ایثار کا خودداری کا (اقبال)

خورشیدِ جہاں تاب = دنیا کو روشن کرنے والا سورج۔

تاب بمعنی گرمی، روشنی، چمک، برداشت۔

تافتن (تابیدن) مصدر چمکنا۔

؎ پیشانیاں خورشیدِ جہاں تاب کے مانند (انیس)

خور و خواب = کھانا اور سونا۔

چھوٹے گا وطن لطفِ خور و خواب نہ ہوگا
کل رات کو اس گھر میں یہ مہتاب نہ ہوگا (انیس)

خوشا = بہت اچھا، بہت خوب۔

خوشا بخت وہ آ کے دیں رنج ہم کو
نہ پوچھے کوئی شادمانی ہماری (جلال)

خوشامد طلب = خوشامد پسند کرنے والا، خوشامد چاہنے والا، چاپلوسی سے خوش ہونے والا۔

خوش لذایانِ چمن = چمن میں شیریں نوائی کرنے والے مراد

دربار شاہی میں شعر سنانے والے شعراء چمن مراد دربار شاہی۔

خوف بدآموزیٔ عدو = رقیب کے بدگمان کرنے کا ڈر۔ بدآموزی بمعنی بری باتیں سکھانا، خیالات خراب کرنا، الٹی پلٹی پڑھانا۔ عدو بمعنی دشمن مراد رقیب۔

خونِ جگر = جگر کا خون۔

چند اشعار پہ تب نظم ہوئے وقت سے
کھایا مشتاق نے جب خونِ جگر ساری رات (مشتاق)

خونچکاں = لہو بھرا، خون میں تر۔

نہ پوچھو وحشیوں سے کیوں کھلی ہے فصد پہ فصد
یہ خونچکاں ہے حکایت زبان نشتر پر (وزیر)

لکھتے رہے جنوں کی حکایات خونچکاں
ہر چند اس میں ہاتھ ہمارے قلم ہوئے (غالب)

خونچکاں کفن = خون میں ڈوبا ہوا کفن، کفن جس سے خون ٹپک رہا ہو۔ چکیدن مصدر ٹپکنا چکاں بمعنی ٹپکتا ہوا۔

خوں شدہ کشمکش حسرتِ دیدار = جس کا حسرت دیدار کی کشمکش میں خون ہو گیا ہو۔

خوں غلطیدہ = خوں شدہ، خون میں لوٹ پوٹ۔

(خوں غلطیدہ) غلطیدہ بمعنی لوٹا ہوا، بکھرا ہوا، لوٹ پوٹ۔

غلطیدہ فصل گل کی گھٹا چشم ناز میں
روداد شب تموّج زلف دراز میں (جوش ملیح آبادی)

خونِ گرم دہقاں = کسان کا گرم خون۔

دہقاں بمعنی دیہہ کا رہنے والا۔ دیہاتی، کسان۔

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو (اقبال)

خوں گشتہ = خوں شدہ جس کا خون ہو گیا ہو۔

خونناب = خون ملا ہوا پانی، پانی ملا ہوا خون۔

عشق میں یہ اثر گریہ خونناب ہوا
اشک شبنم سے چمن اور بھی شاداب ہوا (ناطق لکھنوی)

خونِ ناب = خون کے آنسو، پانی اور لہو ملا ہوا۔

خونابہ فشانی = خالص خون کا چھڑکنا، خالص خون بہانا۔

خون ہے دل = دل غمگین ہے، دل رنجیدہ ہے۔

خوئے سوال = مانگنے کی عادت، سوال کرنے کی عادت، خو بمعنی عادت۔

خیابان خیاباں = خیاباں کی کثرت روش روش خیاباں بمعنی پھولوں کی کیاری، باغ کے بیچ کا راستہ۔

خیالِ حسن = صاحب حسن کا تصور مراد معشوق کا تصور۔

خیالِ طرۂ لیلا = لیلیٰ کی زلفوں کی آرائش کا خیال کرنا۔ لیلیٰ کے طرہ کا تصور کرنا۔

خیر باد = رخصتی کلمہ دعائیہ، خدا حافظ، مع السلام فی امان اللہ، رخصت کرنا، رخصت ہونا، خیریت سے رہو۔

واسطہ ان سے ہے نہ ہے دل سے
ہم نے دونوں کو خیر باد کہی (اختر مینائی)

د

دادوستد = لین دین، حساب کتاب۔

دادن مصدر دینا ، ستاندن مصدر لینا

دارا = ایک مشہور بادشاہ پسر داراب پادشاہ کیانی جو بارہ سال کی عمر میں بادشاہ ہوا اتفاقاً داراب کے دوسرے بیٹے سکندر سے اس کی جنگ ہوئی جس میں ایرانیوں کو شکست ہوئی۔ دارا کے مقتول ہونے کے بعد سکندر اس کی جگہ بادشاہ ہوا۔

نہ گورِ سکندر نہ ہے قبرِ دارا
مٹے ناميوں کے نشاں کیسے کیسے (آتش)

داراب = پسر بہمن ایران کا ایک مشہور بادشاہ اس کی ماں نے تخت و تاج پر قبضہ کرنے کی غرض سے جب وہ پیدا ہوا تو اس کو ایک صندوق میں رکھ کر اور اس صندوق میں بہت سے جواہرات بھر کر دریا میں ڈلوا دیا۔ ایک دھوبی نے صندوق کو نکال کر بچہ کو پالا۔ داراب بڑا ہو کر بہت بہادر اور شہسوار نکلا۔ جوان ہونے کے بعد جب اسکو اپنی اصلیت معلوم ہوئی تو اس نے گھوڑا اور اسلحہ خرید کر زمیندار کی خدمت اختیار کرلی۔ اتفاق سے رومیوں نے حملہ کر کے اس زمیندار کو ہلاک کر دیا اور جنگ چھیڑ دی اس جنگ میں داراب نے بڑی بہادری دکھائی اور ملکۂ ایران کی توجہ اور عنایت کا مستحق ہوا جو اصل میں اس کی ماں تھی۔ جب ملکۂ ایران کو داراب کی اصلیت معلوم ہوئی تو عذر و معذرت کے بعد اس کو ایران کے تخت پر بٹھایا۔ داراب کی شادی قیصر روم کی لڑکی سے ہوئی۔ چونکہ اس عورت کے منہ سے بدبو آتی تھی اسلیے اس سے آسودہ ہو کر باپ کے پاس بھجوا دیا اور اس سے جو لڑکا پیدا ہوا اس کا نام سکندر تھا جو فرزند قیصر روم کہلایا۔

دار و رسن = سولی اور رسی۔

دار و رسن کنایہ ہے حسین بن منصور حلاج کے سولی دیئے جانے کی طرف۔ اس کا شمار بزرگ صوفیا اور اولیا اللہ میں ہوتا ہے اس کو انا الحق کہنے کے جرم میں عباسی خلیفہ وقت کی ایما سے وزیر حامد بن عباس کے حکم سے دار پر کھینچ کر سولی دے دی گئی۔

قصۂ دار و رسن بازئ طفلانۂ دل
التجائے ارنی سرخئ افسانۂ دل (اقبال)
ہر بوالہوس کے واسطے دار و رسن کہاں
یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا

داغِ پلنگ = چیتے کا داغ، چیتے کی کھال کا سیاہ دھبہ پلنگ بمعنی چیتا جو ایک درندہ ہے اس کی پیٹھ پر خوشنما داغ ہوتے ہیں۔

لڑنے کو ترائی میں پلنگ آتا ہے دوڑ کر
دریائے شجاعت کا نہنگ آتا ہے رو کو (انیس)

داغِ تمنائے نشاط = شادمانی کی آرزو نہ ہونے کا داغ۔

داغِ حسرتِ ہستی = زندہ رہنے کی آرزو کا داغ۔

داغِ دلِ بے درد = اس دل کا داغ جس میں درد نہ ہو، بے درد والے دل کا داغ۔

داغِ ساماں = داغ جس کا سر و سامان ہو۔

سرمایۂ داغ۔ داغ جس کی پونجی ہو۔

داغ طرفِ جگرِ عاشقِ شیدا = شیدائی عاشق کے جگر کا داغ۔

داغِ طعنِ بد عہدی = وعدہ خلافی کے طعنوں کا دھبہ۔

داغِ عیوبِ برہنگی = ننگے ہونے کے عیب کا دھبہ، عیوب عیب کی جمع ہے بمعنی برائی، خرابی، نقص، برہنگی ننگا پن، عریاں ہونا، بغیر لباس کے ہونا، داغ بمعنی دھبہ۔

داغِ فراقِ صحبتِ شب = رات کی محفل کی جدائی کا داغ، بزم شب کی جدائی کا زخم۔

داغِ مہ = چاند کا داغ۔

داغِ ناتمامی = ناتمام رہنے کا داغ، ناکامی کا داغ، ناتمامی کا صدمہ۔

داغِ نہاں = پوشیدہ داغ۔

داغ نہ ناصیۂ قلزم و نیل = سمندر اور دریائے نیل کی پیشانی پر داغ لگانے والا۔

داغ نہ بمعنی داغ لگانے والا۔

ناصیہ بمعنی پیشانی۔

قلزم بمعنی سمندر، دریا۔

دال = دلالت کرنے والا، دلیل۔

حال ہے ہر ایک کا وضع مصاحب سے عیاں
دال حیدر کی تواضع پر ہے خم تلوار کا (ذوق)

دامانِ باغباں = باغباں کا دامن مراد پھولوں سے بھرا ہوا۔

دامانِ خیالِ یار = معشوق کے تصور کا دامن۔

دامِ تمنا = تمنا کا جال، آرزو کا جال۔

دامِ خیال = خیال کا جال۔

دامِ شنیدن =

دام بمعنی جال۔

شنیدن بمعنی سننا سننے کا جال بچھانا یعنی غور سے اور توجہ سے سن کر سمجھنے کی کوشش کرنا۔

دام گاہ = جال بچھانے کی جگہ مراد محفلِ عیش۔

دائم الحبس = حبس دوام، عمر قید، ہمیشہ کی قید۔

دبستان = مدرسہ مراد دبستان جہاں ادب سکھایا جائے، مکتب۔

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا
بلبلیں سن کر مرے نالے غزل خواں ہو گئیں (غالب)

دجلہ = عراق کے ایک دریا کا نام ہے جو بغداد سے ہو کر بہتا ہے مراد دریا۔

ہزار دجلہ کشیدم و تشنگی باقی است
حرارت دل ازیں آب آتشیں نہ نشست (باقر کاشی)

درِ آئینہ = آئینہ کا دروازہ۔

درازدستیِ قاتل = قاتل کی دور تک دسترس، قاتل کی زبردستی، قاتل کا ظلم۔ درازدستی بمعنی بے انصافی، ظلم و زیادتی۔

مطلق پتہ ملا نہ گریبانِ صبح کا
کیسی درازدستی شب ہائے تار سے (شعور)

در پردہ = پردے کی آڑ میں، پردے میں چھپ کر۔

پس پردہ۔ خفیہ، پوشیدہ طور سے اشارے کنائے سے، درحقیقت۔

کس کی در پردہ شکایت ہے اثر
تم نے کیوں شکوۂ افلاک کیا (اثر لکھنوی)

در پئے دیوار و در = دیوار اور دروازے کی گھات میں۔
در پے بمعنی تعاقب میں ہونا، پیچھے پڑنا۔

میرے ہم پیشہ ہیں در پے مرے نقصانوں کے
کچھ نہیں پاتے تو مضمون چرا لیتے ہیں (رشک)

درِ خزینۂ راز = راز کے خزانہ کا دروازہ، پوشیدہ خزانہ کا دروازہ۔

درخور = لائق، قابل، سزاوار، موافق۔

رزق تو درخور خواہش ہے پہنچا سبکو
مور کو دانہ ملا ہنس نے پایا گوہر (ذوق)

جاتا ہوں داغ حسرت ہستی لیے ہوئے
ہوں شمع کشتہ درخور محفل نہیں رہا (غالب)

درخور عرض = لائق اظہار، ظاہر کرنے کے قابل۔

درخورِ عقد گہر = موتیوں کی لڑی کے قابل۔

درخورِ قہر و غضب = لائق عتاب، سزاوار غیظ و غضب۔
درخور بمعنی لائق، سزاوار، قابل، موافق، مطابق۔

جاتا ہوں داغ حسرت ہستی لیے ہوئے
ہوں شمع کشتہ درخور محفل نہیں رہا (غالب)

رزق تو درخور خواہش ہے پہنچا سبکو
مور کو دانہ ملا ہنس نے پایا گوہر (ذوق)

درخورِ محفل = محفل کے قابل۔
درخور بمعنی لائق، سزاوار، موافق۔

رزق تو درخور خواہش ہے پہنچا سبکو
مور کو دانہ ملا ہنس نے پایا گوہر (ذوق)

دردِ اثر بانگ حزیں = دردناک غمگین آواز۔
دردِ اثر بمعنی درد کا اثر رکھنے والی۔
بانگ حزیں بمعنی غمگین آواز۔

دردِ تمہید = درد و الم سے آغاز، درد سے شروعات۔

دُردِ تہِ جام = شراب کے پیالہ کی تہ میں بیٹھی ہوئی تلچھٹ۔
دردِ جام، درد بمعنی تلچھٹ۔

ساقیا درد سے صاف نہیں بیٹھ گئی
شربتی ڈاک تھی یہ زیر نگیں بیٹھ گئی (امیر)

درد مند سینہ فگار = غمگین، سینہ زخمی رکھنے والا۔

دُردِ یک ساغر غفلت = غفلت کے ایک جام کی تلچھٹ۔

درس دفترِ امکاں = درس کائنات۔
درس بمعنی سبق۔

درسِ عنوان تماشا = دیدار کی تمہید کا سبق مراد تماشا۔
درس بمعنی سبق۔ عنوان بمعنی تمہید، خاص ڈھنگ۔

بھیجے تھے خط پہلے وہ جس عنوان سے
اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی بھلا دیا (ظفر)

تماشا بمعنی دید، نظارہ، بازیچہ، کھیل، کرتب۔

اے خوشا گوش جو سنتے ہیں کہانی میری
اے خوشا چشم جو کرتی ہے تماشا تیرا (امیر)

ع۔ تماشا بن گئے خود ہی تماشا دیکھنے والے

درِ گنجینۂ گوہر = موتیوں کے خزانہ کا دروازہ، مراد محفل مشاعرہ شاہانہ۔ (مشہور)

گوہر بمعنی موتی ۔ گنجینہ بمعنی خزانہ۔

درماندگی = مصیبت، پریشانی، واماندگی۔

دُرِ معنی = معنی کے موتی۔

درنگ = دیر، وقفہ، سستی، تاخیر۔

گیا ہے بھول مری بے قراریاں قاصد
درنگ اس نے جو خط کے جواب میں کی ہے (ظفر)

دروازۂ خاور = مشرق کا دروازہ۔

در ہوائے یک نگہ گرم = نگاہِ الفت کی تمنا میں۔

ہوا بمعنی خواہش - نگہ گرم بمعنی محبت آمیز نظر۔

دریا آشنا = دریا کی وسعت۔

آشنا بمعنی واقف کار، پیرک، دوست، شریک حال۔

حالت بد میں نہیں کوئی کسی کا آشنا
کوچ کر جاتا ہے پیش از مردن بیمار خواب (آتش)

زورق آل نبی کے واسطے لنگر بنا
بحر توحید خدا کا آشنا پیدا ہوا (ناسخ)

دریائے بیتابی = دریائے اضطراب، بے قراری کا دریا۔

دریائے معاصی = گناہوں کا دریا معصیت کی جمع بمعنی گناہ، خطا۔

دریغ = افسوس، حسرت، غم، تامل۔

گردوں نشیں ہو خاک نشیں اے فلک دریغ (مومن)

دریغا = ہائے افسوس، آہ۔

دریغا کہ عہد جوانی گذشت
جوانی بگو زندگانی گذشت (سعدی)

دست تہِ سنگ آمدہ = پتھر کے نیچے آیا ہوا ہاتھ، مجبور و ناچار۔

دستگاہِ تمام = مہارت، کامل دستگاہ۔

دست گاہِ دیدۂ خونبار = چشم خوں فشاں کا کمال

دست گاہ بمعنی قدرت، مرتبہ، رسائی، مہارت، کمال، قدرت، مقدرت۔

یہ ضعف اب ہے کہ ہلنا گراں ہے قدموں کو
سبک روی میں کبھی انکو دستگاہیں تھیں (امیر)

افطار صوم کی کچھ اگر دستگاہ ہو
اس شخص کو ضرور ہے روزہ رکھا کرے (غالب)

دست مرہون حنا = مہندی کے ممنون منت ہاتھ یعنی ہاتھوں کی سرخی کا مہندی کا رہین منت ہونا۔

دست و جبیں = ہاتھ اور جبیں۔

دشت کا شیرازہ = شیرازۂ صحرا میں شیرازہ بندش کو کہتے ہیں جس سے کتاب کے ورق تتر بتر ہونے سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ دشت بمعنی صحرا، جنگل۔

دشمن ایمان و آگہی = غارت گر عقل و ایمان فہم اور دین کا دشمن۔

دشمن کام = دشمن کی مقصد برآری کرنے والا۔

دشمن کے باب میں = رقیب کے بارے میں۔
رقیب کے متعلق، رقیب کی بابت دشمن بمعنی رقیب۔
باب میں بمعنی بارے متعلق۔

کب تک در امید پہ افتادہ جان دوں
ارشاد کچھ تو کیجیے بندے کے باب میں (برق)

دشنہ = خنجر، کٹاری۔

دشنہ گردن سے خفا ہوتا تھا
سنگ بھی سر سے جدا ہوتا تھا (مومن)

دشنۂ غمزہ = غمزہ کا خنجر، ناز و انداز کا خنجر۔
دشنہ بمعنی چھوٹا خنجر، کٹاری۔

دشنہ گردن سے خفا ہوتا تھا
سنگ بھی سر سے جدا ہوتا تھا (مومن)

غمزہ بمعنی چشم و ابرو اشارہ

دشنۂ مژگاں = پلکوں کی کٹاری۔
دشنہ بمعنی کٹاری۔

اس شاہ حسن نے کچھ مژگاں پھری ہوئی ہیں
غمزے نے دو غلا یا شاید سپاہ کو بھی (میر)

دشنہ و خنجر = خنجر و کٹاری۔

دشواری رہ = راستہ کی دقتیں، راستہ کی دشواریاں۔

دعوائے گرفتاری الفت = اسیر محبت ہونے کا دعویٰ۔

دعوت مژگاں = مژگاں کو تیر چلانے کی دعوت دینا۔

دعوی وارستگی = آزادی کا دعویٰ، دعوی خود مختاری!
مطلق العنانی کا دعا۔

دفتر مدح جہاں داور = بادشاہ عالم کی مدح داور مخفف
ہے داد ور کا بمعنی انصاف کرنے والا۔
حاکم، عادل، خدا کا نام۔

بجائے پردہ نشینوں کو قید سے داور
چھپے نہ سر سے کسی بے گناہ کی چادر (عشق)

دفع پیکان قضا = تیر قضا کو دفع کرنا، موت کے تیر سے بچنا۔

دفینۂ گہر ہائے راز = راز کے موتیوں کا دفینہ۔
دفینہ پوشیدہ جو زمین میں دفن کر کے چھپا دیا گیا ہو۔

دکان متاع نظر = حسن نظر کی دکان۔
متاع بمعنی پونجی، سامان، اسباب تجارت، اثاثہ۔
(یہ لفظ دلی میں مؤنث اور لکھنؤ میں مذکر بولا جاتا ہے)

بلا غارت گری آتی ہے ظالم تیرے غمزے کو
متاع صبر و طاقت سب مری اک پل میں غارت کی (ظفر)

کی گہر ریزی ہمارے آبلوں نے ٹوٹ کر
تھا متاع عمر جو وقف بیاباں ہو گیا (نسیم لکھنوی)

دل آزردہ = دل غمگیں، دل غمزدہ۔
رنجیدہ دل، دکھا ہوا دل۔
آزردہ بمعنی رنجیدہ، خفا، ناراض۔

یار آزردہ ہے آتش آسماں ہے برخلاف
کون سنتا ہے ہماری آہ و زاری اندنوں (آتش)

دل آزردگاں = دل دکھے لوگ، دل شکستہ، وہ لوگ جن
کے دل غمگین ہوں، رنجیدہ دل رکھنے والے۔ آزردہ خاطر،
آزردہ دل لوگ۔

آزردہ دل کو حرف پہ لانے کا لطف کیا
کرتی ہے خوں چکاں مرے لب سے گزار بات (دبیر)

دل آشفتگاں = پریشان دل، پریشان خاطر، مراد عاشق۔
آشفتہ بمعنی پریشان۔

جمع ہیں کس قدر آشفتہ خدا خیر کرے
اس کی ہر ہر شکن زلف میں اک اک دل ہے (داغ)

دل اُلفت نسب = الفت سے نسبت رکھنے والا دل۔

دل بہ دل پیوستہ = دل سے دل ملنا۔
پیوستن مصدر ملنا ملانا، جوڑنا۔

دل بے دست افتادہ = بے دست و پا کے پڑا ہوا دل،
دل مجبور، دل ناچار، دل جس کے ہاتھ پاؤں کٹ گئے ہوں۔

دل بے ہوائے گُل = گل کی آرزو کے بغیر دل
ہوا بمعنی خواہش، آرزو، تمنا، محبت، عشق۔

عاشق کے سر کے ساتھ ہے سودائے کوئے یار
مومن نہ تھا وہ جس کو ہوائے جناں نہ تھی (آتش)

پھر تیری ہوا کا دم بھرا تو
جی کو ہوا بتائیں کے ہم (مومن)

دل پذیر = دل پسند، دل کو بھلانے والی۔

زبان تا بود در دہاں جائے گیر
ثنائے محمد بود دل پذیر (سعدی)

آہو شکار و تیر کماں دار و شیر گیر
ہشیار د خوش نگاہ و سخن سنج و دلپذیر (انیس)

دل پروانہ چراغاں = پروانوں کے دل مثل چراغاں (روشن) ہیں۔

دل حسرت پرست = حسرتوں کی پرستش کرنے والا، وہ
دل جسے حسرتوں سے عشق ہو۔

دل حسرت زدہ = حسرت و ارمان کا مارا ہوا دل۔

دل حق شناس = حق پہچاننے والا دل۔

دل دردمند = دل غمخوار، ہمدرد دل، شریک غم،
دل غمگیں، ملول دل۔

مایوس ہر طرف سے دل دردمند ہے
وہ بھی مجھے بھی یار کو بھی ناپسند ہے (جلال)

دل شوریدہ = پریشان دل، دیوانہ۔
شوریدن مصدر شور کرنا، برہم ہونا، بکرانا۔

دل فریبیٔ انداز نقش پا = نقش قدم کے ناز و انداز کی
دلکشی، دل کو فریب دینے والا، دل کو سنبھالنے والا۔

طبقے زمیں کے ہوں کہ ورق آسماں کے
قدرت کے دل فریب رسالوں کو دیکھیے (عزیز لکھنوی)

دل کشا = دل کو کھولنے والا، دل کو خوش کرنے والا۔
کھلا ہوا، وسیع، کشادہ دل، شگفتہ۔

کس کو صیاد ہے ہوائے چمن
ہے قفس باغ دل کشا میرا (اسیر)

دل گداختہ = پگھلا ہوا دل، دل جو رنج و الم سے پگھلا
ہوا ہو، دل دردمند۔

دل محیط گریہ = دل گریے سے گھرا ہوا، دل آنسوؤں میں
ڈوبا ہوا۔

دل میں اتر جانا = دلنشیں ہو جانا، دل میں سما جانا۔

سر چڑھا کر یہ بڑھایا ہے ستمگر تو نے
چوٹی کھلتے ہی اتر جاتے ہیں گیسو دلیں

دلِ ناعاقبت اندیش = انجام کو نہ سوچنے والا دل۔ (راسخ عظیم آبادی)

دل وابستہ = دل پابند، دل مبتلا، دل مقید۔

دل و دست شنا = تیرنے کی طاقت اور حوصلہ۔

شنا بمعنی تیراکی، اڈنگی ورزش۔

یعنی ایسے ہاتھ جس میں تیرنے کی طاقت ہو اور ایسا

دل جس میں تیرنے کا حوصلہ ہو۔

دلِ ہر قطرہ = ہر قطرہ کا دل۔

دلیلِ سحر = صبح ہونے کا ثبوت، دلیل بمعنی ثبوت حجت۔

ہے جہاں صنعتِ صانع پہ دلیل
آیۃ اللہ ہے یہ بے تاویل (مرزا رسوا)

دماغِ آہوئے دشتِ تتار = تاتار کے جنگل کے ہرن

کا دماغ (جن ہرنوں کے نافہ سے مشک نکلتا ہے وہ

زیادہ تر تاتار میں پائے جاتے ہیں)

تاتار ترکستان میں ایک مقام (تاتار کا مخفف تتار)

سرکشِ ناموران حلب و مصر و تتار
مجھ سے لڑنے کا تصور نہیں کرتے زنہار
(محب محمود آبادی)

دماغِ عجز = عجز کا دماغ، مرتبۂ عجز۔

دماغِ عطرِ پیراہن = لباس کی خوشبو کی برداشت۔

دماغ نہیں بمعنی برداشت نہیں۔ پیراہن بمعنی لباس۔

پیراہن صد چاک کفن ہووے گا اس کا
سر نیزے پہ اور خاک پہ تن ہووے اس کا (انیس)

دماغِ نفریں = لعنت ملامت کرنے کا حوصلہ، برا بھلا

کہنے کی ہمت۔

نفرت بمعنی ملامت، پھٹکار، لعنت۔

بسکہ نازک ہو گئی حالت دلِ بیتاب کی
اب اٹھا سکتا نہیں نفریں عزیز احباب کی (مصحفی)

دماغ نہ ہونا = ناپسند ہونا، گوارا نہ ہونا، برداشت نہ ہو

سکنا، تاب نہ ہونا۔

دمِ ذکر = ذکر کے وقت، یاد کرتے وقت۔

دم بمعنی وقت، لمحہ۔

دمِ بسمل یہ کس کے خوف سے ہم پی گئے آنسو
کہ ہر زخمِ جگر سے خون کا دریا نکل آیا (مومن)

دمِ سرد = ٹھنڈی سانس، ٹھنڈی آہ۔

دم بمعنی سانس، نفس، جان۔

خوش ہوں کہ الم رہے ہمیشہ تازہ
دم لے لوں کہ دم رہے ہمیشہ تازہ
ہنس بول لیا کرتا ہوں گلے گا ہے
تا لذتِ غم رہے ہمیشہ تازہ (ناطق لکھنوی)

محشر ابھی بپا ہو دمِ سرد اگر بھروں (راسخ عظیم آبادی)

دمِ سماع = سماع کے وقت۔

سماع بمعنی سننا مراد راگ سننا، گیت سننا، گانا سننا۔

متناسب جو ہوں لحن و الفاظ
اس سے حاصل ہو مجھے ذوقِ سماع (مرزا رسوا)

دم = بمعنی سانس، دھار، شمشیر کا دم کے معنی تلوار،

کی دھار یا تلوار کی جان۔

دم بلبل اسیر کا تن سے نکل گیا
جھونکا نسیم کا جو یہیں سن سے نکل گیا (ناسخ)

دواخانۂ ازل = ازل کا دواخانہ۔

دوامِ کلفتِ خاطر = مستقل دل کا ملال، دوام، ہمیشہ، ہمیشگی، مدام۔

یوں ہی سمجھو دوام خلقت کا
محض بہتان ہے قیامت کا (ناسخ)

دوچار = مقابل، سامنا، ملاقات۔

عازم کوئے گل عذار ہوئے
جا کے اس شوخ سے دوچار ہوئے (مرزا سودا)

دُودِ چراغ = چراغ کا دھواں۔

دود بمعنی دھواں، بھاپ، دُخان۔

میرے مزار پر جو پڑا پاؤں غیر کا
جلنے غبارِ خاک سے دودِ جگر اٹھا (اسیر)

دُودِ چراغِ کشتہ = بجھے ہوئے چراغ کا دھواں۔

دود بمعنی دھواں - چراغ کشتہ بمعنی بجھا ہوا چراغ۔

دُودِ چراغِ محفل = محفل میں جلنے والے چراغ کا دھواں۔

دود بمعنی دھواں۔

دُودِ شعلۂ آواز = آواز کے شعلے کا دھواں۔

دودِ شمع کشتہ = بجھی ہوئی شمع کا دھواں۔

بجھی ہوئی شمع کا دھواں ہوں اور اپنے مرکز پہ جا رہا ہوں
کہ دل کی ہستی تو مٹ چکی ہے اب اپنی ہستی مٹا رہا ہوں
(ذکی لکھنوی)

دورِ قدح = دورِ جام، گردشِ پیمانہ، مراد شراب کا دور۔ ٹھہر ٹھہر کے نوش کرنا۔

دوستدارِ دشمن = رقیب کا بھلا چاہنے والا، رقیب کو دوست رکھنے والا، دشمن کا خیرخواہ۔

دوش = کاندھا، مونڈھا۔

تیرے کوچے سے بڑھے گا نہ جنازہ میرا
بعد مردن نہ دیا تو نے اگر دوش مجھے (انند)

ع وہی سروبال ہے دوش پر جو کبھی تھا زانوئے یار پر
(فانی بدایونی)

دوش بمعنی گذری ہوئی رات۔

فکرِ فردا نہ کروں محوِ غمِ دوش رہوں
ہم نوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں (اقبال)

دوشِ پیمبر = دوشِ نبی، رسول کا کاندھا، فتح مکہ کے بعد حضرت علی نے رسول اللہ کے دوش مبارک پر کھڑے ہو کر ان بتوں کو توڑا جو کفار مکہ نے کعبہ میں نصب کر رکھے تھے۔ اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

دو عالم کا فشار = دونوں عالم کو بھینچ لینا، دونوں عالم کو سخت گرفت میں لے لینا، دونوں عالم کے غم بھول جانا۔

فشار بمعنی بھینچنا، نچوڑنا۔

شد از فشارِ گردوں موئے سفید و سرزد
شیرے کہ خوردہ بودم در روزگارِ طفلی (صائب)

کسی کو میں نے دبوچا کنار میں نہ کبھی
ہوا ہے گور میں کس واسطے فشار مجھے (ناسخ)

درد دل افشردن = دل میں دانت گڑا دینا، دانتوں

کو دل میں پیوست کر دینا۔

افشردن مصدر نچوڑنا، گاڑ دینا۔

دنداں بہ دل چگونہ فشارم کہ می شود
لب باز کردنت پر پروانہ بوسہ را (صائب)

دہانِ زخم = زخم کا منھ، لبِ زخم۔

دہان بمعنی سوراخ، منھ، دہن۔

یار سے رہتی ہیں باتیں پر نظر آتا نہیں
دیکھنا اب آنکھ سے بہتر دہاں ہو جائیگا (وزیر)

ڈھول دھپا = دھینگا مستی۔

دی = گذرا ہوا کل، دی روز۔

دے = ایک فارسی مہینے کا نام۔

یہ شمسی سال کے دسویں مہینے کا نام ہے یا بہت زیادہ
کڑاکے کے جاڑے پڑنے کا مہینہ ہوتا ہے۔

اٹھ گیا بہمن و دے کا چمنستاں سے عمل
تیغ اردی نے کیا ملک خزاں مستاصل (سودا)

دیداں = دود کی جمع الجمع بمعنی کیڑے۔

دنداں = دانت۔

بعض شارحین نے دیداں کے بجائے دنداں پڑھا ہے۔

دیدۂ اختر = ستاروں کی آنکھ۔

دیدۂ بے خواب = نہ سونے والی آنکھ، ایسی آنکھ جس
میں نیند نہ ہو۔

دیدۂ بینا = دیکھنے والی آنکھ

گر گزیند سر بہ خاکِ درش مژگاں چو باز
چنگل انداز دبناغ دیدۂ بینائے من (عرفی)

دیدۂ پرخوں = خون سے بھری ہوئی آنکھیں، چشم خوں آلود۔

دیدۂ خونبار = خون رونے والی آنکھیں۔ وہ آنکھ جس
سے خون کے آنسو نکلیں۔

خوں بار بمعنی خون برسانا، خون کی بارش کرنا۔

دیدۂ خوں نابہ فشاں = خون چھڑکنے والی آنکھیں۔

ایسی آنکھیں جو خون روئیں۔ خوں ناب۔ خون کے آنسو،
خون اور پانی ملا ہوا، اشک خونیں۔

خونابہ یوں بہا نہ مری چشم سے کبھو (میر)

فارسی میں خونابہ استعمال ہوتا ہے۔

دیدۂ عبرت نگاہ = عبرت کی نگاہ سے دیکھنے والی آنکھ
نصیحت حاصل کرنے کی نظر رکھنے والی آنکھ۔

دیدۂ نخچیر = صحرائی جانور کی آنکھیں، شکار کی آنکھیں۔

مرتا ہوں یوں کہ بستۂ فتراک کیوں نہیں
میں ہوں وہی کہ تم جسے نخچیر کر چکے (انور)

دیدۂ یعقوب = یعقوب کی آنکھ، حضرت یعقوب ایک پیغمبر
تھے جو حضرت اسحٰق کے فرزند تھے ان کا دوسرا نام اسرائیل
تھا۔ ان کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے حضرت یوسفؑ
حضرت یعقوبؑ ہی کے فرزند تھے جن کی جدائی میں حضرت
یعقوب کہا جاتا ہے اس قدر روئے تھے کہ ان کی آنکھوں کی
سیاہی بہ گئی تھی اور صرف سفیدی باقی رہ گئی تھی اور
روتے روتے آنکھیں بے نور ہو گئیں تھیں۔

دیوار جُو = دیوار کا ڈھونڈنے والا

دیوانِ بے شیرازہ = ایسا دیوان جس کا ورق ورق منتشر ہو۔

ڈ

ڈوبی ہوئی اسامی = زمین کا کاشتکار جس سے لگان وصول ہونے کی امید باقی نہ رہے۔

ڈوب جانا بمعنی واجب الادا رقم کے وصول ہونے کی امید باقی نہ رہنا۔ روپیہ ضائع ہوجانا، رقم کا ہاتھ سے جاتا رہنا نقصان ہوجانا۔

اسامی بمعنی کاشتکار، آدمی، شخص، گاہک، مالدار۔

پڑتا ہے رہبر وافقت پہ نہیں ان کی نگاہ
ڈھونڈتا کوئی اسامی ہے وہ رہزن اونچی (ناسخ)

ذ

ذوالجلالی = صاحب جلال ہونا۔

ذوالجلال = یہ نام اسماء الٰہی میں سے ہے۔ خدائے تعالیٰ جو بزرگی اور عزت والا ہے۔

قبلۂ چشم و دل بہادر شاہ
مظہرِ ذوالجلال والاکرام (غالب)

ذوقِ آرائشِ سر و دستار = مراد لباسِ فاخرہ پہننے کا شوق۔ ذوق بمعنی شوق، دلچسپی۔

شوق تھا ان کو علم و حکمت سے
ذوق کب نکتہ ہائے فطرت سے (مرزا رسوا)

ذوقِ اسیری = گرفتار ہونے کا شوق۔

ذوق بمعنی دلچسپی۔

چار دن سے نہیں یہ شوقِ سخن
بچپنے سے مجھے ہے ذوقِ سخن (مرزا رسوا)

ذوقِ تماشا = شوقِ تماشا، شوقِ دیدار، دیدار کی تمنا۔

کچھ نہ کچھ تو مرے تڑپنے کا تماشا ہوگا
شوقِ عبرت نہ سہی ذوقِ تماشا ہوگا (ناطق لکھنوی)

امید نہیں ان سے ملاقات کی ہر چند
آنکھوں سے مگر ذوقِ تماشا نہیں جاتا (جرأت)

ذوقِ تن آسانی = آرام طلبی کا شوق۔

ذوق بمعنی شوق تن آسانی بمعنی راحت و آرام جسمانی۔

دیا دلوا دیا دینے کی راہیں اس نے بتلا دیں
کمیٹی کی کہ ہو مستحق لوگوں کی تن آسانی ([illegible])

ذوقِ خامہ فرسا = لکھنے کا شوق۔

خامہ بمعنی قلم۔

فرسودن (فرسائیدن) گھسنا، پرانا ہونا۔

ذوقِ خواری = ذوقِ آوارگی، ذوقِ رسوائی۔

ذوقِ دشت نوردی = صحرا نوردی کا شوق، جنگل جنگل پھرنے کا شوق۔

ذوقِ صدائے چنگ = باجوں کی آواز کا شوق۔

ذوقِ غفلتِ ساقی = ساقی کے غافل ہوجانے کا شوق ساقی کی غافل ہوجانے کی عادت۔

ذوقِ کاوشِ ناخن = ناخن کی کاوش کے ذوق۔

ناخنوں سے زخم کھجایا جائے تو خون بھی نکلتا ہے اور زخم۔

کی سوزش بڑھ جاتی ہے۔

ذوقِ گرفتاریِ ہم = غم میں مبتلا ہونے کی آرزو۔

ذوقِ گرفتاری بمعنی ذوقِ اسیری۔

ہم بمعنی آنے والی مصیبت کا غم، اندوہ۔

ذوقِ معاصی۔ گناہوں کا شوق، ذوقِ گناہ، ذوق
بمعنی خواہش، شوق، لذت، نشاط، مزہ۔

معاصی جمع معصیت کی بمعنی گناہ، قصور۔

ذوقِ نظارۂ جمال = دیدارِ حسن کا شوق۔

ذوقِ نظر = شوقِ نظر، شوقِ دیدار، ذوقِ نظربازی۔

ذوقِ وصل = ملاقات کرنے کا شوق ملنے کی خواہش۔

ذوقِ نوائے مرغِ بستانی = باغ کے پرند کی فریاد سننے
کا شوق۔ مرغِ بستانی سے مراد بلبل ہے جو چمن میں نالہ
کرتا ہے۔

ر

رابطۂ خوفِ عظیم = باعثِ خوف، عظیم ہیبت کا سبب۔

رابطہ بمعنی تعلق، میل، قرابت۔

زن و شو میں اخلاص باہم ہوا
اس آشفتہ سے رابطہ کم ہوا (میر)

رابطۂ قربِ کلیم = حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے تقرب کا تعلق۔

رابطہ بمعنی ربط ضبط، راہ و رسم۔

ہر اک سے رابطہ اس نے بڑھایا
کمالِ خلق سے سب کو لبھایا (تسلیم لکھنوی)

رازِ مکتوب = خط کا مضمون، خط کا بھید۔

رازہائے سینہ گداز = سینہ پگھلا دینے والا راز۔

گداختن مصدر پگھلنا، پگھلانا۔

راز بمعنی بھید، پوشیدہ بات۔

ملے اب کرتا ہوں جب دل کا پتا ملتا نہیں
چپ رہوں کیوں خود نقاب اپنی الٹ دی راز نے (آفتاب لکھنوی)

راہِ خوابیدہ = سوئے راستے، راہ دور دراز،
سنسان راہیں۔

در بدست آوردن زلفش مرا تقصیر نیست
ایں راہ خوابیدہ کہ تہ می کند شبگیر ما (صائب)

راہِ سخن = گفتگو کرنے کا راستہ، ہمکلام ہونے کی راہ۔

رایتِ لشکر = فوج کا علم، فوج کا جھنڈا۔

رایت بمعنی لشکر کا علم جھنڈا۔

ہو مبارک تا صد و سی سال چتر و سلطنت
سایہ افگن سر پہ ہو رایت علم بردار کا (داغ)

ربِّ النّاس = انسانوں کا رب بمعنی اللہ تعالیٰ۔

رب بمعنی پالنے والا، خدا۔

یارب چمنِ نظم کو گلزارِ ارم کر
اے ابرِ کرم خشک زراعت پہ کرم کر (انیس)

رب ہمارا غیب داں ہے یہ کراماً کاتبین
رات دن تحریر کیا کرتے ہیں اہلِ فرش پر (داغ)

ربطِ نہانی = خفیہ تعلق، پوشیدہ تعلق۔

ربط بمعنی تعلق، بندش، لگاؤ، علاقہ۔

ربط باہم سلسلہ جنبانِ کیفیت ہوا
دیکھ کر دامن مجھے آیا گریباں کا خیال (مؤلف)

نہانی بمعنی پنہاں، پوشیدہ، مخفی۔

آل سوز و غم ہائے نہانی دیکھتے جاؤ
بھڑک اٹھی ہے شمعِ زندگانی دیکھتے جاؤ (فانی بدایونی)

رحمتِ عام = خدا کا لطف عام، خدا کا فیض عام۔
رحمت بمعنی اللہ کا کرم، اللہ کی مہربانی۔

مریضِ عشق پر رحمت خدا کی
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی (میر)

رخسارِ رہینِ غازہ = مدحِ گل گوں (پوڈر) کے محتاج
چہرہ غازہ کا زیر بار احسان، رخسار گلگوں کے پابند
رخسار بمعنی گال، عارض۔

میں باغ میں ہوں طالب دیدار کسی کا
گل پہ ہے نظر دھیان میں رخسار کسی کا (آتش)

رہین بمعنی گروی، رہن رکھا ہوا، زیر بار۔

رہینِ منتِ برق بلا ہوں
کہ یہ شمعِ مزارِ بے کساں ہے (رشک)

رخشِ سبک عناں = تیز رفتار گھوڑا۔
سبک عناں بمعنی سبک گام۔

ایں قامتِ خمیدہ و عمرِ سبک عناں
تیرِ کشادہ و کمان کشیدہ است
عزمِ سبک عناں تو در جنبش آورد (مرزا صائب)
ایں پائدار مرکزِ عالی مدار ہم (حافظ شیرازی)

رخشِ عمر = عمر کا گھوڑا، توسنِ عمر۔
رخش بمعنی گھوڑا۔

پیدا ہو جس سے رخش کسی شہسوار کا
آنکھوں کو انتظار رہا اس غبار کا (آتش)

رخش کے لفظی معنی سفید و سرخ ملے ہوئے کے ہیں چونکہ
ایران کے مشہور پہلوان کے گھوڑے کا رنگ سفید اور سرخ تھا
اس لیے اس کو رخش کہتے تھے پھر ہر گھوڑے کو رخش کہا جانے لگا۔

رخصت = اجازت۔

رخصت ہے باغباں! کہ ٹک دیکھ لیں چمن
جاتے ہیں واں جہاں سے پھر آیا نہ جائے گا (سودا)

رخصتِ بیباکی و گستاخی = گستاخی کرنے اور نڈر ہو
جانے کی اجازت۔ رخصت بمعنی اجازت۔
بے باکی بمعنی نڈر ہونا، بے خوف ہونا، بے جھجک ہونا۔
گستاخی بمعنی بے ادبی، شوخی۔

رخصتِ نالہ = نالہ کرنے کی اجازت، گریہ و زاری
کی اجازت۔

ردِ سحر = جادو کا توڑ، جادو کے اثر کو زائل کرنے کا عمل
جادو کے اثر کو پلٹا دینا۔ رد بمعنی پلٹا دینا، پھیر دینا،
واپس کرنا، باطل کرنا، ناکام کرنا، بیکار۔

قتل پران کے ستمگار تو کد کرتے تھے
پر یہ کس خوبی سے ہر وار کو رد کرتے تھے (انیس)

ردِ قدح = قدح کو رد کرنا، شراب کے پیالے کو واپس کرنا،
انکار کرنا، شراب سے گریز کرنا۔

ردّ بمعنی بیکار کرنا، ناکام کرنا، واپس کرنا، پھیر دینا
قدح بمعنی شراب، جام، پیالہ۔

ہاتھوں میں یار کے نہیں ساغر شراب کا
دستِ مسیح میں ہے قدح آفتاب کا (آتش)

اردو میں ردّ و قدح کا محاورہ بھی بحث و حجت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

پسند منکر ناداں سے ہے خطاب کسے
ہے ردّ و قدح کی یاں عادت خراب کسے (اوج)

رزق ہم = ایک دوسرے کا رزق، ہم رزق، ہم رزق ہونے سے مراد ایک دوسرے کو کھا جانا۔
رزق بمعنی روزی، خوراک، کھانا۔

واہ کیا رحمت رزاق ہے ماشاء اللہ
بیشیٔ جرم سے کم رزق مقرر نہ ہوا (اسیر)

رسائی انجام = انجام کی رسائی۔
رسائی بمعنی پہونچ، باریابی، تاثیر

یارب وعدہ وفائی کی امید
اپنی آہوں سے رسائی کی امید (مرزا رسوا)

ایسی رسائی کیجئے پیدا کہ کھینچ کر
خلوت میں انجمن سے ہمیں یار لے چلے (آتش)

رستخیز اندازہ = قیامت کی طرح، قیامت کی کیفیت پیدا کرنے والا۔ رستخیز (رستاخیز) مرکب ہے رست بمعنی آزاد، چھوٹ۔ رستن مصدر سے بمعنی چھوٹنا اور خیز سے بمعنی اٹھا، خاستن مصدر سے بمعنی اٹھنا کنایہ ہے قیامت۔

میدان رستخیز بڑا فتنہ زار ہے
وعدہ وہاں وفا ہو کسے اعتبار ہے (آسی جونپوری)

رسوائی اندازِ استغنائے حسن = حسن کی بے نیازی کی شان کی رسوائی۔

رُسوم و قیود = ریت و رواج اور پابندیاں۔
رسم کی جمع رسوم بمعنی رواج، ریت، طریقے۔
قید کی جمع قیود بمعنی پابندی۔

رشتہ = تاگہ، دھاگا، لگاؤ، تعلق، سلسلہ۔

ایک شب جو تیری محفل میں نہ پائے بار شمع
صبح ہوتے ہوتے ہو مانند رشتہ زار شمع (رشک)

ایک رشتہ ہے لزوم ذہنی
جس کے تابع ہیں رسوم ذہنی (مرزا رسوا)

تار ایک ہی ہے سبحہ و زنّار کا امیر
اسلام و کفر میں بھی ہے رشتہ قریب کا (امیر مینائی)

رشکِ سوال و جواب = سوال و جواب کرنے کا رشک
رشک بمعنی جلن، حسد، دوسروں کی اچھائی حاصل کرنے کی خواہش۔

رشک کے مارے رقیب روسیہ ہوتے ہیں ذبح
چلتے ہیں کوچے میں اس کے صورت شمشیر ہم (احیا لکھنوی)

کیا رشک عرشیوں کی مجھے بارگاہ کا
زائر ہوں آستان حبیب اللہ کا (سالک دہلوی)

رشتۂ شیرازۂ مژگاں = مژگان شیرازہ کا رشتہ۔
رشتہ بمعنی تاگا، دھاگا، ڈورا، قرابت، عزیزداری۔

سب ہوں دڑیکتا نہ علاقہ ہو کسی سے
نذر انکی یہ ہوں گے جنھیں رشتہ ہے نبی سے (انیس)

ایک شب جو تیری محفل میں نہ پائے بار شمع
صبح ہوتے ہوتے ہو مانند رشتہ زار شمع (ناسخ)

شیرازہ بمعنی تاگا یا فیتہ جو کتاب کی جزبندی کے بعد پشتے کے دونوں طرف سلائی کے مضبوط رہنے کے لیے لگایا جاتا ہے۔

صرف شیرازہ جو ہوا یشار
ہے رگ جان عاشقاں زار (سودا)

رشتۂ فیض ازل = فیض ازل کا تاگا،
ازل بمعنی زمانہ جس کی کوئی ابتدا نہ ہو، آغاز خلقت کا زمانہ۔

ازل میں تو بھی تھا جب دور میں جام شراب آیا
دگر نہ نور یہ تجھ میں کہاں سے آفتاب آیا۔ (ناطق لکھنوی)

رشتۂ گوہر = وہ دھاگہ جس میں موتی پروئے ہوئے ہوتے ہوں۔ رشتہ بمعنی ڈورا، قرابت۔

سب ہوں دریکتا نہ علاقہ ہو کسی سے
نذر انکی یہ ہوں گے جنھیں رشتہ ہے نبی سے (انیس)

رشتۂ ہر شمع = ہر شمع کا تاگا۔

رشتۂ شمع = موم بتی (شمع) کا تاگا جو جل کر روشنی دیتا ہے۔ شمع کی بتی۔ رشتہ بمعنی تاگا (جو موم بتی میں جل کر روشنی دیتا ہے)

ایک شب جو تیری محفل میں نہ پائے بار شمع
صبح ہوتے ہوتے ہو مانند رشتہ زار شمع (ناسخ)

رعنائی خیال = رنگینی خیال، خیال کی شوخی۔
رعنائی بمعنی زیبائی مراد حسن۔

مصرع سرو میں لاکھوں ہی نکالوں شاخیں
باندھوں مضمون جو قد یار کی رعنائی کا (آتش)

رفتار عمر = عمر کی رفتار، عمر کا گذرنا، عمر کا بسر ہونا۔
رفتار بمعنی چال، چلنے کا انداز۔

پیدا نہ ہوز میں سے نیا آسماں کہیں
دل کانپتا ہے آپ کی رفتار دیکھ کر (یگانہ چنگیزی)

رفتار قلم = قلم کی رفتار۔

رفتہ رفتار دوست = معشوق کی چال کا شیدائی، محبوب کی رفتار کا دیوانہ۔
رفتہ بمعنی وارفتہ بے خود، عاشق۔

وہ چلیں کیونکر مری میت کے ساتھ
جاتے ہیں رفتہ ہے رفتار کا (جلال)

رفعت ہمت صد عارف = سو عارفوں کے ہمت کی بلندی۔
عارف بمعنی پہچاننے والا مراد خدا شناس۔
رفعت بمعنی بلندی، اونچائی۔

کبھی طاعت میں ملک سے بھی سوا
کبھی رفعت میں فلک سے بھی سوا (مرزا سوا)

رفوے زخم = زخموں پر رفو کرانا زخموں میں ٹانکے لگوانا۔
رفو بمعنی سوئی سے اس طرح تاگے بھرنا کہ کپڑے کی بناوٹ سے مل جائے اور سلائی کا عیب ظاہر نہ ہو۔

مصحفی ہم تو یہ سمجھے تھے کہ ہوگا کوئی زخم
تیرے دل میں تو بڑا کام رفو کا نکلا۔ (مصحفی)

ہمیشہ ہم نے گریباں کو چاک چاک کیا
تمام عمر رفوگر رہے رفو کرتے (آتش)

رقم آموزِ عبارات قلیل = کم الفاظ تحریر کرنے والا۔
رقم بمعنی تحریر، لکھنا۔

دل مایوس میں جب درد والم ہوتا ہے
نگہ یاس سے چہرے پہ رقم ہوتا ہے (مولف)

آموختن مصدر سیکھنا، سکھانا، آموز بمعنی سکھانیوالا، سیکھنے والا۔

رقم بندگی حضرت جبرئیلؑ امین = حضرت جبرئیلؑ امیں کے سجدوں کے نشانات۔
رقم بمعنی نشان، مہر۔

رقم ہونا = تحریر ہونا، لکھا جانا۔

دل مایوس میں جب درد والم ہوتا ہے
نگہ یاس سے چہرے پہ رقم ہوتا ہے (مولف)

ع- رقم ہو نام میرا دفترِ غلمان داور میں (دبیر)

رقیبِ سروساماں = سازوسامان کا دشمن۔
رقیب بمعنی دشمن، مخالف۔

رکاب = لوہے کے بنے ہوئے پاؤں رکھنے کے حلقے جو گھوڑے کی زین کے دونوں طرف لٹکتے رہتے ہیں اور جس میں پاؤں رکھ کر گھوڑے کی سواری کی جاتی ہے۔

جھکائے سر کو رسول جلیل روتے تھے
رکاب تھامے ہوئے جبرئیل روتے تھے (عشق)

رگِ تاک = انگور کی رگ۔ رگ بمعنی نس مراد انگور کی بیل کی رگیں۔

رگِ جاں = گردن کی بڑی رگ جو دوسری تمام رگوں کو خون پہونچاتی ہے، شہ رگ۔

پتلی کی طرح نظر سے مستور ہے تو
آنکھیں جسے ڈھونڈتی ہے وہ نور ہے تو
نزدیک رگِ جاں سے ہے اس پر یہ بعد
اللہ اللہ کس قدر دور ہے تو (انیس)

رگِ لیلیٰ = لیلیٰ کی رگ۔

رگ و پے = رگ پٹھا، سارا جسم۔

نشہ دوڑا جو رگ و پے میں ہمارے ساقی
نظر آنے لگے وہ عرش کے تارے ساقی (رستی لکھنوی)

ہر رگ و پے میں کس لیے ایک نئی امنگ ہے
دامن آرزو سمٹ صحن زمانہ تنگ ہے۔ (ثاقب لکھنوی)

رگِ ہر خار = ہر کانٹے کی رگ۔

رم = بھاگنا، ہرن کا دہشت سے تیزی سے بھاگنا، تیز رفتاری۔

رام کس طرح کرے گا کوئی صیاد اسے
اپنے سایے سے بھی رم کرتا ہے آہو اپنا (رند لکھنوی)

کیا کروں مدح ترے اسپ کی اے شاہسوار
شیر کی آنکھ ہے رم آہوے صحرائی کا (امیر)

رنج بالیں = تکیے کے لیے رنج کا سبب تکیے کے لیے تکلیف دہ، تکیہ کو ایذا پہونچانے والا۔

رنج رہ کیوں کھینچیے = راستے کی تکلیفیں کیوں اٹھائیے۔

رنج کھینچنا بمعنی صدمہ برداشت کرنا۔

مرض الموت محبت ہے نہ ہوگا جاں بر
رنج بیہودہ عبث لے مرے غمخوار نہ کھینچ (زند)

رنج گراں باری زنجیر = زنجیر کے وزنی ہونے کی تکلیف۔

رنج بمعنی تکلیف، زحمت، مشقت۔

الٰہی ہم کو آئے یا ہمارے دل کو موت آئے
کہ بیماری سے بدتر رنج ہے بیمارداری کا (امیر)

رنج نومیدیٔ جاوید = دائمی ناامیدی کا دکھ۔

رنج بمعنی تکلیف، دکھ۔ نومیدی بمعنی ناامیدی،

مایوسی۔ جاوید بمعنی ہمیشہ، دائم۔

نہایت ماندگی کا رنج اٹھایا
نشانِ منزلِ مقصد نہ پایا (امیر)

رندانِ درِ مے کدہ = شراب خانہ میں شراب پینے والے۔

رندِ شاہد باز = معشوق باز مے نوش، حسن پرست، میخوار۔

رند بمعنی شرابی، آزاد مے کش

شاہد باز بمعنی حسینوں سے محبت رکھنے والا، حسن پرست،

حسینوں سے رغبت رکھنے والا۔

رنگِ ادائے گل = پھولوں کی ادا کا رنگ، پھول کے

حسن کی رنگینی۔

رنگا رنگ = رنگ برنگ کی، قسم قسم کی، طرح طرح کی،

دلچسپ، طرح طرح کی رنگینیاں۔

سر پہ ہے یہ فلک مینا رنگ
زیر پا سطح زمیں رنگا رنگ (مرزا رسوا)

رنگ تماشا باختن = تماشے کی رنگینیوں میں کھو جانا۔

رنگ تمکینِ گل و لالہ = گل و لالہ کی خودداری کا رنگ۔

رنگ شکستہ = اڑا ہوا رنگ، منھ پر ہوائیاں اڑنا۔

رہنے نہ دے اثر مرے رنگ شکستہ کا
مانی بھرے شبیہ میں گر لاکھ بار رنگ

رنگیں نوائی = خوش الحانی، شیریں نوائی، خوش نوائی۔

رواں = جاری، چلتا ہوا، جان، تیز،

گلزار میں چلے تو نسیم سحر بنے
ہو کے رواں جو بحر میں ہمّت گہر بنے (محبوب)

کوئی تو لمبی داڑھی لیے ہو گیا رواں
مونچھیں بھنویں تلک کوئی منڈوا کے مر گیا (نظیر)

روانیٔ آغاز = آغاز کی روانی، شروعات، جب سے

ابتدا ہوئی۔

روانیٔ روش = چال کی روانی مراد خوش خرامی،

چال کی تیزی، تیز رفتاری۔

روبکار = پیش، مقدمہ کی سماعت کی تاریخ، سامنا۔

جاتا ہے بار بار عدالت میں کیوں اسیر
شاید مقدمہ ہے ترا روبکار کچھ (اسیر)

روبکاری = پیشی، عدالت میں پیش ہونے کا دن،

مقدمے کی سماعت، مقدمے کی کارروائی۔

رُوحُ القُدُس = وہ روح جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام

پر نازل ہوئی تھی۔ جبرئیلؑ۔

وہ خاکسار محوِ تضرّع تھے فرش پر
روح القدس کی طرح دعائیں تھیں عرش پر (انیس)

روح نباتی = قوت نامیہ، روح بالیدگی۔

روداد چمن = چمن کی سرگذشت، چمن کے واقعات، چمن کے حالات۔

روداد (رودیداد) بمعنی ماجرا، احوال، کیفیت، سرگزشت۔

سر پھوڑنے کو ہم تھے جو فرہاد نے چھوڑا
روداد ہماری ہوئی روداد کسی کی (شرف)

روزِ بازار جاں سپاری = جان سپرد کرنے کا بازار، جان نچھاور کرنے کی گرم بازاری۔

روز بازار بمعنی گرمی بازار، بازار لگنے کا دن۔
دیہات میں ضرورت کی چیزیں روزانہ نہیں ملتی ہیں، اس لیے ہفتہ میں ایک یا دو دن بازار لگتا ہے اس کو روز بازار یا بازار کا دن کہتے ہیں۔ اس روز خوب زوروں پر خریداریاں ہوتی ہیں۔

روزنِ دیوارِ زنداں = قید خانہ کی دیوار کا جھروکا۔

روزن بمعنی جھروکہ، زندان بمعنی محبس، قید خانہ، جیل۔

ہمدمِ سے اپنے روزنِ دیوار کر دیتا ہے بند
اُن سے اشیہ جو ہمارے دیدۂ بیدار ہیں (آتش)

روسیاہ = کالا منھ، گنہگار، خطاکار۔

احسان خوفِ پرسشِ روزِ جزا کے ہیں
رنگت سفید ہو گئی مجھ روسیاہ کی (اجلال)

روش خاص = خاص روش، خاص راستہ، خصوصی راہ۔

خاص چال، خاص طرح کی رفتار

اس روش سے وہ چلے گلشن میں
بچھ گئے پھول صبا لوٹ گئی (امیر مینائی)

روشناس = صورت آشنا، جان پہچان والا، واقف کار۔

شادی ہے آگیا جو کبھی کوئی روشناس
دن کٹ گیا تو شب کو ڑھا اور بھی اُداس (عشق)

روشناسِ ثوابت و سیار = ساری دنیا میں متعارف۔
ثوابت وہ ستارے جو ایک جگہ پر قائم رہتے ہیں اور گردش نہیں کرتے۔ سیارہ وہ ستارے جو گردش کرتے ہیں۔

روشناسِ خلق = تمام دنیا سے روشناس، تمام دنیا میں متعارف، جس کو دنیا بھر کے لوگ پہچانتے ہوں۔

روشناس بمعنی جان پہچان۔

دل نے ہم کو مثالِ آئینہ
ایک عالم سے روشناس کیا (میر)

روشناسی = ملاقات، باریابی، واقف کاری، روشناس ہونا۔

روکشِ خورشیدِ عالم تاب = ساری دنیا کو روشن کرنے والے سورج کا حریف۔

روکش بمعنی رعنائی و زیبائی اور حسن و جمال میں مقابل۔

روکش اس کا ہو گیا گل فردوس
وہ نزاکت وہ رنگ و بو ہی نہیں (داغ دہلوی)

روکشِ سطحِ چرخِ مینائی = نیلے آسمان کی سطح کے مقابل، مدمقابل۔ روکش بمعنی، روبرو۔

ہے روکش آفتاب ذرہ بلا ذریعہ و بے وسیلہ
وہاں لگائی ہے دل نے جہاں مجال نظر نہیں
(ناطق لکھنوی)

مینا سبز رنگ کے پتھر کا سیاہ جوہر نیلگوں سبز رنگ ۔
شراب کی بوتل، صراحی، مینائی نیلگوں ۔

زنگ پان سے سبز سونا بن گئے کندن کے گال
مبتذل تشبیہ ہے سونے پہ مینا ہو گیا
(نجم)

روکشی = مقابلہ، سامنا، دوبدو ہونا، منھ در منھ ۔

رونقِ بزمِ مہ و مہر = چاند اور سورج کی محفل کی رونق ۔

رونقِ کارگاہِ برگ و نوا = برگ و نوا کی بارگاہ کی رونق مراد باغ کی رونق ۔

رونقِ ہستی = رونقِ دنیا ۔
ہستی بمعنی زندگی، دنیا ۔

روئے سخن = سخن کا اشارہ، تخاطب، خطاب ۔

روئے نگار = معشوق کا چہرہ ۔
نگار ۔ محبوب، نقش، بت ۔

چہار چیز کہ دل می برد کدام چہار
شراب و سبزہ و آب رواں و روئے نگار (زیب النساء)

رہِ اضطراب = حالت بے قراری میں طے ہونے والا راستہ

رہام = پسر گودرز ایران کا مشہور عالم بہادر اور شجاع پہلوان جس نے کہ خسرو کے زمانے میں بڑی بہادری سے جنگیں لڑیں ۔

بہ پنجم چو رہام گودرز بود
کہ با بار ماں او نبرد آزمود (فردوسی)

رہبرِ قطرہ = قطرہ کا رہنما، قطرہ کو راستہ دکھانے والا ۔

رہِ پرسش = پرسانِ حال کا ذریعہ پرسشِ حال کے لیے راستہ ۔

رہروِ راہِ خلد = جنت جانے والا، جنت کی طرف سفر کرنے والا مسافر ۔

رہزن = لٹیرا، قزاق، ڈاکو ۔

نہ آیا جب دل غربت زدہ ناصح کی چالوں میں
لباس رہبری پہنے ہوئے رہزن پہ کیا گذری
(شفق لکھنوی)

رہزنِ تمکین و ہوش = ہوش و حواس کو لوٹ لینے والا ۔
رہزن بمعنی لٹیرا، ڈاکہ ڈالنے والا ۔
تمکین بمعنی جگہ دینا، جگہ پر پاؤں رکھنا، شان و شوکت رعب داب ۔

آتا ہے یہ جی میں کہ کروں عرضِ تمنا
لیکن تری تمکین اجازت نہیں دیتی (شفق لکھنوی)

آتش نے "تمکین" مذکر نظم کیا ہے ۔

تول دیکھا ہم نے میزانِ خرد میں بارہا
کوہ سے لے تا زمیں بھاری ترا تمکیں ہوا (آتش)

رہنِ مے = شراب کے لیے گروی ۔

رہِ وادیٔ خیال = وادیٔ خیال کا راستہ ۔
وادی بمعنی نشیبی ہموار زمین، میدان ۔

رہ و رسمِ ثواب = ثواب حاصل کرنے کے طور طریقے
مراد عبادت۔

رہین = گروی، رکھی ہوئی چیز مراد ضامن، ذمہ دار۔

رہینِ منتِ برقِ بلا ہوں
کہ یہ شمعِ مزارِ بے کساں ہے (رشک)

رہینِ ستم ہائے روزگار = زمانہ کے مصائب میں مبتلا
دنیا کی مصیبتوں میں گرفتار۔

رہین بمعنی گروی رکھی ہوئی چیز۔

رہینِ سخن = رہینِ فکرِ سخن، فکرِ سخن کا مرہونِ منت
رہینِ شعر گوئی۔

ریاضت = عبادت، محنت، مشقت۔

حق تعالیٰ چمنِ خلد میں گھر دے بھائی
اس ریاضت کا خدا تجھ کو ثمر دے بھائی (انیس)

ریزشِ سجدۂ جبینِ نیاز = نیاز مند پیشانی کے
سجدوں کی ریزش۔

ریزۂ الماس = ہیرے کا ٹکڑا، ہیرے کی کرچ۔

ریزۂ شیشۂ مے = شراب کی بوتل کی کرچیں۔

ریشہ = نس، رگ، بھوسڑا، بچھڑا، دھاگہ۔

کس زباں سے لمعۂ دندانِ جاناں ہو بیان
تار چاندی کا ہر اک ریشہ ہوا مسواک کا (اسیر)

ریشہ دوانی = سرایت کرنا، شرارت کرنا، سازش کرنا،
فساد پھیلانا، سرانگیزی پھیلانا۔

مجنوں کے سوزِ غم نے ریشہ دوانیاں کیں
دو لکڑیاں رگڑ کر لگتی ہے آگ بن میں (قلق بلگرامی)

ریشگی = خلش۔

ریشۂ صد نیستاں = سیکڑوں نیستانوں کے ریشے، صدہا
نیستانوں کی رگیں۔

ریشہ بمعنی درخت کی آگ۔

کس زباں سے لمعۂ دندانِ جاناں ہو بیاں
تار چاندی کا ہر اک ریشہ ہوا مسواک کا (اسیر)

ریشۂ نارنج صفت = نارنج کے ریشہ کی طرح نارنگی
کے ریشے کی مانند۔

ریو و ریا = چاپلوسی اور نمائش۔

ریو بمعنی دکھاوٹ، ریاکاری بمعنی نمود و نمائش۔

خط لے کے وہ بشر کو اڑا دیو
پہونچا جمالہ پاس بے ریو (گلزارِ نسیم)

ریا بمعنی ظاہرداری، نمود و نمائش، دنیاسازی۔

طاعت میں ریا جو تجھ سے ناشی ہوگی
پرسش میں غضب کی جاں خراشی ہوگی (رشک)

ز

زانو تامّل = فکر میں سر بہ زانو۔

زانوئے فکرِ اختراعِ جلوہ = نئے نئے جلوے دکھانے
کی فکر میں غرق، جلوہ دکھانے کے نئے نئے انداز اختراع
کرنے کی فکر میں سر بہ زانو۔

زبان سپاس = شکر گذاری کی زبان، شکر ادا کرنے والی زبان۔

زبونی کش تاثیر = تاثیر کی احسان مندی۔

زبونی کش بمعنی ذلت احسان مندی۔

زحمت مہر درخشاں = آفتاب کی تیزی کی تکلیف، آفتاب کی گرمی کی زحمت۔

زخم پر نمک چھڑکنا = زخم پر نمک چھڑکنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اس لیے زخم پر نمک چھڑکنے کا محاورہ تکلیف پہنچانے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مراد تکلیف میں اضافہ کرنا۔

شب فرقت میں اس کانِ ملاحت کے تصور نے
نمک چھڑکا ہے زخم دیدۂ بیدار پر کیا کیا
(آتش)

زخمِ تمنا کھانا = آرزو پوری نہ ہو سکنا، زخم محرومی، ناکامی کا گھاؤ۔

زخمِ تیغِ ناز = ناز و ادا کی تلوار کا گھاؤ۔

ز خود رفتہ بیدائے خیال = دشت خیال کا از خود رفتہ۔

از خود رفتہ بمعنی آپے سے باہر۔

بیدا بمعنی دشت، صحرا، بیابان۔

زخمِ سوزن = سوئی کا زخم، سلائی کا زخم، سوئی کے چبھنے سے جو زخم آئیں۔ سوزن بمعنی سوئی۔

فصل گل باقی ہے کر لو گے گریباں پھر چاک
آنے دو سوزن اگر بہر رفو آتی ہے
(آتش)

زر از دست رفتہ = وہ زیادہ دولت جو صرف ہو کر ہاتھ سے نکل چکی ہو مراد گذشتہ امارت تمول تھی۔

زرہ امتثال امر = بطور تعمیل ارشاد۔

امتثال بمعنی حکم ماننا حکم بجالانا۔

ذات اقدس تابع حکم خدائے لم یزل
اہل دیں کو حکم کی ہے اس کے لازم امتثال (تسلیم)

امر بمعنی حکم، بات جمع اوامر۔

نفی اس بات سے جو ہو اثبات
امر اس کا قبول کر ہیہات (دہشت گزار)

زعمِ جنوں = جنون کا گمان، ظنِ دیوانگی۔

زعم بمعنی گمان، ظن، غرور۔

چند باتوں پہ ہے حکمت کا مدار
اور سب زعم ہیں ان کے بیکار (مرزا ہوا)

زلف پر شکن = گیسوئے خم دار، گھونگھر والے بال۔

زلف کے سر ہونے تک = زلف کے باخبر ہونے تک زلف کی مہم سر ہونے تک۔

زمزم = بیت اللہ شریف میں واقع کنویں کا نام، زمزم کا پانی۔

دعا کرتا ہے یہ کعبہ میں زمزم
خدا وندا یہ طوفاں ہو کبھی کم (امیر مینائی)

جب حضرت ابراہیمؑ اپنی زوجہ ہاجرہ اور نومولود فرزند حضرت اسمٰعیلؑ کو مکہ کی وادی بے آب و گیاہ میں چھوڑ کر چلے گئے تھے اور حضرت ہاجرہ اپنی اور نومولود بچے کی پیاس بجھانے کے لیے صفا اور مروا پہاڑیوں کے درمیان چکر لگا رہی تھیں تو خدا کی قدرت سے حضرت اسمٰعیل

کے پاؤں رگڑنے سے جو چشمہ پھوٹ نکلا تھا اس کو
زمزم کہتے ہیں۔ اب زمزم کو مسلمان متبرک سمجھتے ہیں۔

ع سلام لکھتا ہوں میں جس کے قلم سے زمزم ٹپک رہا ہے (مومن)

زمزمۂ اہلِ جہاں = دنیا والوں کے نغمے، اہلِ جہاں
کی لاف زنی، دنیا والوں کی ہرزہ سرائی۔
زمزمہ بمعنی سرود، نغمہ، خوش آوازی کے ساتھ گانا

نوائے چند سے ہیں گوش آشنا جن کے
خوش آئے گا نہ انھیں زمزمۂ عنادل کا (انشا)

زمزمہ ساز = زمزمہ سنج، گانے والا۔

نار طنبور بنی آج رگِ سنگِ صفا
بے زباں زمزمہ سازی کرے موجِ زمزم (ذوق)

زمزمۂ مدحتِ شاہ = بادشاہ کی مدح سرائی کی
زمزمہ سنجی۔ زمزمہ بمعنی نغمہ، خوش آوازی سے
گانا، سرود۔

نوائے چند سے ہیں گوش آشنا جن کے
خوش آئے گا نہ انھیں زمزمۂ عنادل کا (انشا)

زمزمۂ نعتِ نبی = رسول اللہ کی نعت کا نغمہ۔
نعت اس نظم کو کہتے ہیں جس میں محمد رسول اللہ کی مدح
کی جائے۔

کلام نعت جو بھیجا تو اب بطور رسید
فرشتے بھیج رہے ہیں سلام اور درود (ناطق لکھنوی)

زُنّار = جنیو۔ سوت کا دھاگا جو مجوس اور اعلیٰ ذات کے
ہندو گلے میں پہنتے ہیں۔

زندانِ عشق چھٹ گئے مذہب کی قید سے
کنٹھا رہا گلے میں نہ زنّار رہ گیا۔

زنّار کو مؤنث بھی نظم کرتے ہیں۔

بیخود یہ تیری راہ میں تھے شیخ و برہمن
تسبیح گر پڑی کہیں زنّار گر پڑی (رشک)

زنانِ مصر = مصر کی عورتیں۔
یہ تلمیح ہے مصر کی ان عورتوں کی طرف اشارہ ہے جنھوں
نے یوسفؑ پر زلیخا کی وارفتگی کا قصہ سن کر طنز کیا تھا۔
اور زلیخا نے ان سب کو جمع کر کے حضرت یوسفؑ کو ان
خواتین کے سامنے پیش کیا تو وہ سب حضرت یوسفؑ
کے حسن کو دیکھ کر اس قدر مبہوت ہوئیں کہ اپنے اپنے ہاتھ
اُن چھریوں سے کاٹ لیے جو پہلے سے زلیخا نے ان کو پھل
کاٹنے کو دے رکھی تھی۔

زینتِ جیبِ کفن = کفن کی جیب کی زیبائش۔ کفن کا
وہ حصہ جو گریباں کے طور پر مردے کے سینے پر ہو اس
کو جیبِ کفن کہتے ہیں۔

زندانیِ تاثیرِ الفت ہائے خوباں = حسینوں کے محبت
کی تاثیر کا اسیر۔
زندانی بمعنی قیدی، گرفتار، اسیر۔ تاثیر بمعنی اثر۔
الفت ہائے خوباں بمعنی حسینوں کی محبت۔

زنجیرِ رسوائی = سلسلۂ بدنامی، بہت زیادہ بدنامی،
سلسل رسوائی۔

زنجیرِ موجِ آب = پانی کی لہروں کا سلسلہ۔

زندگی افزا = روح افزا، زندگی بڑھانے والا۔

زنگار = سبز رنگ، زنگ، کساؤ۔ آئینہ کا میل جو سبزی مائل ہوتا ہے۔

آغاز سبزہ خط رخسار نے کیا
بے نور آئینہ ترا زنگار نے کیا (زکی)

زنگار رخ آئینہ حسن یقیں = حسنِ یقین کے آئینہ کا زنگار، حسن یقین کے آئینہ کا بے صیقل ہونا۔

زنہار = (زینہار) ہرگز۔

اردو میں یہ لفظ عام طور پر منفی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس قطعہ میں مرزا غالب نے اثبات کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔

زنہار اوڑھنے کی نہیں کل کی اوڑھنی
باجی مجھے منگا دو جھلاجھل کی اوڑھنی
سچ پوچھو تو اردو کی فقط صاف زبان ہے (صاحب)
مضمون نہیں زنہار وہ تحریر (وحشت)

زوال آمادہ = زوال کی طرف مائل، زوال کے لیے تیار۔

زود پشیماں = جلد پچھتانے والا۔

زہر آب = زہر آلود پانی۔

پھپھولا کام دل میں ہے واں اب تک جہاں پکا
فلک کے جام سے یک قطرۂ زہر آب غم میرا (ذوق)

زہر غم = غم کا زہر۔

زہرہ = ایک ستارہ کا نام جس کو ناہید بھی کہتے ہیں جو تیسرے آسمان پر ہے۔

دم رقص اس نے جو کی زلف وا
تو زہرہ اسیر سلاسل ہوئی (صبا)

زہرۂ ابر = بادل کا پتا۔ زہرہ بمعنی پتا

آنکھ قاتل کی نہ کیوں کر ہو مرے زخموں پہ
زہرہ پانی ہوا جاتا ہے نمک دانوں کا (امیر مینائی)

زہرۂ آب ہونا = پتا پانی ہو جانا، حوصلہ پست ہو جانا، دہشت زدہ ہونا۔

کہوں میں کیا کہ ہے ہمسر دل بیتاب پارے کا
اسے تو دیکھ کر ہوتا ہے زہرہ آب پارے کا (ظفر)

زیارت کدہ = زیارت گاہ، جہاں لوگ زیارت کے لیے اکٹھا ہوں۔

زیارت گاہ حیرانی = حیرت کی زیارت گاہ۔

زیارت گاہ طفلاں = بچوں کی زیارت کرنے کی جگہ وہ جگہ جہاں کمسن لڑکے زیارت کے لیے اکٹھا ہوں۔

زیر بار منت درباں = دربان کا احسان مند۔

زیر بار منت بمعنی احسان کے بوجھ کے نیچے دبا ہوا۔ زیر بار احسان۔

درباں بمعنی سنتری، پاسبان۔

اپنے جانے کی روا داری نہ ہوتی غیر کیا
اے در جاناں اگر ہوتے ترے درباں ہم (رشید)

زیست حرام ہونا = زندگی حرام ہونا، زندگی تلخ ہونا۔ زندگی میں کوئی مزہ باقی نہ رہنا۔

لیکن یہ وہ نگیں ہے کہ رہتا ہے جس سے نام
دم بھر پسر جدا ہو تو ہے زندگی حرام
(انیس)

زینت طینت = طینت کے لیے باعث زینت۔

طینت بمعنی فطرت، سرشت یہ لفظ "طین" سے بنا ہے جس کے معنی گیلی مٹی ہے انسان مٹی کا بنا ہے اس لیے اس کے طینت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

طینت آدم میں حق اللہ کیا نشو و نما
ایک مشت خاک یوں پھیلی کہ دنیا ہو گئی (ثاقب لکھنوی)

س

سات اقلیم = ہفت اقلیم مراد کل کائنات، سارا عالم قدیم زمانہ کے حکما نے دنیا کی تقسیم مشہور سات سیاروں یا ان خطوط سے کی ہے جن سے ربع مسکون کی چوڑائی معلوم کی جاتی ہے۔ ان حکما نے ربع مسکون کے عرض کو خط استوا سے نوے درجہ کا اندازہ لگایا اور اس میں سے تیس درجہ قطب شمالی کی سمت سے خارج کر کے اقالیم سبع کا ساٹھ درجہ عرض رکھا ہے اور اسی کے موافق زمین کو سات حصوں میں تقسیم کر دیا تھا جو ہفت اقلیم کہلاتے تھے۔

سادگی آموز بتاں = معشوق کو سادگی سکھانے والا۔ معشوق کو آرائش نہ کرنے کی تعلیم دینے والا۔

سادگی ہائے تمنا = آرزوئے وصال کی ناسمجھی۔

سادہ پرکار = سیدھے سادے ہوشیار۔

سادہ بمعنی سیدھے سادے۔

پرکار بمعنی ہوشیار، چالاک۔

سادہ دل = نادان، احمق، صاف دل، بے کپٹ، بے کینہ، بھولا۔

وہ سادہ دل ہوں کہ تا دقت و لپیں مجھکو
جمی ہوئی ہے بت بے وفا کے آنے کی
(مرزا داغ)

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری
(ڈاکٹر اقبال)

ساز انا البحر = نغمہ انا البحر۔

انا البحر = میں سمندر ہوں۔ ساز بمعنی باجا۔ انا بمعنی میں بحر بمعنی سمندر۔

ساز آہنگ شکایت = شکایت کے نغمے کا ساز۔

ساز چمن طرازی داماں = دامن کی گلکاری کا سامان

ساز صدائے آب = جل ترنگ کی آواز۔

جل ترنگ = پیالیوں میں پانی بھر کر لکڑی کی چھڑی سے بجاتے ہیں تو اس سے آہنگ پیدا ہوتی ہے۔

ساز طالع ناساز = ساز بدنصیبی، بدقسمتی کا ساز لانے والا۔

ساز بمعنی باجا۔ طالع بمعنی قسمت، مقدر، نصیب۔

ناساز بمعنی نادرست، ناموافق، ناسازگار۔

سازہا مست طرب = موسیقی کے سازوں کی نشہ طرب سے مستی۔ یعنی موسیقی کے ساز طرب کے نشہ میں مست ہیں۔

ساز ہستی = زندگی کا ساز مراد زندگی، حیات۔

ساز بمعنی باجا۔

دل میں پنہاں حسرتوں کا راز ہونا چاہیے
ساز اس محفل کا بے آواز ہونا چاہیے
(ناطق لکھنوی)

زندگی کا ساز بھی کیا ساز ہے
بج رہا ہے اور بے آواز ہے (نامعلوم)

سازِ یک ذرہ = ایک ذرہ کا وجود

ساغرِ جم = جمشید کا پیالہ، جامِ جہاں نما، جم جمشید کا مخفف۔
فردوسی نے شاہنامہ میں جم کا ذکر ایران کے ایک عظیم المرتبت بادشاہ کی حیثیت سے کیا ہے۔ مشہور ہے کہ ایران کے سائنسدانوں نے اس بادشاہ کی شراب نوشی کے لیے ایک ایسا پیالہ بنایا تھا جس میں مختلف رنگوں کی شراب نوشی کے لیے خطوط بنائے گئے تھے۔ بعض لوگوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اس پیالہ میں یہ صفت تھی کہ بادشاہ کو ساری دنیا کا حال معلوم ہو جاتا تھا اس لیے اس پیالہ کو جامِ جہاں نما بھی کہتے تھے۔

جامِ جہاں نما ہے شہنشاہ کا ضمیر
سوگند اور گواہ کی حاجت نہیں مجھے (غالب)

ساغرِ سرشارِ دوست = دوست کا ساغر لبریز دوست کے ہاتھ کا شراب سے بھرا ہوا جام۔

ساغر کشِ حال = حال کی شراب کے ساغر پیتے رہنا غفلت میں گذارتے رہے۔

ساغرِ میخانۂ نیرنگ = میخانۂ طلسم کا ساغر، میخانۂ گردشِ ایام کا پیمانہ۔

سافل = نیچے والا، زیر، نیچ۔

سامانِ زنگ = زنگ کا سبب۔

سامان طرازِ نازشِ اربابِ عجز = عشاق کے غرور کا سامان مہیا کرنے والا۔

سامانِ عیش وجاہ = عیش و عشرت کا سامان۔
جاہ بمعنی رتبہ، قدر، عزت، مرتبہ۔

تیرا جو ہوا بندہ درگاہ بڑھا
اعزاز بڑھا، مال بڑھا، جاہ بڑھا (امیر)

دہلی میں مذکر اور مونث دونوں بولتے ہیں۔

بہارِ جہاں چلتی پھرتی ہے چھاؤں
ہوا کیا اگر جاہ حاصل ہوئی (مصحفی)

سامانِ نازِ زخمِ دل = زخمِ دل کے لیے سامانِ فخر و ناز۔

سامانِ وجود = سرمایۂ وجود، وجود کا سبب، باعثِ وجود، باعثِ بقائے عالم۔

ساقی بہ جلوہ = ساقی جس وقت جلوہ افروز ہوتا ہے۔

ساقیِ کوثر = نہرِ کوثر کا ساقی۔
اہلِ سنت والجماعت کے عقیدہ کے لحاظ سے روزِ حشر حوضِ کوثر پر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اہلِ ایمان کی تشنگی بجھائیں گے اس لیے انھیں کو ساقیِ کوثر کہا جاتا ہے اہلِ تشیع ساقیِ کوثر سے حضرت علی مراد لیتے ہیں۔

احسان کرو اللہ و پیمبر کا تصدق
پانی دے مجھے ساقیِ کوثر کا تصدق (دبیر)

ساقیِ گردوں = ساقیِ فلک۔
گردوں بمعنی چرخ، فلک۔

ابتک اتنا میری آہ بے اثر میں درد ہے
جھک گیا ہے پیرِ گردوں کے جگر میں درد ہے
(پیارے صاحب رشید)

ساکنانِ خطۂ خاک = زمین کے رہنے والے۔

ساکن بمعنی سکونت رکھنے والا، رہنے والا۔

خطہ بمعنی ملک، سرزمین، قطعہ

آیا جو نظر وہ خطۂ پاک
ہونے لگا سُست اسپِ چالاک (مولانا اسمٰعیل [illegible])

سال = عمر کا سال مراد عمر۔

سامانِ صد ہزار نمکداں = ہزاروں نمکدانوں۔

کالانعام

سایۂ لالۂ بے داغ = ایسے لالہ کا سایہ جس میں کوئی داغ نہ ہو۔

سُبحۂ زاہد = زاہد کی تسبیح۔

سبحہ بمعنی تسبیح

فصلِ گل میں اس قدر ہے میکشوں کا دَور دَورہ
سبحۂ زاہد نے بنائی دانۂ انگور کی (ناسخ)

بعض شعرا نے سُبحہ کو مذکر نظم کیا ہے۔

ذکر کرتا ہوں کسی کی نرگسِ مخمور کا
سُبحہ میرے ہاتھ میں ہے دانۂ انگور کا (اسیر)

سُبحۂ صد دانہ = سو دانوں کی تسبیح۔

سَبَدِ گُل = پھولوں کی ٹوکری جس میں پھول توڑ کر جمع کیے جائیں۔

پھولوں سے سبز سبز شجر سُرخ پوش تھے
تھالے بھی نخل کے سَبَدِ گل فروش تھے (انیس)

سبزۂ خط = خط نمودار ہونے کی ابتدا، آغازِ خط۔

رخساروں پر بالوں کے اُگنے سے جو سبزی نمودار ہو

سبزۂ خط سے ہوا ہونے لگی سرخیٔ لب
چمنِ حُسن سے لال اُڑ گئے بن کے بلبل (محسن کاکوروی)

سبزہ زارِ ہائے مطرّا = تر و تازہ سبزہ زار۔

سبزہ زار بمعنی مرغزار۔ وہ جگہ جہاں سبزہ کثرت سے ہو۔

ہنستا تھا کوئی گل نہ لہکتا تھا سبزہ زار
کانٹا ہوئی تھی سوکھ کے ہر شاخِ باردار (انیس)

مطرّا بمعنی شاداب، تر و تازہ۔

سبزۂ نوخیزِ مسیحا = مسیحا صفت محبوب کے چہرے پر نیا اُگا ہوا سبزہ جس سے بالوں کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔

سبزہ نوخیز بمعنی تازہ اُگا ہوا سبزہ۔

چرخِ اوّل ہے ستاروں سے زمینِ گلشن
ہے زمیں سبزۂ نوخیز سے چرخِ اوّل

سبزۂ نُہ چمن = نو آسمانوں کا سبزہ، نُہ چمن مراد نو آسماں۔ (قدر بلگرامی)

سبقِ شوق مکرّر ہونا = سبقِ شوق کا دُہرانا، اظہارِ شوق کا بار بار اظہار کرنا۔

سُبک = خفیف، ذلیل، ہلکا، حقیر، رسوا۔

اس تیزی سے آئے وہ سُبک بال
پیچھے رہیں کاتبانِ اعمال (محسن)

سُبک دست = تیز دست، جلد کام کرنے والا، پھرتیلا، مشاق۔

جنوں کی سُبک دستیوں کی قسم
نہ چھوڑوں گا گردن پہ تارِ گریباں (ممنون)

سُبک سر = حقیر، ذلیل، کمینہ، اوچھا پن۔

سَبو = گھڑا، مٹکا، مٹلیا، شراب رکھنے کا برتن۔

دل کو کیا گداز محبت کی آگ نے
سختہ ہوا سبو جو مرا خام ہو گیا (وزیر)

سپاس = شکر، ستائش، اظہار احسان مندی
سر کرے ہے۔ شروع کر دیتا ہے۔

سپند بزم وصل غیر =
سپند بمعنی کالا دانہ جس کو نظر بد کے اثر کو دور کرنے
کے لیے صدقہ کے طور پر اتار کر جلایا جاتا ہے
رقیب کی محفل وصل کو نظر بد سے بچانے کے لیے کالا دانہ۔

ستائش = تعریف، مدح، سراہنا۔
ستودن مصدر تعریف کرنا، سراہنا۔

ع کس حسن سے لب پر ہے ستائش اب وجد کی (انیس)

ستائش گر = تعریف کرنے والا، مدّاح۔

ستائش ناتمام = مدح ناکمل۔

ستم ظریف = ہنسی مذاق میں نوک جھونک کرنے والا،
جس کی ستم میں ظرافت ملا ہوا ہو، ظرافت کے پردے
میں ظلم کرنے والا۔

ہنس کر کبھو بلایا تو برسوں تک رلایا
اس کی ستم ظریفی کس کے تئیں دکھاؤں (میر)

ستم ہمرہاں = ساتھ چلنے والوں کا ظلم، ہمراہیوں
کے مظالم۔

سجّادہ = جانماز، وہ کپڑا جس پر سجدہ کیا جائے، مصلّے
بزرگان دین کی مسند۔

واں کلمہ کفر کا یہاں شکر اس غفور کا
واں جادہ نار کا یہاں سجّادہ نور کا (دبیر)

سخت جانی ہائے تنہائی = سخت جان اس کو کہتے
ہیں جس کا دم مشکل سے نکلے سخت جانی کے معنی مر جانے کے
اسباب کے باوجود نہ مرنا۔
تنہائی بمعنی اکیلا یعنی جان لیوا اکیلا پن۔

سختی کشان عشق = عشق کی سختیاں اٹھانے والے

سخن گرم = اثر کی گرمی سے بھرا ہوا کلام، پُر تاثیر اشعار

سراپا رہین عشق = سر سے پاؤں تک عشق کے پاس گرو
ہمہ تن محبت میں مبتلا۔

سراغ تف نالہ = نالہ کی گرمی کا پتہ۔
سُراغ بمعنی کھوج، پتہ تف بمعنی بخار، گرمی۔

دل اور جگر اپنے تو جلے آتش غم میں
جی کیونکہ بچاؤں کہو اس آگ کی تف سے (میر)

سُراغ جلوہ = جلوہ کا سُراغ، جلوہ کی ٹوہ، جلوہ کا
پتہ، جلوہ کی تلاش۔
سُراغ بمعنی پتہ، نشان، ٹوہ، تلاش، جستجو۔

ہے میرے تئیں سُراغ دل کا
پھرتا ہوں لیے یہ داغ دل کا (درد)

سرانگشت حنائی = حنائی انگلی کا سِرا، حنائی انگلی
کا پور، دست حنائی کی انگلیاں۔

سر ہونا = غالب ہونا، کامیاب ہونا، عہدہ برا ہونا۔

سربسر = تمام وکمال، بالکل، اوّل تا آخر۔

وہ چہرہ، بدن اس کا نازک
سربسر ناز، سراپا نازک (مرزا سودا)

سر بہ گریباں = متفکر، فکرمند، گریباں میں سر ڈالے
سوچ میں پڑے ہوئے، نادم ہونا، شرمندہ۔

آئینہ ہوا اس رخ کے حضور آن کے حیراں
پرتو سے گل رخ کے وہ ہو سر بہ گریباں (دبیر)

سر بہ مہر = جس کے منھ پر مہر لگی ہو۔

کھلے گا یار کا جوڑا اٹھے گی جنس جنوں
نہ سر بہ مہر رہے گا خزانہ زنجیر (بحر)

سر پہ آرے چلانا = آزار پہونچانا، روحانی اذیت
پہونچانا، ہلاکت میں پڑنا، جان پر بننا۔

اک ذرا پیچ جو گیسو میں سمجھ کر شانہ
آرا سر پر نہ کسی عاشق شیدا کے چلے (اسیر)

سر پر شور = سرشوریدہ، جس سر میں سودا سمایا ہو،
سودائی، دیوانہ۔

سر پستان پریزاد = پری کے پستان کی بھٹنی، عورت
کے پستان کا وہ سرا جس کو بچہ منھ میں لے کر دودھ پیتا ہے۔

دمبدم گوئیاں کی ہیں مجھکو دا یاد آئیاں
اودی اودی بھٹنیاں اور گوری گوری چھاتیاں (رنگین)

سر پنجہ مژگان آہو = ہرن کے پلکوں کے سر کا پنجہ۔

سرتاسر = بالکل، تمام، کمال، سر بہ سر، از ابتدا تا انتہا
از اوّل تا آخر۔

زہر آن میں بھرا ہے سرتاسر
نہیں کاٹے کا ان کے ہے منتر (شوق)

سرحد ادراک = عقل کی سرحد، سمجھ کی حدود۔
ادراک بمعنی عقل، فہم، سمجھ۔

غیر محسوسات کا ادراک کرتی ہے یہی
تخلیہ میں سیر ہفت افلاک کرتی ہے یہی (عزیز لکھنوی)

تجھے برسوں ہوئے ناوک لگائے او کماں ابرو
ابھی تک دل میں کچھ کچھ درد کا ادراک ہوتا ہے (نوازش)

سر دامن = دامن کا سرا۔
سر بمعنی سرا، چوٹی، نوک، اوپر، اندر بیچ میں۔

چلتے ہیں اور دیکھنے والا کوئی نہیں
شمع سر مزار غریباں ہیں تو ہیں (تسلیم لکھنوی)

گرم خرام ناز ہو تم یہ تو دیکھ لو
کس کا پڑا ہوا ہے سر رہگذار دل (امیر مینائی)

سر مژگاں مرے آنسو کا ستارہ چمکا
دار پر اب اثر جذبۂ منصور نہیں (عزیز لکھنوی)

سر رشتۂ اوقات = زندگی کے تاگے کا سرا۔
سر بمعنی سرا رشتہ بمعنی دھاگہ، تاگا۔
اوقات جمع وقت کی بمعنی زندگی، ہستی۔

کی ترے پیچھے تلخ سب اوقات
دن کو دن سمجھی اور نہ رات کو رات (شوق)

دن کو ہم ان سے بگڑتے ہیں وہ شب کو ہم سے
رسم پابندی اوقات چلی جاتی ہے۔ (حسرت موہانی)

سررشتۂ ایجاد = رشتۂ ایجاد۔

سررشتہ بمعنی رسی، ڈورا، علاقہ، تعلق، رشتہ، سلسلہ۔

آہ موزوں تجھے گلشن میں نہ کرنی تھی اسیر
مفت سررشتۂ آوازِ عنادل توڑا (اسیر)

کس طرح کاٹیں تاسف سے نہ ہر دم پشتِ دست
ہاتھ سے کھو بیٹھے ہیں سررشتۂ تدبیر ہم (زند)

سررشتۂ سلامت = سلامتی کا سررشتہ،
سلامتی کا تعلق، سلامتی کا سلسلہ۔

آہ موزوں تجھے گلشن میں نہ کرنی تھی اسیر
مفت سررشتۂ آوازِ عنادل توڑا (اسیر)

سررشتۂ وفا = وفا کے رشتہ کا سرا

سرِ رہ گذر = سرِ راہ، راستہ میں۔

گرم خرامِ ناز ہو تم یہ تو دیکھ لو
کس کا پڑا ہوا ہے سرِ رہگذار دل (امیر مینائی)

سرِ سودائے انتظار = حسنِ انتظار کی خریداری کا شوق
متاعِ انتظار کی خرید کا خیال۔

سر بمعنی خیال، دھن، عشق، شوق

زاہد کو سرِ زلفِ سیہ فام نہیں ہے
مومن کی توجہ طرفِ شام نہیں ہے (صبا)

سرشار = سرمست، مخمور، بدمست۔

بچپنے ہی میں گنہگار ہوا
بادۂ عشق کا سرشار ہوا (رسوا)

مخمور را نگاہ تو سرشار می کند
بدمست را عتاب تو ہشیار می کند (صائب)

سبز شد خطِ لبِ یار بہار است بہار
اے جنون من سرشار بہار است بہار (سعدی)

سررشتہ داری = عدالت کا ایک عہدہ۔

سرشکِ سر بہ صحرا دادہ = اشکِ آوارۂ دشت،
اشکِ دیوانگی، آنسوؤں کو صحرا میں آوارہ ہونا۔

سرشک بمعنی آنسو، اشک۔

ع سرشکِ غم کو دل سے دیدۂ تر تک پہونچنا ہے (کمال لکھنوی)

سر بہ صحرا دادن بمعنی دیوانہ بنانا۔

صبا بہ لطف بگو آں غزالِ رعنا را (حافظ)
کہ سر بہ کوہ و بیاباں تو دادۂ ما را

سرگرانی = کشیدگی، خفگی، رنجیدگی، خمار، رنجش،
سر کا بھاری ہونا۔

بارِ الفت کا سنبھالا نہیں جاتا مجھ سے
سرگرانی ہے مری لغزشِ پا سے پیدا (صبا)

بجانِ صد گونہ بیداد تو کردم اختیار اما
بکوئے از رقیباں سرگرانی خوش نمی آید (محمد حسن خان حسن)

سرگرم = مستعد، منہمک، کام میں دل سے لگنا، فریفتہ، مشغول۔

سرگرم نالہ ان دنوں میں بھی ہوں عندلیب
مت آشیاں چمن میں مرے متصل بنا (مصحفی)

بیک آتش چو داغِ لالہ می سوزم دریں گلشن
نہ ہر شمع تواند کرد چوں پروانہ سرگرم (مرزا صائب)

سرگرم جفا = ظلم کرنے میں انہماک، ظلم وستم میں شدت سے
سرگرم ہونا بمعنی آمادہ ہونا، شدت کرنا۔

عاشقاں از مے تہ شیشہ دل سرگرم اند
چشم مخمور تو تردست قدح پیمائی است
(محمد قلی سلیم)

سرگرم خرام = محو خرام۔
خرام بمعنی ناز و انداز کی چال۔

خاک میں ہم کو ملاتا تھا خرام ناز سے
اعتقاد فتنۂ محشر ہمارے دل میں تھا
(دانش لکھنوی)

سرگرم نالہ ہائے شرربار = آگ کی چنگاریاں برسانے
والے نالوں میں محو۔
شرر بمعنی چنگاری ۔ بار بمعنی برسانے والے (باریدن
مصدر۔ برسنا، برسانا)۔

سرگشتہ = حیران، بھٹکا ہوا، پریشان۔ بمعنی دیوانہ، مست۔

کوفہ میں جو پابند بلا ہو گئے مسلم
سرگشتۂ صحرائے جفا ہو گئے مسلم (دبیر)

سرگشتگی = جوشِ وحدت، حیرانی، پریشانی، تردد۔

سرگشتگی میں میر کیا ساتھ دے سکے گا
اے آسماں ٹھہر جا، ناحق خراب ہوگا (صبا)

سرمایۂ ایجاد = سرمایۂ تخلیق، ایجاد کی پونجی۔
سرمایہ بمعنی پونجی، راس المال۔

عشق کا سرمایہ جو کچھ حسن کی دنیا میں تھا
شکر کرتا ہوں مجھے میری وفا سے مل گیا
(محشر لکھنوی)

سرمایۂ یک عالم = ایک دنیا کا سرمایہ، بقدر یک عالم۔

سرمایۂ دو عالم دو حرف جو ہیں کن کے
اک ان کی حکایت ہے اک میرا فسانہ ہے
(ناطق لکھنوی)

سرمۂ مفت دال = نظر کے لیے وہ سرمہ جو جس کی کوئی
قیمت نہ ہو۔
سرمہ بمعنی کحل، آنکھوں میں لگانے کا بہت باریک پسا
ہوا سیاہ سفوف۔

بے ثباتی چمن حیرت نرگس سے کھلی
مل گیا کور سے سرمہ ہمیں بینائی کا (امیر مینائی)

سرِ نشو و نما = نشو و نما کرنے والا سر۔

سرنگوں = سر نیچا کیے ہوئے، سر جھکائے ہوئے، جھکے ہوئے۔

ع جب لشکر خدا کا علم سرنگوں ہوا (انیس)

سرنوشت = تقدیر، ماتھا، پیشانی، قسمت کا لکھا،
خط تقدیر۔ نوشت بمعنی لکھاوٹ، تحریر۔

دھوئی کیوں اشک کے طوفان سے لوح محفوظ
سرنوشت اپنی ہی ناسخ نے مٹائی ہوتی
(ناسخ)

سرنوشت دو جہاں ابر = ابر کثیر کی خاصیت۔
سرنوشت بمعنی تقدیر کا لکھا۔
دو جہاں ابر بمعنی ابر کی کثرت۔

پھرتا نہ کس طرح سے محبت میں دربدر
یہ ٹھوکریں لکھی تھیں مری سرنوشت میں

سروبرگ ادراک معنی = معنی کو سمجھنے کا سامان، رازِ
حقیقت کو دریافت کرنے کی قوت۔

سمجھنے والا ، دماغ۔

سروبرگ کنایہ ہے دماغ سے۔

بسعیٔ عاشقانہ طبع او چوں مائل افتادہ

سلیم از شوق آں دایم سروبرگ غزل دارد

(محمد قلی سلیم)

سروبرگ ستائش = دماغ مدح سرائی، تعریف کرنے کی طاقت ، داد دینے کا حوصلہ۔

سروبرگ بمعنی دماغ۔

مابشوق نالہ از بلبل بہ گلشن می رویم

ورنہ کے مارا سروبرگ تماشائے گل است

(الفت خاں احسن)

سروچراغاں = چراغوں کا درخت۔

چراغ اس طرح ترتیب دیے جائیں کہ سرو کا درخت معلوم ہو۔

سرورِ تپ غم = تپ عشق کا نشہ، تپ غم کی کیفیت ، لطف تپ غم۔

سرورِ خاص خواص = خاص لوگوں کے لیے سرورِ خاص

سرور و سوز = کیف و مستی ، سرور بمعنی انبساط ، خوشی، فرحت ، ہلکا نشہ۔

ذرا ہو گہری محبت تو خاک کر دے چرخ

مرا سرور ہے گل خندۂ شرر کا سا (مومن)

نشۂ زر میں یہ کم ظرف جہاں میں مدہوش

ایک تولہ کا سرور آٹھ پہر رہتا ہے (شاد)

سوز بمعنی سوزش ، جلن ، تپش۔

نہ گئی ہائے تپ غم کی حرارت نہ گئی

وہی دھڑکن ہے وہی سوز جگر ہے کہ جو تھا (جلیل)

سروِ سبزِ جوئبارِ نغمہ = دریائے نغمہ کا سبزہ سرو۔

سرو قد = سیدھے قد کا ، سرو کی طرح ، سیدھا قد رکھنے والا سرو قامت۔

سرو قد کوئی ادا کوئی گل چہرہ

غیرت ماہ کوئی رشک مہ دا (مثنوی بہشت گلزار)

جو اس سرو قد سے جدائی ہو

قیامت مرے سر پہ آئی ہوئی (اکبر الہ آبادی)

چونکہ سرو کا درخت بالکل سیدھا ہوتا ہے اور اس میں خم نہیں ہوتا اس لیے محبوب کے قد کو سرو قد سے تشبیہ دیتے ہیں۔

وائے بر شاعرانِ نادیدہ

غلطیہا بہ خود پسندیدہ

سرو را قد یار می گویند

سرو چوبیست ناتراشیدہ (زیب النساء)

سرو صنوبر = سرو اور صنوبر دو درختوں کے نام ہیں جو سیدھا مخروطی اور خوشنما ہونے کی وجہ سے شعرا معشوق کے قد کو اس سے تشبیہ دیتے ہیں۔ صنوبر بھی سرو کے درخت کی ایک قسم ہے۔

دل میں اتنا سمایا ہے کہ جل جاتا ہوں

سرو نو خیز جو انگشت نما ہوتا ہے (مومن)

تمہارے قد کا صنوبر جواب کیا ہوگا

یہ مصرع نظری انتخاب کیا ہوگا (اسیر)

وہ ہی قد ہے مجھ سے طالب دل

سرو کو شوق ہے صنوبر کا (داغ)

سرِ ہر مو = بال کا ہر سرا۔

سرہنگ = فوج کا سردار، کمانڈر۔

آئے پھر سرہنگ کر کے دار و گیر
لے گئے درویش کو کر کے اسیر (شوق)

سزائے کمالِ سخن = کمالِ سخن کی سزا، سخن وری میں کمال حاصل کرنے کی سزا، شاعر کامل ہونے کی سزا، شاعر باکمال ہونے کی سزا۔

سُست رو = سُست رفتار، آہستہ چلنے والا۔

سطحِ گردوں = سطحِ آسماں۔

سَطوتِ قاتل = قاتل کا رعب۔

سطوت بمعنی رعب، دبدبہ، جلالت۔

دیکھ کر حیدرؓ کی سَطوت کہتی تھی بنتِ اسد
کیا پسر پیدا ہوا ہے شیرِ یزداں پیدا ہوا (انیس)

سعیِ آزادی = آزادی کی جدوجہد، آزادی حاصل کرنے کی کوشش۔

سعیِ بے حاصل = ایسی کوشش جس کا کچھ نتیجہ نہ نکلے، کوشش ناکام بے نتیجہ کوشش۔

سَفَرہ = بالفتح بمعنی مقصد۔

بالفتح بمعنی دسترخوان۔

پئے مہمانیٔ غم چوں حسودش سفرہ اندازد
کند بر سفرۂ او شورِ بختِ آں نمکدانی (طالب آملی)

ادیم زمیں سفرۂ عام اوست
بریں خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست (شیخ سعدی)

سفینہ = کشتی، بیاض۔

دل پہ ہے بحرِ محبت میں ہجومِ غم و یاس
خوف ہے بیٹھ نہ جائے یہ سفینہ بھر کر (امیر)

سکندر = یونان کے ایک عظیم الشان فاتح بادشاہ کا نام جو ذوالقرنین بھی کہلاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے سدِ سکندری تعمیر کرائی تھی۔ مورخین نے اس کے وقت میں حضرت خضرؑ کا ہونا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے جنہوں نے اس کے ہمراہ آبِ حیات کی تلاش میں نکلے تھے اور ظلمات میں چشمۂ حیوان دریافت کیا تھا اور آبِ حیات پی کر حیاتِ جاودانی حاصل کی۔

نہ گورِ سکندر نہ ہے قبرِ دارا
مٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے (امیر مینائی)

لایا تھا کیا سکندر دنیا سے لے گیا کیا
تھے دونوں ہاتھ خالی باہر کفن سے نکلے (مشہور)

سِلکِ عافیت = عافیت کی لڑی۔

سلک بمعنی ہار، موتیوں کی لڑی۔

خجلتِ دندانِ جاناں سے گہر ہیں آب آب
رشتۂ سلک اپنی مژگاں کی طرح تر ہو گیا (انیس)

سنگِ سرِ رہ = راستہ میں پڑا ہوا پتھر۔

سنگِ فساں = وہ پتھر جس پر سے باڑھ رکھی جائے۔

ناصح برائے تندیٔ تیغِ زبانِ تو
کافی است روئے سخت تو سنگِ فسانِ تو (حسن آبادی)

سنگِ گراں = بھاری پتھر۔

گراں بمعنی بھاری، وزنی۔

کچھ نہیں راہ میں گر سنگ گراں ہے اے دوست
یہ جہاں کارگہ شیشہ گراں ہے اے دوست (اعراف)

سنگ و خشت = پتھر اور اینٹ۔

سنگ بمعنی پتھر خشت بمعنی اینٹ۔

سوادِ اقلیم عدم = ملک عدم کی سرحد۔ سواد سے مراد وہ سیاہی ہے جو کسی شہر یا آبادی کی طرف نگاہ دوڑانے سے دور سے نظر آتی ہے۔ سیاہی، تاریکی۔

مبارک اس دل سوا زدہ کو کوچہ زلف
دیارِ حسن کا دلکش نظر سواد آیا (جلال)

اقلیم بمعنی ملک۔

بنو گے خسروِ اقلیم دل شیریں زباں ہو کر
جہاں گیری کرے گی یہ ادا نور جہاں ہو کر (اکبر الٰہ آبادی)

عدم بمعنی ہستی، معدومیت، آخرت، مقام بعد مرگ۔

اس ہستی موہوم سے میں تنگ ہوں انشا
واللہ کہ اس سے یہ مراتب عدم اچھا (انشا)

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکر ستم نہ ہوتا
جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا (مومن)

سوارِ سمند ناز = ناز و انداز سے چلنے والے گھوڑے کا سوار۔
شہ سوار - رخش ناز۔ وہ گھوڑا جو ناز و انداز سے قدم اٹھائے۔

ع۔ سمندِ ناز پہ اک اور تازیانہ ہوا

سوختن کاباب = جلنا کڑھنا۔
یعنی سوختن مصدر جس کے معنی جلنے اور جلانے کے ہیں۔

(۲) کی گردان کی جا رہی تھی یعنی سوخت۔ سوختند۔ سوختی۔ سوختید۔ سوختم۔ سوختیم وغیرہ۔

سودِ چراغ کشتہ = بجھے ہوئے چراغ کا فائدہ۔

سود بمعنی فائدہ۔ نفع۔ بڑھوتی۔

تھا خواب کو خیال میں دل سے معاملہ
جب آنکھ کھل گئی تو زیاں تھا نہ سود تھا (غالب)

چراغ کشتہ بمعنی بجھا ہوا چراغ۔ چراغ جو ٹھنڈا ہو گیا ہو۔

کدامی شاخ گل دامن فشاں زیں بزم بیرون شد
کہ بوئے گل بمغزم از چراغ کشتہ می آید (اوانیہ)

سوزِ جاودانیٔ شمع = شمع کا ہمیشہ جلتے رہنا، شمع کا دائمی سوز۔

سوزش باطن = سوزِ پنہاں، پوشیدہ جلن۔

سوزش بمعنی جلن۔ کھولن۔

کیا کہیے کہ ہے سوزش داغ جگر ایسی
سنتا نہیں وہ غیرت شمس و قمر ایسی (آتش)

سوزِ غم ہائے نہانی = چھپے ہوئے غموں کی جلن،
غم پنہاں کی سوزش۔

ماں سوز غم ہائے نہانی دیکھتے جاؤ
بھڑک اٹھی ہے شمع زندگانی دیکھتے جاؤ (فانی بدایونی)

سوزِ نہاں = چھپی ہوئی جلن، مخفی آگ۔

سوگند = قسم، حلف۔

احساں نہ اٹھے گا ناکسوں کا
سوگند بجوم بےکسی کی (آتش لکھنوی)

سوءِظن = بدگمانی، گمانِ بد، خیالِ بد،
سو بمعنی خرابی، بگاڑ، بدطی، ظن بمعنی گمان، خیال۔

ان کی صحبت میں ہو ضائع اوقات
سوءظن سے نہیں خالی کوئی بات (مرزا سودا)

سویدا = وہ سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے (اسود کی تانیث)

رخسار کے گل رنگ پہ یہ خال نہیں ہے
بوسے ترے لیتا ہے سویدا مرے دل کا (جان)

شرم سے تم کو سمٹنا ہے تو سمٹو حسن سے
دل میں بن جاؤ سویدا پتلیوں میں تل بنو (عزیز لکھنوی)

سویدائے بہار = بہار کے دل کا سیاہ نقطہ

سویدائے دل چشم = دل کی آنکھ کا سیاہ تل۔
سویدا بمعنی سیاہ نقطہ جو دل پر ہوتا ہے۔

ہو گیا جزوِ بدن جائے گا اب کیا سودا
مردمک آنکھوں میں ہے دل میں سویدا سودا (انیس)

سوئے وادیٔ مجنوں = مجنوں کی وادی کی طرف، جس
وادی میں مجنوں رہا کرتا تھا اس جانب۔

سیاستِ درباں = پہرے دار کا رعب داب۔
سیاست بمعنی سخت گیری، سختی، چالبازی۔

مبادا کسی کہ یہ میری خیانت
کرے وہ میرے اوپر کچھ سیاست (زلیخائے اردو)

لوح پہلے تو مکر سے لے لو
پھر سیاست سے اس کو قتل کرو (گلشن عشق)

سیاہی = روشنائی، پرانے زمانے میں جو روشنائی استعمال
ہوتی تھی وہ ہمیشہ سیاہ ہوتی تھی اس لیے اس کو سیاہی
بھی کہتے تھے، کالک۔

کھولا جو میرا خط تو سیاہی چمک گئی
گھبرا کے لکھ دیا انھیں حرفِ وصال کیا (داغ)

گو تم نے صاف کی مرے خوں سے تیغ
ممکن نہیں سیاہی روئے سپر مٹے (اسیر)

سیرِ چراغاں = چراغاں کی سیر، چراغاں کا منظر دیکھنا،
چراغاں کا لطف اٹھانا۔

اللہ اللہ آمد نورِ الٰہی کا یہ فیض
شام سے پہلے ہی ہر گھر میں چراغاں ہو گیا (محشر)

سیرِ عدم = عدم کی سیر، نیستی کی سیر، عدم بمعنی ناموجودگی، نابود۔

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکرِ ستم نہ ہوتا
جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا (مومن)

سیرِ عرفا = عارفوں کی سیر، عرفا جمع ہے عارف کی
بمعنی خداشناس۔ صاحبِ معرفت۔

اساتذہ بھی وہ عارف جو اپنے وقت کے تھے
غرض کچھ اور نہ تھی جن کی معرفت کے سوا (شاد عظیم آبادی)

سیرِ گل = پھولوں کی سیر، سیرِ چمن۔

سیرِ نجف = نجف اشرف کی سیر، عراق کا ایک شہر جہاں حضرت
علیؑ کا مزار ہے۔

سیلابِ بلا = طوفانِ بلا۔
سیلاب بمعنی پانی کا ریلا، طوفانِ آب، طغیانی۔

میرے اشکوں کا فلک پر موجزن سیلاب تھا
ہالۂ مہ کی جگہ شب حلقۂ گرداب تھا (ناسخ)

سیلابِ گریہ = رونے کا طوفان، سیلِ اشک۔

سیلِ خانماں = گھر کا طوفان۔

سیل بمعنی طوفان، طغیانی۔ خانماں گھر کا اسباب، متاعِ خانہ۔

نے دل رہا بجا ہے نہ صبر و حواس و ہوش
آیا جو سیلِ عشق سب اسباب لے گیا (میر)

سیلِ گریہ = رونے کا سیلاب، اشکوں کی طغیانی، آنسوؤں کا طوفان۔

سیلیِ اُستاد = اُستاد کا چانٹا، اُستاد کا تھپڑ، استاد کا طمانچہ۔

کوئی گل بے سیلیِ بادِ صبا کھلتا نہیں
آبِ گل کے اس کرے میں یوں سکوں ملتا نہیں (مؤلف)

نہلانے میں جب آنکھ اس سے لڑی ہے
حبابوں پہ موجوں نے سیلی جڑی ہے (شاد)

سیلیِ خارا = پتھر کی چوٹ۔

سیلیِ ندامت = شرمندگی کا تھپڑ۔

سیلی بمعنی تھپڑ، طمانچہ۔

ساختش کہ بہ سدرہ کشیدہ
سیلی بہ رخِ قمر کشیدہ (سالک قزوینی)

از دوستِ دگرے چہ شکایت کند کراو
سیلی بدستِ خویش زند بر قفائے خویش (حافظ شیرازی)

سیماب پشت گری آئینہ دے ہے = شیشہ پارے کی صیقل کی مدد سے آئینہ بن جاتا ہے۔

سیماب یعنی پارہ جس سے شیشہ پر صیقل چڑھا کر آئینہ بنایا جاتا ہے۔

پشت گری بمعنی اعانت، مدد، ذریعہ، پشتی۔

آئینہ بمعنی شیشہ۔

سیم و زر = چاندی، سونا، سورج، چاند۔

سیمیا = وہ علم طلسم جس کے ذریعہ سے روح کو ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل کر سکتے ہیں اور ناموجود شے کو لوگوں کو دکھا سکتے ہیں۔

سینۂ اہلِ ہوس = مراد رقیب کا سینہ۔

ہوس پرست عشاق کے سینے بھی۔

سینۂ توحید فضا = توحید سے معمور سینہ۔

سیہ گلیم = بدبخت، بدنصیب، سیاہ روز، بے دولت، جو ہمیشہ پریشان و مفلس رہے۔

سیہ مستی = بدمستی، مدہوشی (سیہ مخفف ہے سیاہ کا)

بزم میں ہر دم گریں کیوں کر نہ ہم اغیار پہ
ہے سیہ مستی نگاہِ نرگسِ مخمور سے (وحشت)

ش

شاخِ گل = پھولوں سے لدی ہوئی شاخ، جس شاخ پر پھول کھلا ہو، پھولوں کی ٹہنی۔

کی سیہ جذبِ الفت گل چیں نے کل چمن میں
توڑا تھا شاخِ گل کو نکلی صدائے بلبل (میر)

شاخِ نبات = مصری کی شاخ، مصری کے کوزے کی وہ لکڑی جو کوزہ بنانے کے لیے کوزے میں لگائی جاتی ہے۔

ہم کیا شاخ نبات نے بھی
تجھ سا شیریں دہن دیکھا (رشک)

شاخ و برگ = ڈالیاں پتے اور پھل۔

شاعر نغز گوے خوش گفتار = خوش گو اور خوش کلام

نغز بمعنی خوب، عمدہ، اعلیٰ، اچھا، نادر۔

حدیث عشق کی تفسیر لے جس کا جی چاہے
چھڑی ہے عندلیبوں میں جو بحث نغز گفتاری (حسرت لکھنوی)

نغز گو بمعنی خوش گو۔

خوش گفتار بمعنی شیریں گفتار، خوش بیان۔

شانہ = کنگھی۔

ہاتھ میں آئینہ و شانہ پھر بھی شکن پیشانی پر
موجِ صبا سے تم تو نہ بگڑو زلفوں کو بل کھانے دو (صفی)

شانہ کش زلف یار = محبوب کے بالوں میں کنگھی کرنا۔

شانہ بمعنی کنگھی۔

خدا جانے یہ آرائش کرے گی قتل کس کس کو
طلب ہوتا ہے شانہ آئینے کو یاد کرتے ہیں (داغ)

زلف بمعنی کاکل، گیسو، گندھے ہوے سر کے بال۔

یہ سلسلۂ لا انتہا ہی ہے کہ زلف
گہوارۂ بادِ صبحگاہی ہے کہ زلف
اے جانِ جہاں یہ دوشِ سیمیں پہ ترے
ڈھلکی ہوئی رات کی سیاہی ہے کہ زلف (جوش ملیح آبادی)

شانہ زلفِ الہام = الہام کی زلفوں کی کنگھی، الہام کی زلفوں کو سنوارنے والا۔

الہام بمعنی القا، جو بات خدا کی طرف سے دل میں ڈالی جائے۔

وہ مشق رہی اور نہ وہ شوق ہے مومن
کیا شعر کہیں گے اگر الہام نہ ہوگا (مومن)

شاہ جہاں گیر جہاں بخش جہاں دار = بادشاہ جو فاتح عالم، جہاں دار اور عالم گیر ہونے کی صفات کا مالک ہو۔

شاہ بمعنی بادشاہ۔

جہاں گیر بمعنی فاتح عالم، دنیا کو فتح کرنے والا۔

نہ گئے خسرو اقلیم دل شیریں زباں ہو کر
جہاں گیری کرے گی یہ ادا نور جہاں ہو کر (اکبر الٰہ آبادی)

جہاں بخش بمعنی دنیا کو عطا کردینے والا، دنیا کو بخش دینے والا۔

جہاں دار بمعنی دنیا کا نگہبان، دنیا کا رکھوالا۔

قلزم عز و شرف کا دُرِ شہوار ہوں میں
سب جہاں زیر نگیں ہے وہ جہاں دار ہوں میں (انیس)

شاہد = شہادت دینے والا، صاحب حسن، محبوب، معشوق۔

اپنا شاہد سب حسینوں سے نرالا ہے فقیر
کس پہ دل آیا ہے دل آنے پہ کیوں ناز ہے (فقیر)

شاہد ہستیِ مطلق = مطلق ذات باری تعالیٰ، ذات واجب الوجود۔

شاہ روشن دل = شاہ روشن ضمیر۔

ایسا بادشاہ جس کا ضمیر روشن ہو اور اپنی فہم و ذکاوت سے ہر بات کی تہ کو پہنچ جاتا ہو۔

روشن دل بمعنی زیرک، دانا، عقلمند، عارف، زود فہم۔

یہ فخر کم ہے کہ روشن دلوں کا مجمع ہے
فروغِ نام کو اب کیا چراغِ طور آئے (محسن لکھنوی)

شاہ سخن گستر = شاہ سخن فہم و سخن گو شاعر سخن فہم۔

مدعی گرچہ سخن گو ست سخن گستر نیست
مہمل و معنی بسیار چہ معنی دارد
شگفتہ باد گلستان معنی طالب (محسن تاثیر)
کہ دست رد بہ سخن گستران ایران زد

شاہ سلیماں جاہ = سلیماں کا مرتبہ رکھنے والا بادشاہ۔ (مرزا غالب)

سلیمان ایک پیغمبر تھے جو نہایت جلیل القدر بادشاہ تھے
جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو مسخر کر دیا تھا۔
ہوا جن، پری، دیو، وحشی جانور، پرند اور تمام
جاندار۔ اور وہ تمام جانوروں اور پرندوں کی بولیاں
سمجھتے تھے

رتبہ مرا بلند ہے میں خاکسار ہوں
دوشِ صبا پہ مثل سلیماں سوار ہوں (موقر)

شائبۂ خوبی تقدیر = تقدیر کی خوبی کا دخل

سائبہ بمعنی آمیزش، ملاوٹ، خوبی تقدیر یعنی تقدیر کی
خوبی مراد بد قسمتی بطور طنز استعمال ہوتا ہے۔

شایان دست و بازوے قاتل = محبوب کے دست
و بازو کے لائق قاتل سے مراد محبوب ہے۔

شب رَو = رات کے وقت چلنے والا، چور، کوتوال۔

شب یعنی رات۔

رو بمعنی چلنے والا مصدر رفتن۔ رویدن چلنا

شبستان = رات بسر کرنے کی جگہ، خلوت خانہ۔

غیر کے گھر میں ہو شمع شب افروز ہو تم
تم سے روشن ہے تمہیں دیکھو شبستاں کس کا (داغ)

شبِ قدر = ماہ رمضان مبارک کے آخری دہے کی ایک
طاق رات جس کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ وہ
رات ایک ہزار راتوں سے بہتر ہے اور اسی رات کو مجید نازل ہوا۔

شب قدر است و طے شد نامۂ ہجر
سلامٌ ہی حتّٰی مطلعِ الفجر (لا علم)

مبارک شب قدر سے بھی وہ شب تھی
سحر تک مہ و مشتری کا قِراں تھا (آتش)

شبِ مہ = چاندنی رات۔ شب ماہ۔

کیا بخت نے تاریکی فرقت میں پھنسایا
دیکھی نہیں آنکھوں نے شب ماہ مہینوں (امیر مینائی)

شبنم بہ گل لالہ = لالہ کے پھولوں پر شبنم قطرے

شبنمستاں = وہ جگہ جہاں اوس گرتی ہو۔

شب ہائے تار برشگال = برسات کی اندھیری راتیں۔

شب ہائے تار بمعنی اندھیری راتیں، تاریک راتیں،
شب تاریک۔

آتی ہے بوئے داغ شب تار ہجر میں
سینہ بھی چاک ہو نہ گیا ہو تب کے ساتھ (مومن)

برشگال بمعنی برسات۔

پیالے عشق کے چھلکاتی برشگال آئی
شراب خواروں کو کرتی ہوئی نہال آئی (تسلیم)

شجرِ بید = بید کا درخت، بے ثمر، لاحاصل
بید کے درخت میں کوئی پھل نہیں لگتا۔
شجر بمعنی درخت۔

سفر ہے شرط مسافر نواز بہتیرے
ہزارہا شجر سایہ دار راہ میں ہے (آتش)

ہر شاخ ہر شجر سے نہ تھا بجلیوں کو کام
ہر شاخ ہر شجر پہ مرا آشیاں نہ تھا (فانی بدایونی)

شحنۂ شام = شام کا کوتوال۔
شحنہ بمعنی کوتوال، محافظ شہر۔

دروازے پہ دلوں کا تھا پہرا
بھونکے خبر وہ شحنہ ٹھہرا (گلزار نسیم)

شرابِ طہور = پاک شراب، وہ شراب جو بہشت میں
اہلِ بہشت کو دی جائے گی۔

اچھی کہی ملے گی شرابِ طہور کل
ترسو جنابِ شیخ کہاں تم کہاں شراب (حفیظ جونپوری)

سنا ہے واعظ مجھے کیا حدیث
شراباً طہوراً کہاں ہے حرام (استاد لکھنوی)

شرارِ جستہ = چنگاری، شرارے جو آگ یا شعلے سے نکلیں۔
شرار بمعنی آگ کی چنگاری۔

ہر سنگ میں شرار ہے تیرے ظہور کا
موسیٰ نہیں جو سیر کروں کوہ طور کا (سودا)

شرارِ سنگ = پتھر کی چنگاریاں۔ دو پتھروں کے رگڑنے سے
جو چنگاریاں نکلیں۔

شرحِ اسبابِ گرفتاریٔ خاطر = دل گرفتگی کے وجوہ
کی وضاحت، دل گرفتہ ہونے کے اسباب کی تفصیل۔
(دل گرفتہ بمعنی رنجیدہ، غمگین)

ہو جو مسجد میں دل گرفتہ امیر
کسی بھٹی پہ کیوں نہ چل بیٹھو (امیر)

شرحِ ہنگامۂ مستی = زندگی کی ہماہمی کی مفصل تشریح۔

شرع و آئین = شریعت و قواعد، اسلامی قوانین و قاعدے
شرع بمعنی راہ راست، آئینِ اسلامی، مذہبی قانون۔

بیان کرتے ہیں مستی میں رازِ بادہ پرست
شراب شرع میں اس واسطے حلال نہیں (امیر)

شرفِ مہر = آفتاب کے برج حمل میں داخل ہونے کو شرفِ
مہر کہتے ہیں۔
شرفِ مہر بمعنی آفتاب کا رتبہ۔

شرمِ نارسائی = نہ پہونچ سکنے کی شرم، بارگاہ خداوندی
تک نہ پہونچ سکنے کی شرم۔

شرمندۂ معنی نہ ہونا = معنی کا شرمندہ نہ ہونا۔
مراد بے معنی رہنا مہمل لفظ۔

شرمِ رسوائی = رسوا ہو جانے کی شرمندگی، رسوائی کی ندامت
ندامتِ رسوائی۔

شستِ بتِ ناوک فگن = تیر چلانے والے معشوق کا
نشانہ۔ شست بمعنی نشانہ۔

دل کو اپنے ہدفِ تیرِ بلا پاتا ہوں
اس کماندار نے کیا شست ادھر باندھی ہے (مصحفی)

ناوک فگن۔ تیر چلانے والا، تیر انداز۔

نہ زخمی ہوتے وہ ابرو کماں دم پیکار
جفا پہ درد سے ناوک فگن ہوئے تیار (آتش میانی)

شش جہت = چھ سمتیں مراد تمام عالم، اطراف عالم
پورب، پچھم، اتر، دکھن، اوپر، نیچے۔

غم کدہ ہے یہ شش جہت دیکھی
کس پہلو یہاں فراغ کہاں (مشق)

آئی تھی مرحبا کی صدا کشش جہات سے
پیاسا پلٹ رہا تھا بہادر فرات سے (نجم آفندی)

شعلۂ آتش = آگ کا شعلہ۔

شعلۂ آفتاب صبح محشر = قیامت کے دن کے آفتاب
کی کرن مراد تیز روشنی والے آفتاب کی کرن۔
کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن سورج سوا نیزے
پر آجائے گا اور اس کی شعاعوں میں دماغ کو پگھلا
دینے والی گرمی ہوگی۔

شعلۂ جوالا = گردش کرنے والا شعلہ۔

گرداب پر تھا شعلۂ جوالہ کا گماں
انگارے تھے حباب تو پانی شرر فشاں (انیس)

شعلۂ دودِ دوزخ = دوزخ کے دھوئیں کا شعلہ،
دوزخ کے دھوئیں کی لپک۔
دود بمعنی دھواں، دُخان۔

میرے مزار پہ جو پڑا پاؤں غیر کا
جائے غبار خاک سے دودِ جگر اٹھا (اسیر)

شعلۂ شمع = شمع کی لو، شمع کا شعلہ۔

شغل اطفال = بچوں کا شغل، بچوں کا مشغلہ،
بچوں کا کھیل۔

شق ہوگیا = شگاف پڑگیا، پھٹ گیا، دراڑ پڑگئی۔
شق ہونا بمعنی پھٹ جانا، شگاف پڑجانا۔

کھل گئے پھول حقیقت نہ کھلی پھولوں کی
سینہ شق ہوگا مگر راز نہ افشاں ہوگا (ناطق لکھنوی)

شکایت رنج گراں نشیں = آلام شدید کی شکایت

شکایت ہائے رنگیں = محبت بھرے شکوے۔

شکست = ٹوٹ، شکستن مصدر ٹوٹنا، پھوٹنا۔

تیری ہزار برتری تیری ہزار مصلحت
میری ہر اک شکست میں میرے ہر اک قصور میں (اصغر گونڈوی)

شکست آرزو = آرزو کا ٹوٹ جانا، آرزو کا پورا نہ ہونا۔

شکست قیمت دل = دل کی قیمت کو گھٹانا، دل کی
قدر کو کم کرنا۔

شکل قمری = قمری کی طرح، قمری کی مانند۔

شکل نہالی = قالین یا بستر پر بنی ہوئی شبیہ۔
نہالی بمعنی فرش، توشک، فرش پر بنی ہوئی تصویر۔
نہالی بمعنی روئی دار بستر، توشک۔

قلب ماہیت ہوئی آرام جاں کے ہجر میں
بن کے بستر سے نہال قد نہالی ہوگیا (بحر)

تار تار پیرہن میں بس رہی ہے بوئے دوست
مثل تصویر نہالی میں ہوں یا پہلوئے دوست (آتش)

شکنِ زُلفِ عنبریں = گیسوئے عنبریں کے بل۔
عنبر کی طرح خوشبو دینے والے گیسوؤں کی شکنیں

شِکوہ = شان و شوکت، مرتبہ، دبدبہ۔

ہر جا زمیں شکوہ دکھاتا تھا طور کی
بجلی قدم قدم پہ چمکتی تھی نور کی (انیس)

شکوہ سنجِ رشکِ ہم دیگر = ایک دوسرے کے رشک کا شکایت کرنے والا۔
شکوہ بمعنی شکایت، گلہ۔

چاکِ جگر و دل کا جب شکوہ بجا ہوتا
یوسف کا زلیخا نے دامن تو سیا ہوتا

شکوۂ بے دست و پائی = بے ہاتھ پاؤں ہونے کی (ساکت و بےطلوع) شکایت، مجبوری کی شکایت، بےکسی کا گلہ۔
بے دست و پا بمعنی عاجز، بےکس، مجبور۔

واللہ میرے سامنے بے دست و پا ہو تم
پر کیا کروں کہ امتِ خیر الوریٰ ہو تم (انیس)

شکوۂ جور = ظلم کی شکایت، شکوۂ ستم۔

شکیبِ خاطرِ عاشق = عاشق کے دل کا صبر۔
شکیب بمعنی صبر و قرار، تحمل، بردباری۔
خاطر بمعنی دل۔

آہ وہ غارت گرِ صبر و شکیب
سلسلۂ زلف شکن در شکن (حسرت موہانی)

شکیب و صبرِ اہلِ انجمن = اہلِ محفل کے صبر و قرار۔
شکیب بمعنی صبر، تحمل، برداشت، بردباری۔

مجھے عشق میں اس کا تو غم نہیں کہ شکیب و قرار ذرا نہ رہا

شگفتنِ گلہائے عیش = عیش و عشرت کے پھولوں (کا کھلنا)
کا کھلنا۔

شگفتنِ گلہائے ناز = ناز و انداز کے پھولوں کا کھلنا۔
شگفتن بمعنی کھلنا۔
معشوق کے گل ہائے ناز کا شگفتہ ہونا۔

شمارِ سبحہ = تسبیح کے دانوں کا شمار کرنا، مالا جپنا،
تسبیح میں عام طور پر سو دانے ہوتے ہیں، ان کو گننا۔

شمعِ بزمِ بےخودی = بےخودی کی محفل کی شمع۔

شمعِ سیہ خانۂ لیلیٰ = لیلیٰ کے سیاہ خانہ کا چراغ۔
لیلیٰ کے متعلق مشہور ہے کہ سیاہ فام تھی اور سیاہ خیمہ میں رہا کرتی تھی اس رعایت سے سیہ خانۂ لیلیٰ نظم کیا ہے۔

شمعِ کشتہ = بجھی ہوئی شمع۔

شمعِ کشتہ جنبشِ دامن سے روشن ہو گئی
کس قدر اے جان گرمی ہے تری رفتار میں

شمعِ ماتم خانہ = چراغِ غمکدہ، غم خانے کی شمع۔ (خواجہ وزیر)

شناور = تیرنے والا، تیراک۔

بزمِ حیرت میں نہیں مردمِ بےننگ کا کام
بحرِ تصویر میں کس روز شناور اترا (امیر)

شوخِ تُند خُو = تیز مزاج معشوق، گرم مزاج محبوب، بدمزاج، شریر۔
شوخ بمعنی دلیر، شریر، کنایہ محبوب۔

اے داغ سناتے غزل اس شوخ کو ہم بھی
گر شعر کوئی قابل انعام نکلتا (داغ)

تند خو بمعنی ذرا ذرا سی بات پر بگڑنے والا، بددماغ، بدمزاج، تیز طبیعت۔

پاتا نہیں تند خو کدورت کے سوا
دامن میں ہوا کے کچھ بجز خاک نہیں (انیس)

شوخیٔ اندیشہ = رنگینی خیال۔

شوخی بمعنی چلبلاپن، شرارت، بے قراری، تیزی۔

شرارت آکی بت میں کچھ آگئی
کہ شوخی بھی واللہ شرما گئی (جلال)

شوخی تحریر =

شوخی بمعنی شرارت، دل لگی۔

تحریر بمعنی لکھاوٹ ایسی لکھاوٹ جس سے دل ٹپکتی ہو۔

ان میں شوخی ذرا نہیں ہوتی
اس بلا کی ادا نہیں ہوتی (مرزا رسوا)

شوخیٔ عرضِ مطالب = مطلب کی باتیں کہنے میں گستاخی۔

شوخیٔ گفتار = گفتگو کی شوخی۔

شوخی سے ٹھہرتی نہیں قاتل کی نظر آج
یہ برق بلا دیکھئے گرتی ہے کدھر آج (داغ)

شور = غل، شہرت، جنوں، نمکیں، کھاری۔

سب خریدار ہوے رنج قفس سے صیاد
شور سن سن کے گلستاں میں عنادل میرا
(اسالک لکھنوی)

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا (آتش)

پیاسے رہے آکے چاہ دنیا پہ انیس
نکلا بھی اگر تو شور پانی نکلا (انیس)

شور سودائے خط و خال = شور جنون عشق۔

شور بمعنی زور، چیخنا چلانا، علامت جنوں۔

خط و خال - حسین چہرہ۔

خط بمعنی چہرہ پر اُگا ہوا سبزہ۔

خال بمعنی تل، کاجل کا سیاہ نشان۔

شوریدہ حال = دیوانگی میں مبتلا، سودائی، شوریدہ سر پریشان حال۔

شوریدہ بمعنی حیران، پریشان، دیوانہ، عاشق۔

میں وہ شوریدہ سر دیوانہ تھا جو بعد مردن بھی
چڑھا جاتے ہیں پتھر لوگ آ کر میرے مدفن پر (ناسخ)

شوق عناں گسیختہ = شوق بے لگام، شوق عناں گسستہ تیز رفتار۔ گسیختن مصدر ٹوٹنا، توڑنا۔

ہر موج صبا عناں گسستہ
رنگ رخ یاسمیں شکستہ (مصحفی لکھنوی)

شوقِ فضول = اشتیاق بے حد، حد سے گذرا ہوا شوق

شوقِ ہر رنگ = عشق بہ ہر رنگ یعنی عشق جس رنگ میں بھی ہو۔

شہپر رنگ = رنگینیٔ پرواز، شہ پر وہ پر جن کی مدد سے پرندے اڑتے ہیں، پنکھ۔

ذکر پرواز تو کیا تنگ ہے ایسا یہ چمن
جھاڑ بھی سکتے نہیں ہم سبھی شہپر اپنا (ذوق)

ہاتھ میں رہتی ہے صیاد کے موج اُن سدا
اس کی کیا خاک خوشی گر مرے شہپر نکلے (ذوق)

شہسوار طریقہ انصاف = انصاف کے طریقہ کے شہسوار۔
مراد بڑے انصاف کرنے والے۔
طریقہ بمعنی طرز، روش، انداز، طور۔

فرہاد مر کے عشق کو دھکا لگا گیا
کچھ خود کشی طریقۂ اہل وفا نہ تھا

شہنشاہِ فلک منظر بے مثل و نظیر = بے مثال
اور لاثانی عالی مرتبہ شہنشاہ۔

شہود = جمع شاہد کی بمعنی حاضر ہونا۔
جب سالک کو تمام موجودات عالم میں سوائے جلوہ حق اور
ہر شئے میں حق کے کچھ نظر نہیں آتا تو اس کیفیت کو اصطلاح
صوفیا میں اس کو شہود کہتے ہیں۔

قابل غور ہیں اسرار وجود
دیکھنا چاہیے آثار شہود (سودا)

غور سے دیکھ شہود اشیاء
اک تماشا ہے نمود اشیاء (مرزا رسوا)

شہیدانِ نگہ = نگاہوں کا شہید، جن کو نگاہوں
سے قتل کیا گیا ہو۔

شہید گل خزانی شمع = شمع کے گل خزاں زدہ کا شہید۔
گُل بمعنی پھول، شمع کے جلے ہوئے سرے کو بھی گُل کہتے ہیں۔

یہ کس نے ہاتھ سے اپنا لیا گُل شمع محفل کا
ہوا گلگیر میں عالم جو منقار عنادل کا ([illegible])

شیرازۂ اجزائے حواس = حواس کے اجزاء کا انتشار،
حواس کے اجزاء کے شیرازہ کا بکھر جانا۔
شیرازہ بمعنی وہ موٹا دھاگا یا فیتہ جو کتاب کی جزبندی
کے بعد پشتے کی دونوں طرف مضبوطی کے لیے جلد ساز لگا دیتے ہیں۔

صرف شیرازہ جو ہوا تیار
ہے رگ جان عاشقانِ زار (سودا)

شیرہ = پتلا گڑ جو چینے کی تمباکو میں ڈالا جاتا ہے۔ شکر یا گڑ
کا گاڑھا رقیق پکایا ہوا شربت۔ جیسے کر نکالا ہوا رس۔

لب شیریں یار کے آگے
قند گڑ ہے تو شہد شیرہ ہے (صبا)

تھی یہ الفت چشم جاناں سے مجھے طفلی میں بھی
شیر کے بدلے سدا شیرہ پیا بادام کا (ذوق)

شیشہ باز = شیشہ بازی کرنے والا۔

از سنگلاخ زرد دل ایں شیشہ باز من
خنداں چوں کبک مست ز کوہ دگر گذشت (ہما)

شیشہ بازی ایک قسم کا ناچ ہے کہ ناچنے والا گلاب سے پُر شیشہ
اور صراحی سر پر رکھ کر ناچتے ہیں اور ناچنے اور تھرکنے کے
باوجود شیشہ و صراحی سر سے نیچے نہیں گرتے۔

شیوع = خبر لگنا، خبر ظاہر ہونا، شائع ہونا، پھیلنا

ہوتا ہے جب شیوع معقولات
نہیں رہتا ہے مذہبوں کو ثبات (نظم طباطبائی)

شیون = نالہ و فریاد، آہ و بکا، نوحہ، ماتم۔

چھوڑ کر گھر ے ترے ہاتھوں سے نکل جائیں کہاں
تنگ ہمسایوں کا اے ذوق نہ کر شیون سے (ذوق)

کلیجا تھام لوگے جب سنو گے
نہ سنوائے خدا شیون کسی کا (ذوق)

ص

صاحب شاخ و برگ بار = پھل، پتوں اور شاخوں کا مالک۔

صاحبقرانی = حکومت

دو ستاروں کے ایک برج میں یکجائی کو علم نجوم کی اصطلاح میں قران کہتے ہیں جب دو سعد ستارے اس طرح ملتے ہیں تو اس کو قران السعدین کہتے ہیں۔ امیر تیمور کو صاحب قران اول اور شاہجہاں کو صاحب قران ثانی کہا جاتا ہے۔

دادہ بصاحب قران نرگس شہلا قلم
تاکندش در بنان نشو و نما ہا قلم (ظفر)

صاعقہ و شعلہ و سیماب =

صاعقہ بمعنی گرنے والی بجلی شعلہ بمعنی آگ کی لپٹ کو سیماب بمعنی پارہ۔

صبح بہار = بہار کی صبح، آغاز فصل بہار، موسم بہار کی صبح جو بڑی حسین اور دلکش ہوتی ہے۔

چوٹی میں وہ لپیٹے ہیں پھولوں کے ہار کو
پھولے ہے شام کہہ دو یہ صبح بہار کو

صبح بہار نظارہ = بہار کی صبح کا منظر۔

صبح وطن = وطن کی صبح جو بہت خوشگوار ہوتی ہے۔

ظلمت شام غریباں سے پریشاں ہو کر
تجھ کو اے صبح وطن میں نے بہت یاد کیا (مولف)

روح نے لطف بیاباں کا چمن میں پایا
شام غربت میں مزہ صبح وطن کا پایا (تعشق)

صحبت اہل کنشت = اہل بتکدہ کی صحبت کنشت غیر مسلم کی عبادت گاہ، بتخانہ۔

صحرا دست گاہ = صحرا کی وسعت رکھنے والا۔

دست گاہ بمعنی قدرت، سامان، سرمایہ، مشق، مہارت۔

یہ ضعف اب ہے کہ ہلنا گراں ہے قدموں کو
سبک روی میں کبھی ان کو دست گاہیں تھیں (انیس)

صحرا نورد = دشت نورد، جنگل جنگل پھرنے والا، جنگل میں آوارہ گردی کرنے والا۔

کہتے ہو تجھ کو دیکھتے ہیں کم
بندہ صحرا نورد رہتا ہے (تعشق)

صحن = آنگن۔

شام کو صحن میں حجرے سے نکلنا بی بی
تپ جو اترے تو عصا لے کے ٹہلنا بی بی (نفیس)

صدائے خندۂ دل = دل کے ہنسنے کی آواز۔

صد جلوہ = سیکڑوں جلوے۔

صد رنگ نالہ فرسائی = سو سو طرح سے نالہ و فریاد کرنا۔

صدرہ = سو راہیں، سیکڑوں راستے، سو طرح، سو بارہ
عربی زبان میں معقولات (فلسفہ قدیم) کی ایک مشہور

کتاب کا نام ہے جس کے مصنف صدر الدین شیرازی تھے۔

صدف گوہر شکست = ایسی سیپی جس کے ٹوٹنے سے موتی نکلے۔ صدف بمعنی سیپ جس کے اندر سے موتی نکلتا ہے۔

مرغابیاں نثار کو تھیں زر لیے ہوئے
دوڑی صدف ہتھیلی پہ گوہر لیے ہوئے (میر مونس)

چشم تر اشک سے دامن مرا بھر دیتی ہے
کیسے کیسے یہ صدف مجھ کو گہر دیتی ہے (اکبر)

گہر بمعنی موتی، مروارید، جوہر۔

صدگونہ = سیکڑوں طرح سے۔

صدمۂ یک جنبش لب = ہونٹوں کی ایک حرکت کا صدمہ ہونٹوں کے ہلانے کی چوٹ

صرصر شوق = عشق کی آندھی، شوق کی ہوائے تند و تیز۔

صرصر بمعنی تیز ہوا، آندھی۔

یہ بھی لے صیاد ہے جور فلک
قید ہوں ہم باغ میں صرصر چلے (شعور)

صرف اعدا = دشمنوں پر صرف ہونا۔

صرف بمعنی مصروف، مشغول۔

رکن رکین عرش لیے فوج کا علم
کعبہ فلک پہ صرف طواف شہ امم (دبیر)

صرف بہائے مے = شراب کی قیمت کا خرچ

صرف بمعنی خرچ۔

مقدور نہیں اس کی تجلی کے بیاں کا
جوں شمع سراپا ہو اگر صرف زباں کا (سودا)

صرف درباں = ڈیوڑھی بان پر ختم ہونا۔

صرف بمعنی مصرف۔

صرف بے جا کا تجھے شاید کوئی الزام دے
مفت کیوں ساماں خورد و نوش لیکر دام دے (صفی لکھنوی)

صرف وفا = جو وفا کی تمام مہموں کے لیے کافی ہو۔

خون دل عشق کے غم سے جو بچا تھا ناطق
صرف اخلاق ہوا مصرف احباب ہوا (ناطق لکھنوی)

صرفہ = فائدہ، نفع، زیادتی، مہربانی، حیلہ، مکر، انصاف، افزونی، غلبہ، سبقت لے جانا، کفایت شعاری۔

کب لطف زمانی کچھ اس غنچہ دہن کا تھا
برسوں ملے پر ہم سے صرفہ ہی سخن کا تھا (میر)

ترسم کہ صرفہ نہ برد روز باز خواست
نان حلال شیخ ز آب حرام ما (حافظ)

کیوں صرفۂ نگاہ مری جان ہو گیا
اک تیر اور میں ترے قربان ہو گیا (داغ)

کنجوسی، بخل۔

مے کے دینے میں یہ صرفہ ہے تجھے اے ساقی
کہ ستمگر مرا دامن بھی کبھی تر نہ ہوا (عبدالکریم سوز)

حفاظ، بچاؤ۔

صریر خامہ = قلم چلنے کی آواز، قلم سے لکھائی کی آواز، اگلے زمانے میں جب کلک کے قلم سے کاغذ پر لکھتے تھے تو ایک قسم کی چرچر کی آواز نکلتی تھی اس کو صریر کہتے ہیں۔

نہ ہے نشاط اگر کیجیے اسے تحریر
عیاں ہو خامے سے تحریر نغمہ جا صریر (ذوق)

امیر اس کے خرام ناز کے مضموں جو لکھتا ہوں
صریر کلک بھی سوتے ہوئے فتنے جگاتی ہے (امیر مینائی)

صفِ مژگاں = پلکوں کی قطار۔

صدائے عام = دعوتِ عام۔

صدا بمعنی ضیافت، آواز دے کر بلانا۔

کہہ کے اب یا میر کوثر ساقیا اک جام دے
سچ کے خسرو باغ رندوں کے صدائے عام دے (امنی)

صنعتِ حق = قدرتِ حق۔

صور = نرسنگا جس کو حضرت اسرافیل قیامت کے دن پھونکیں گے اور جس کو سن کر تمام مردے اپنی اپنی قبروں سے نکل آئیں گے

نہ جو نکا مرا بخت خفتہ امیر
پھنکا صورِ محشر زمانہ ہوا (امیر مینائی)

شب ہے نہ ہمنشینوں کی قال و قیل
گویا پھنکتی ہے صورِ اسرافیل (سودا)

صورتِ ارقام بطورِ تحریر۔

صورتِ اعجاز = معجزانہ کیفیت، کرامت کی شکل۔

صورتِ تکوین = تخلیق، وجود میں آنا۔

صورت بمعنی پیکر، نقش، نمونہ۔

ٹوٹے بت مسجد بنی مسمار میخانہ ہوا
جب تو اک صورت بھی تھی اب صاف ویرانہ ہوا (رند)

صورت خانہ خمیازہ = انگڑائیوں کا صورت خانہ۔

صورت خانہ بمعنی بت خانہ۔

صورتِ دود = دھوئیں کے مانند، دھوئیں کی طرح۔

صورت بمعنی مانند، مثل۔

تا چند سراسیمہ رہوں صورتِ سیماب
فرمایا کہ جب تک رہے شوخیٔ اشارات (عزیز لکھنوی)

صورتِ رشتۂ گوہر = موتی کے تاگے کی مانند جس میں موتی پروئے ہوتے ہیں۔

صورت بمعنی مثل، مانند، طرح۔

ناتوانی مجھے بیدم ہی پڑا رہنے دے
سانس آئے گی تو اڑ جاؤں گا پر کی صورت (شرف)

صورتِ شمع = شمع کی مانند۔

صورتِ عالم = دنیا کی شکل۔

صورت بمعنی شکل، چہرہ۔

داغ کی شکل دیکھ کر بولے
ایسی صورت کو کون پیار کرے (داغ)

قمر نے رات کیا اس کی دیکھ کر صورت
کہ میں غلام ہوں اس شکل کا بہ صورت (میر)

صورتِ مہر نیم روز = دوپہر کے آفتاب کی مانند،

مہر نیم روز بمعنی آدھے دن کا سورج۔

صومعہ = معبد، عبادت خانہ۔

صہبائے آتشِ پنہاں = شراب آتشِ عشق، عشق کی آگ جو عاشق کے دل میں پوشیدہ ہے۔

صیدِ زبوں = مریل شکار۔

صید بمعنی شکار۔

جو اس دشت میں تھا کوئی صید بھی
سو لاگے ہی وہ ہو گیا صید بھی (میر)

زبوں بمعنی خراب، تباہ، بُرا۔

پختہ کاری کو زبوں کہتے ہیں
ہوشیاری کو جنوں کہتے ہیں (مرزا سوا)

صیدِ زدام جستہ = جال میں پھنس کر نکل بھاگا شکار

جستن مصدر کودنا جستہ بمعنی کودا ہوا، بھاگا ہوا۔

صیقلِ آئینہ = آئینہ کی قلعی، آئینہ کی جلا۔

صیقل بمعنی صفائی، قلعی، زنگ دور کرنا۔

نگاہِ عشق پر کیا حسن کی صیقل مدد دے گی
تجلی برقِ ہستی سوز کی مدِ مقابل ہے (عزیز لکھنوی)

ض

ضابطۂ جرِ ثقیل = جرِ ثقیل کی امداد، جرِ ثقیل کے قواعد

ضابطۂ جرِ ثقیل۔ اس علم کو کہتے ہیں جس سے وزنی اور بھاری بوجھ کو اٹھانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا اصول معلوم ہوتے ہیں۔ مراد دشوار کام کو سرانجام دینا۔

عشق کھنچواتا ہے اک زاہد جفا کش سے بزور
بار صد کوہ الم بے عمل جرِ ثقیل (ذوق)

ضامن نشاط = نشاط و مسرت کے ضامن۔

ضامن بمعنی کفیل، ذمہ دار، ضمانت کرنے والا۔

اک جھلک اپنی دکھا دے جو مہ و مہر کو تو
پھر میں ضامن ہوں ترے دل سے اگر جائیں کہیں (مصحفی)

نشاط بمعنی خوشی، انبساط، شادمانی، فرحت، عیش۔

تمہاری بزم تو ایسی ہی تھی نشاط افزا
رقیب نے بھی اگر پی سرور آیا ہے (داغ)

ضبطِ شوق = شوق کو قابو میں رکھنا، اشتیاق دید کو قابو میں رکھنا۔ ضبط بمعنی تحمل، برداشت۔

سنے میں نے جو اس طرح کے کلام
ضبط کا دل کو پھر رہا نہ مقام (افسانۂ عشق)

شوق بمعنی خواہش، آرزو، تمنا، اشتیاق۔

امیر اتنا ہوا ثابت کشاکش سے محبت کی
مسافر کو لیے جاتا ہے کھینچے شوق منزل کا (امیر)

ضروری الاظہار = جس کا ظاہر کرنا ضروری ہو۔

ضعفِ دماغ = دماغ کی کمزوری۔

ط

طاقت بہ قدرِ لذتِ آزار = آزار کے لطف کے موافق قوت، آزار اٹھانے میں جس قدر لذت ہے اس قدر برداشت۔

طاقت رُبا = طاقت کو زائل کرنے والا، صبر آزما۔

طاقت سیلان = بہنے کی طاقت۔

طاقِ گلزار = باغ کا طاق، طاق گلستاں۔

طاق بمعنی محراب دار ڈاٹ، وہ خانہ جو مکان کی

دیواروں میں چھوٹی موٹی چیزیں رکھنے کے لیے خاص
وضع سے بنایا جاتا تھا۔

دے مارئیے سر زور سے جب ہجر میں من نے
دیوار میں روزن نہ سہی طاق ہوا ہے (امیر)

طاق سے تو اُتارے شیشہ
طاق پر رکھ کتاب اندیشہ (ذوق)

طاق نسیاں = ایسا طاق جس میں کوئی چیز رکھ کر
بھول جایا جائے۔ نسیاں بمعنی بھول۔

شد مقررے پرستی گردش چشمے کجاست
تا نہد بر طاق نسیاں شیشہ و پیمانہ را (مرزا صاحب)

طالعِ بیدارِ بستر = بستر کی خوش نصیبی۔ بستر کا جاگتا ہوا
نصیبہ۔ طالع بیدار بمعنی خوش قسمتی، خوش نصیبی،
جاگتی ہوئی قسمت۔

آیا نہ میرا دیدۂ بے خواب میرے کام
وہ بھی عدو کا طالعِ بیدار ہو گیا (ناظم رامپوری)

یار نے مجھکو مجھے یار نے سونے نہ دیا
رات بھر طالعِ بیدار نے سونے نہ دیا (داغ)

طالعِ شوق = شوق کا نصیبہ۔
طالع بمعنی بخت، نصیب، قسمت۔

ہم گلشنِ دوراں میں ہیں خفتگیٔ طالع
سرسبز تو ہیں لیکن جوں سبزۂ خوابیدہ (درد)

طالع تو خوب تھے نہ ہوا جاہ کچھ نصیب
سر پر مرے ہزار برس تک ہما پھرا (میر)

طاؤس شکار = مور کا شکار کرنا۔
طاؤس بمعنی مور، مشہور خوبصورت پروں کا ایک پرند۔

تقلید بن پڑی نہ تمہارے خرام کی
طاؤس لڑکھڑا کے گلستاں میں رہ گیا (صبا)

طبع = طبیعت۔

اُن کے کہنے سے یاس ہونے لگی
طبع کچھ کچھ اداس ہونے لگی (فریب عشق)

طبلۂ عنبر = عنبر کا صندوقچہ۔
طبلہ بمعنی ڈبا، صندوقچہ، ایک قسم کا ایک رخا باجا جس
کو ہاتھوں کی دھمک سے بجایا جاتا ہے۔

تیرے گانے سے معطر ہوئی محفل ایسی
لوگ کہنے لگے عطار کا طبلہ ٹوٹا (منیر)

طرازِ دوام = ہمیشگی کا طغرا۔
طراز بمعنی زینت، نقش، آرائش۔

ذی حوصلہ ذی علم، کریم و جواد
ذی علم سخن طراز، شاعر نقاد (ناطق لکھنوی)

طراوتِ چمن = چمن کی شادابی، چمن کی سرسبزی،
چمن کی تازگی۔
طراوت بمعنی تازگی، شادابی، ٹھنڈک، شگفتگی۔

جس میں باقی رہے نظارتِ حسن
کہ انہیں چاہیے طراوتِ حسن (ناسخ)

کیا کہوں میں سبزۂ رخسار گلگوں کا اثر
دیکھتے ہی میری آنکھوں میں طراوت ہو گئی (تسلیم)

طربِ انشائے التفات = محبوب کے التفات کی خوشی پیدا کرنے والی، وہ مسرت جو معشوق کے التفات سے حاصل ہوتی ہے۔ طرب بمعنی خوشی، فرحت، مسرت۔

دفورِ طرب ہے یہاں اس قدر
کہ رکھتا ہے نغمے کا نالہ اثر (تسلیم)

اثر بمعنی پیدا کرنا، شروع کرنا، دل سے بات پیدا کرنا، عبارت لکھنا، طرزِ تحریر۔ التفات بمعنی توجہ، مہربانی۔

پہلے تو التفات ان پہ کیا
حکم پھر بادشاہ نے یہ دیا (امیر)

طرب خانۂ دہر = راحت کدۂ عالم۔

طرزِ استفہام = بطور سوال، سوال کرنے کے طور پر۔ استفہام بمعنی سمجھنے کے لیے کسی بات کا پوچھنا۔

رہی یہ گفتگو برسوں مگر ایسے وہ بھولے ہیں
نہ استفسار ہی سمجھے نہ استفہام ہی سمجھے (نعیم)

طرزِ تغافل = تغافل کا طریقہ، بے پروائی کا طریقہ، غفلت شعاری۔

تغافل سے جو باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی (مومن)

طرفِ نقاب = گوشۂ نقاب، نقاب کا کنارہ۔

طرف بمعنی کنارہ، سرا۔

طرف نہ ہونا = منہ نہ لگنا، مقابلہ کرنا، برابری کرنا۔ (یہ محاورہ اب متروک ہے اور اس معنی میں تکلم نہیں کیا جاتا۔)

سودا تو اس زمیں میں غزل در غزل ہی لکھ
ہونا ہے تجھ کو میر سے استاد کی طرف

طرّہ = زلف، کاکل، کلغی۔

بوئے نافہ کاخر صبا زاں طرّہ بکشاید
ز تاب جعد مشکینش چہ خوں افتاد در دلہا (حافظ)

طرّہ گیسو ترا، طرّہ مری دستار کا
گلشنِ رخسار تیرا میرے سرِ گلِ فشاں (اقدر بگرامی)

طرّۂ پُرپیچ و خم = بل کھائی زلفوں کے بل، گھونگھر والے بالوں کے بل۔

طرّہ ہائے خم بہ خم = گیسوے خم دار، گھونگھر والے بال۔ طرّہ بمعنی زلف، لٹ، کلغی، بل کھائے ہوئے بال۔

گلے بر طرّہ دستار داری
خوشا بخت بلند باغباناں (غالب)

سر پہ طرّہ ہے مزیّن تو گلے میں بدّھی
(ذوق)

طعمہ = خوراک، روزی مراد لقمہ، نوالہ (طعمہ اجل یعنی موت کا لقمہ)

دل ہے لوٹ تو کیوں وجہ تسلّی ہو دروغ
طائرِ مردہ مگر طعمۂ شہباز نہیں
تن پہ بوٹی نہ رہی زاغ کماں کا طعمہ
واہ کب میں تجھے لے تیر فگن یاد آیا (بحر)

طعنۂ نایافت = نہ پانے کا طعنہ، طعنۂ ناکامی، طعنۂ نارسائی۔ طعنہ بمعنی طنز، آوازہ کسنا۔

ہم تڑپ کر ہوئے ٹھنڈے ترے خنجر کے طفیل
طعنۂ غیروں نے دیا صبر و شکیبائی کا
(منیر)

نایافت بمعنی نہ پایا۔

تنورِ شکم دم بدم تافتن
مصیبت بود در روز نایافتن (سعدی)

طغرل و سنجر = طغرل سلجوقی خاندان کا پہلا بادشاہ، سنجر سلجوقی خاندان کا چھٹا بادشاہ۔

طفلان بے پروا = بے پروا بچے کسی بات کی پرواہ کرنے والے لڑکے۔

طلائے دست افشار = ہاتھ سے دب جانے والا سونا، خالص سونا، کندن، خسرو کے پاس موم کی طرح نرم قسم کا کندن تھا جس کو ہاتھ سے دبا کر جو چیز چاہتے بنا سکتے تھے۔ پرویز نے اس کا ترنج بنالیا تھا جو اس کے دسترخوان کی زینت بنا تھا غالب نے اس سونے کو طلائے دست افشار نظم کیا ہے کیونکہ وہ موم کی طرح ہاتھ سے دب جاتا تھا۔

طلب مستی ناز = مستی ناز کا طلب کرنا۔

طلسم پیچ و تاب = طلسم اضطراب، بے قراری کا طلسم طلسم بمعنی جادو، حیرت میں ڈالنے والا منظر، تماشا۔

جادو ہے یا طلسم تمہاری زبان میں
تم جھوٹ کہہ رہے تھے مجھے اعتبار تھا (بیخود دہلوی)

پیچ و تاب بمعنی غم و غصہ، اضطراب، بے چینی۔

تڑپ تڑپ کے کٹی رات یاد گیسو میں
عجب طرح کا طبیعت کو پیچ و تاب رہا (تسلیم)

خط پڑھ کے اور بھی نہ ہوا پیچ و تاب میں
کیا جانے لکھ دیا اسے کیا اضطراب میں (ذوق)

طلسمِ دلِ سائل باندھا = دل سائل کا طلسم باندھنا سائل بمعنی سوال کرنے والا۔

گدائے کوئے الفت بادشاہ خطۂ دل ہوں
کہیں ہر شے سے بے پروا کہیں ہر در پہ سائل ہوں
(ناطق لکھنوی)

طلسم۔ جادو کا پتلا جو وہمی خیالات سے بنایا جائے، جادو طلسم باندھنا۔ حیرت انگیز بات کر کے دکھانا۔

طلسم قفلِ ابجد = حرفوں کی ترتیب سے کھلنے والے قفل کا طلسم

طمع خام = لالچ، حرص خام۔

طنابِ معمار = معمار کی وہ ڈوری جس سے وہ دیوار کی سیدھائی یا ٹیڑھاپن معلوم کرتا ہے۔

طناب بمعنی رسی، ڈوری۔

کون کہتا ہے کہ یہ نکلی ہے شب کو کہکشاں
ہے مگر کوئی طناب اس خیمۂ افلاک کی (اکبر)

طواف کوئے ملامت = مراد طواف کوچۂ محبوب، اس کوچہ کا طواف جہاں جانے سے سوائے لعنت ملامت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

طواف بمعنی کسی مقدس چیز کے اطراف چکر لگانا، خانہ کعبہ کے اطراف پھرنا۔

طواف کعبہ میسر ہے ہم کو گھر بیٹھے
جدھر نگاہ کی صورت تری ادھر دیکھی (استاد نصیر)

طوبیٰ و سدرہ = جنت کے درخت ، طوبیٰ جنت کا ایک درخت ہے ، سدرہ بھی جنت کا ایک درخت ہے جس کے پتے بیری کے پتوں کے مماثل ہیں اس درخت کا ذکر قرآن پاک کی سورہ والنجم میں آیا ہے۔

بُستانِ سرائے فیض و کرم میں بجائے سرو
سدرہ ہے نور کا کہیں طوبیٰ ہے نور کا (نیرؔ)

طوطیِ بسمل = تڑپتا ہوا طوطی۔

طوطی بمعنی ایک چھوٹا سا پرندہ جس کا رنگ سبز ہوتا ہے۔

صدا یہ قلقلِ مینا سے مے خانے میں آتی ہے
کہ بختِ سبز اک طوطی ہے مستوں کے گلستاں میں (امیر مینائی)

طوطیِ سبزۂ کہسار = کہسار کے سبزے کا طوطی

طوفانِ آمدِ فصلِ بہار = فصلِ بہار کے آنے کا غلغلہ ، فصلِ گُل آنے کی دھوم۔

طوفان بمعنی تیز ہوا ، آندھی ، سیلاب۔

دو تُند ہواؤں پہ بنیاد ہے طوفاں کی
یا تم نہ حسیں ہوتے یا میں نہ جواں ہوتا (آرزو لکھنوی)

زندگی ہے یا کوئی طوفان ہے
ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے (درد)

طوفانِ صدائے آب = پانی کی آواز کا طوفان ، پانی کے طوفان کی آواز۔

طوفانِ طرب = جوشِ مسرت ، شادمانی کا طوفان ، طوفانِ نشاط۔

طوفانِ کیفیتِ فصل = موسمِ بہار کے نشے کا جوش و خروش ۔ فصل بمعنی فصلِ بہار۔

طوفِ حرم = حرم کا طواف ، زیارت کعبہ شریف

حرم کی زیارت کے لیے کعبہ شریف کا طواف ضروری ہے جو کعبہ شریف کے اطراف سات چکر لگا کر کیا جاتا ہے۔

طوقِ گردن = گردن کی طوق۔

طوق بمعنی ایک قسم کا زیور جو گلے میں پہنا جاتا ہے

گردن کو آج تک تری باہوں کی یاد ہے
یہ منتوں کا طوق بڑھا ہی نہیں ہنوز (جوش ملیح آبادی)

طُومارِ ناز = دفترِ ناز ، صحیفۂ ناز۔

طُومار بمعنی دفتر ، صحیفہ ، نامہ۔

اک عمر کا قصہ ہے برسوں ہی کا جھگڑا ہے
سنتے وہ اسے کب تک طومار ہے دفتر کا (نسیم)

طہارت = پاکی ، پاکیزگی ، صفائی۔

کعبۂ دل کی زیارت کو طہارت تھی ضرور
تیر کو واجب وضو سے آبِ پیکاں ہو گیا (امیر)

طیور = طائر کی جمع بمعنی پرندے۔

کانپے شجر ، طیور اڑے ، آشیاں گرے
نزدیک تھا زمین ہو شق آسماں گرے (تعشق)

ظ

ظرفِ تنگنائے غزل = غزل کے میدان کی تنگی ، صنفِ غزل کی تنگ دامانی ، غزل میں گنجائش کا کم ہونا۔

ظرف بمعنی برتن ، استعداد ، حوصلہ ، گنجائش۔

کرتے ہیں تہی مغز ثنا آپ اپنی
جو ظرف کہ خالی ہے صدا دیتا ہے (انیس)

ظرفِ قدح خوار = مے نوش کا ظرف، شراب پینے والے کی پی کر نہ بہکنے کی برداشت

ظرف بمعنی گنجائش، سمائی

آج امتحاں ہے نالۂ بے اختیار کا
کل ظرف دیکھنا ہے تمہیں رازدار کا (حالی)

ظہوری = فارسی کا ایک شاعر جس نے عراق اور ایران کے بعد ہندوستان کا سفر کیا اور دکن کی جانب بیجاپور پہنچ کر ابراہیم عادل شاہ کا درباری شاعر ہو گیا ظہوری نے نثر نگاری میں بڑی شہرت حاصل کی اس نے تین کتابوں کے مقدمے فارسی میں لکھے جو کہ سہ نثر ظہوری کے نام سے مشہور ہیں۔

ع

عاجزِ عرضِ یک افغاں = ایک نالہ کرنے سے عاجز، ایک نالہ کرنے کی بھی سکت نہیں۔

افغاں بمعنی فغاں، نالہ، شور، فریاد

اس قدر مشق رہی نالہ و افغاں کی ہمیں
یادِ محبوب میں ہم طرزِ سخن بھول گئے

عارِ بستر = ننگ بستر، بستر کے لیے باعث شرم، بستر کے لیے باعث غیرت

عار بمعنی ننگ، غیرت، شرم، پرہیز

جمیل کیا اسی ہمت پہ تھا علاج سے عار
کراہنے کی صدا اب تو دور جانے لگی
(جمیل مظہری)

غضب ہے اس ستم گر پر دل امیدوار آئے
کرم سے جس کو نفرت ہو وفا سے جس کو عار آئے (داغ)

عارِ دل = ننگ دل، دل کے لیے باعث ننگ، دل کے لیے باعث شرم

عار بمعنی ننگ، غیرت، شرم

بات کب ناگوار اٹھتی ہے
داغ سے کس کی عار اٹھتی ہے

عارفانہ کلام = معرفت سے پُر کلام، ایسا کلام جس میں معرفت الٰہی کے مضامین نظم کیے گئے ہوں۔

عارفانہ بمعنی معرفت سے بھرا ہوا، عارف کی طرح

تجلّی کو جو دیکھا عارفانہ
تھا دل کی زباں پر یہ ترانہ (رضی لکھنوی)

عاشقِ اہلِ کرم = صاحبانِ خیر کے چاہنے والے، کرم گستروں کے عاشق۔

اہلِ کرم بمعنی صاحبانِ بخشش، مہربانی کرنے والے

عاشقِ دیوانہ = بے باک اور نڈر عاشق، عاشقِ وارفتہ، پاگل ہو جانے والا عاشق۔

عاشق کُش = عاشق کو مار ڈالنے والا، قاتلِ عاشق

عالم آرائی = دنیا کی سجاوٹ، عالم کو آراستہ کرنا، ملک کی آرائش کرنا، دنیا کو آراستہ کرنے کی صورت حال۔

آنکہ نابینائے مادرزاد اگر حاضر شود
در جبین عالم آرائش بہ بیند بہتری (انوری)

عالم تقریر = تقریر کی دنیا، تقریری کیفیت۔

عالم بمعنی دنیا، سماں، منظر، انداز۔

در ہی سے برہمی سے دیکھئے

دونوں عالم کا عجب عالم ہوا (امیرؔ)

دریا میں رواں ہے حال امواج

عالم ہے یہاں روا روی کا (امیرؔ)

عالم تمکین وضبط = سنجیدگی اور ضبط کے ماحول میں مراد معشوق کا سنجیدہ ہونا اور عاشق کا ضبط و تحمل سے کام لینا۔

عالم کفِ خاک = دنیا ایک مٹھی بھر خاک کے برابر۔

عالم ہستی = عالم حیات، زندگی کا عالم، دنیا۔

سازو برگ عالم ہستی وہی ہے کیا نہیں

یہ بتا دو یاد کرتے ہو ہمیں بھی یا نہیں (عزیز لکھنوی)

عتبۂ عالی = آستان عالی، بلند پایہ چوکھٹ۔

عجز اعجاز ستائش = مدح سرائی کی معجز بیانی کا عجز۔

عجز بمعنی مجبوری، ناچاری، انکسار۔

ہے مشیت وہاں ارادت میں

عجز اس کو نہیں ہے قدرت میں (سراج نظم)

عجز حوصلہ = پست ہمتی۔

عجز ہمت = پست ہمتی، حوصلہ کی پستی۔

عجز بمعنی نارسائی، کسی کام پر قدرت نہ ہونا۔

تونے دیکھا یہاں سے عجز بصر

حکم کرتی ہے صاف عقل بشر

عدم سے بھی پرے ہوں = عدم سے بھی آگے نکل گیا ہوں۔

عدم بمعنی ناموجود یعنی موجود نہیں ہوں۔

عدم میں رہتے تو شاد رہتے اسے بھی فکر ستم نہ ہوتا

جو ہم نہ ہوتے تو دل نہ ہوتا جو دل نہ ہوتا تو غم نہ ہوتا (مومنؔ)

عدو = دشمن۔

مری یہ ہجر میں حالت ہے زندگی بھر کی

کبھی عدو کی شکایت کبھی مقدر کی (ممنون تھا شفیق)

اس کو اُجاڑنے کی فکر گو ہمیں مدتوں سے تھی

دل کا مرے عدو ہوا نالۂ جاں گداز کیوں (شاد عظیم آبادی)

عذر بارش = پانی برسنے کا عذر۔

عذر بمعنی بہانہ، حیلہ۔

ہم سمجھتے ہیں آزمانے کو

عذر کچھ چاہیے ستانے کو (مومنؔ)

عذر خواہ = معذرت خواہ، معافی کا طلبگار۔

یوں بانوئے غریب تھی زینب سے عذر خواہ

جو ہنہنایا در پہ ادھر ذوالجناح شاہ (اوجؔ)

تقاضا وہی عذر خواہی وہی

وہی ناشنیں ہیں وہی عذر داری (آزاد عظیم آبادی)

عذر خواہ لب بے سوال = سوال نہ کرنے والے لبوں کا طالب عفو ہونا۔

عذر خواہ بمعنی معافی کا طالب، معذرت خواہ۔

پی کے مے ان واعظوں سے عذر خواہی کیا کروں

بوئے مے آتی ہے ہونٹوں سے الٰہی کیا کروں (امیرؔ)

عذر مستی = مستی کا بہانہ۔

عذر بمعنی بہانہ۔

قتل کو دوڑ کر چلے آئے
وصل میں عذر تھے نزاکت کے (امیر مینائی)

عذر واماندگی = تھکن کا عذر۔

واماندگی بمعنی تھکاوٹ، تکان۔

عربدہ میدان مانگنا = میدان جنگ مانگنا، مبارزت طلب کرنا، جنگ کرنے کی خواہش ظاہر کرنا، میدان جدوجہد۔

عربدہ بمعنی بدخوئی، لڑائی جھگڑا، جنگ۔

بے گنہ چاہنے والوں کا جو خوں کرتا ہے
تجھ کو کچھ شرم بھی اے عربدہ جو آتی ہے (عاشق)

عرض = فلسفہ کی اصطلاح، وہ شے جو خود قائم نہ ہو بلکہ دوسری چیزوں کی وجہ سے عالم وجود میں آئے۔

ہم رہیں جس کی طرف محتاج مانند عرض
ذات پر قائم رہے اپنی وہ جوہر چاہیئے (آتش لکھنوی)

عرض خمیازہ ایجاد = ایجاد کی انگڑائی کا مظاہرہ۔

عرض سبزہ = سبزی کا اظہار، سبزی کی نمائش، اپنی سبزی کے سبب۔

عرض ستم ہائے جدائی = جدائی کے ستم بیان کرنا۔

عرض بمعنی پیش کرنا، بیان کرنا، کہنا۔

سنیے اب ایک ہے یہ میری عرض
علم کا سیکھنا ہے سب پر فرض (شفی لکھنوی)

عرض گراں جانی = سخت جانی کا اظہار۔

عرض متاع عقل و دل و جان = دل و جان اور عقل و فہم کا سرمایہ پیش کرنا۔

عرض ناز = ناز و انداز کی جلوہ نمائی، ناز و انداز کی نمائش

عرض ناز شوخی دنداں = دانتوں کی شوخی کے ناز و انداز کا اظہار۔

عرض نیاز عشق = عشق کی عاجزی اور نیازمندی کا اظہار۔

عرض ہنر = اظہار ہنرمندی، ہنر کا پیش کرنا۔

عرق = پسینہ۔

رفتار نبض بگڑی آیا عرق جبیں پر
کشتی کہیں پہ ڈوبی طوفاں اٹھا کہیں پر (عالم)

عرق انفعال = ندامت کا پسینہ۔

موتی سمجھ کے شان کریمی نے چن لیے
قطرے جو تھے میرے عرق انفعال کے (اقبال)

عرق فشاں = پسینہ چھڑکنے والا۔

عرق بمعنی پسینہ۔

کبھی دیکھے ہماری عرق فشانی دھوپ
جلے بھنوں پہ کرے اپنی مہربانی دھوپ (محمد)

عریضہ نگار = عرضی گذار، درخواست پیش کرنے والا۔

عریضہ بمعنی درخواست، گذارش۔

نوشتہ ہے منیر بے نوا کا
شہنشہ کو عریضہ ہے گدا کا (منیر)

عزاخانہ اقبال = خوش نصیبی کا ماتم خانہ۔

عزاخانہ بمعنی ماتم خانہ، ماتم کا گھر۔

جب دل کو نہیں ماتم احباب سے فرصت
بہتر ہے کہ اب دل کو عزا خانہ بنا دے
(عزیز لکھنوی)

عشرتِ پارۂ دل = راحت دل۔
عشرت بمعنی عیش و راحت۔
پارہ دل۔ لختِ دل مراد دل۔

عشرتِ صحبتِ خوباں = حسینوں کی صحبت کا لطف، حسینوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے مزے۔
عشرت بمعنی عیش و نشاط، آرام، خوش دلی۔

کسی کو عشرت ہے رات اور دن کسی کو غم سے نہیں فراغت
یہ مختلف حال بھی جہاں میں عجب طرح کا معاملہ ہے
(استاد عظیم آبادی)

عشرتِ قتل گہ اہلِ تمنا = عاشقوں کے قتل کی خوشیاں، قتل گاہ میں عشاق کی مسرت۔

عشرتِ قطرہ = قطرہ کے لیے مسرت کا سبب، قطرہ کے لیے باعثِ راحت۔

عشقِ پُر عربدہ = عشقِ جنگجو۔

عشقِ خانہ ویراں ساز = گھر کو ویران بنانے والا عشق۔

عشقِ خونِ نابہ مشرب = خون پینے کا مشرب رکھنے والا۔
عشق۔ خون نابہ مشرب۔ خالص خون پینے کی عادت رکھنے والا۔

عشقِ نبرد پیشہ = لڑائی لڑنے کا پیشہ کرنے والا، ایسا عشق جو ڈٹ کر مقابلہ کرنے کا طالب ہو۔

عشوہ = غمزہ، دلفریب ادا، ناز و انداز۔

عشوہ بھی ہے شوخی بھی تبسم بھی حیا بھی
ظالم میں اور اک بات ہے ان سب کے سوا بھی
(اکبر الہ آبادی)

عشوؤں کو چین ہی نہیں آفت کیے بغیر
تم اور مان جاؤ شرارت کیے بغیر
(جوش ملیح آبادی)

عطر آگیں = عطر بیز، معطر، خوشبودار۔

امید کے وعدہ ہائے رنگیں
مانند گلابِ عطر آگیں (منشی لکھنوی)

عقدِ گردنِ خوباں = حسینوں کی گردن کی لڑی۔
عقد بمعنی گرہ، لڑی۔

کو بکو بکنے لگیں جب قتیاں انگور کی
پانی پانی درج میں عقدِ لآلی ہو گیا (سحر)

عقدہ = گرہ، گانٹھ، الجھاؤ۔

اور وہ کون سا عقدہ ہے کہ آساں ہو گا
ایک ملنا تھا تمہارا سو ہے دشوار مجھے (سوز)

ہزار طرح کے عقدے پڑے ہوئے دل میں
کھلا نہ ایک ترا عقدۂ نقاب دریغ (مومن)

عقدۂ احکامِ پیغمبر = رسول اللہ کے احکام کی گرہ مراد شریعت اسلامی کی گتھی۔
عقدہ بمعنی گرہ، گتھا، گتھی۔

عقدۂ دشوار = سخت گرہ، عقدۂ لاینحل، امر مشکل۔

عقدہ کشائی = گرہ کشائی، مشکل کشائی، تکلیف دور کرنا، گرہ کھولنا۔

پڑی ہے اک گرہ دل میں ہمارا دست کہتے ہے
مدد لے ناخنِ ہمت دم عقدہ کشائی ہے
(ذوق)

عقدۂ مشکل = مشکل سے سلجھنے والی گتھی۔

عقدہ بمعنی گتھی، گرہ، گانٹھ۔

جو عقدہ ہمکو خدا بناتا تو عقدہ کار بنتے اپنا
جو تار ہمکو خدا بناتا تو اپنے اشکوں کے تار ہوتے
(قدر بلگرامی)

عقوبت = عذاب، سزا، دکھ۔

خدایا میں بندہ گناہ گار ہوں
عقوبت کا تیری سزاوار ہوں (نامعلوم)

علی الرغم = برخلاف، برعکس۔

ایام صیام علی الرغم محتسب
روزے شراب سے سر بازار توڑے (ناسخ)

علم = جھنڈا، رایت، نشان۔

کیا نالہ اگر دل نے تو آنسو بھی رواں ہونگے
کہ لشکر جمع ہوتا ہے علم جس دن نکلتا ہے
(امیر مینائی)

عُلو = بلندی، اونچائی۔

قد پر ترے وہ راست قبائے عُلوِ جاہ
زیبندہ جس کے واسطے بالا بر آسماں (ذوق)

عمرِ جاوداں = عمر دوام، ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی

شب وصال نہ ہو روز انتظار نہ ہو
تو ہم بھی فکر کریں عمر جاوداں کے لیے (محسن)

عمر طبیعی = جگہ اور زمانے کے اعتبار سے کسی شخص کی زیادہ سے زیادہ عمر۔

اے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
رو کر گذار یا اسے ہنس کر گذار دے (ذوق)

عمر ورع = پرہیزگاری کی زندگی، پرہیزگاری میں گذری ہوئی عمر۔

ورع بمعنی پرہیزگاری، پارسائی، تقویٰ۔

پیری میں زہد و ورع جوانی میں زندیاں
ہے روز بحرِ رنج و تعب شب بلائے عیش (جی)

عناں = لگام، باگ، لجام، راس۔

بلا سے خاک ہو برباد سارے خاکساروں کی
سمندِ ناز کی اس سے عناں پھیری نہیں جاتی
(بہادر شاہ ظفر)

عناں گیر = روکنے والا، باگ پکڑتے ہوئے راستہ روکنا۔

عناں بمعنی لگام، باگ۔

گیر مصدر گرفتن بمعنی پکڑنا۔

عناں گیر ہونا بمعنی لگام پکڑ کر بڑھنے سے روکنا۔

جان عناں گیر سواری است کہ تا دگری
از در دیدہ دروں آید و تا دل بردد
(ملا وحشی)

عناں گیر خرام = چلنے میں رکاوٹ۔

عناں بمعنی لگام، باگ۔

عناں گیر ہونا۔ لگام پکڑ لینا، روک لینا۔

ہر موج صبا عناں گسستہ
رنگ رخ یاسمن شکستہ

عنقا = لاجواب، نایاب، کمیاب، معدوم۔

ایک ایسا فرضی ناپید پرندہ جس کا صرف نام سنا گیا ہے مگر اس کو کبھی کسی نے دیکھا نہیں ہے۔ نایاب چیز جو ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے عنقا کہتے ہیں، معدوم۔

کر عطا ہوئی عنقا ذہن ملا نایاب
جو کچھ خدا نے دیا تم کو انتخاب دیا (امانت)

درد دل پوچھنے والا کوئی میرا نہ ملا
ہوگئی صورت عنقا ہے غمخوار کی شکل (آتش)

عنوان = سرنامہ ، ابتدا ، آغاز ، دیباچہ ،
شروع ، طرز ، طریق۔

بھیجتے تھے خط ہمیں پہلے وہ جس عنوان سے
اب تو اک مدت سے وہ عنوان بھی جاتا رہا
دیکھو قسمت کا لکھا اس نے پڑھا خط سو بار (ظفر)
دھیان پر میرا نہ مضمون کسی عنوان چڑھا (ذوق)

عہد تجدید تمنا = از سر نو تمنا کرنے کا عہد ، از سر نو
امید کرنا ، مراد تجدید عہد تمنا۔

عید نظارہ = نظارہ کی عید ، عید نظارہ مراد
ہلال عید نظارہ۔

عہدے سے باہر آنا = عہدہ برآ ہونا ، حق ادا کرنا ،
فرض ادا کرنا ، ذمہ داری سے سبکدوش ہونا۔

عیاذاً باللہ = خدا کی پناہ ، معاذ اللہ۔

عیار آبروے زر = سونے کی آبرو کی کسوٹی۔
عیار بمعنی کسوٹی ، سیاہ پتھر کا ایک ٹکڑا جس پر کھرے اور
کھوٹے سونے چاندی کو پرکھا جاتا ہے۔

بک جاتے ہیں ہم آپ متاع سخن کے ساتھ
لیکن عیار طبع خریدار دیکھ کر

عیار طبع خریدار = خریدار کی پرکھنے والی طبیعت۔
خریدار کا سخن فہم مزاج ، خریدار کا مذاق سخن فہمی
عیار بمعنی کسوٹی جس پر سونے کو پرکھا جاتا ہے۔

سکہ شہ کا ہوا ہے روشناس
اب عیار آبروے زر کھلا (غالب)

عید ماہ صیام = عید الفطر ، مسلمانوں کی عید جو رمضان
شریف ختم ہونے کے بعد آتی ہے ، عید رمضان۔

عیش بے تابی = راحت اضطراب ، بے چینی میں آرام پانا

عیش تمنا = تمنائے عیش و عشرت۔

عیش طرب = عیش و جشن ، عیش و راحت ، عیش و عشرت۔

غ

غارت گر جنس وفا = وفا شعار عاشق کو برباد کرنے
والا یعنی معشوق۔
غارت گر بمعنی برباد کرنے والا ، قزاق۔

عشق وہ غارت گر ایماں ہے یہ چاہے اگر
واعظوں کو کلمہ پڑھوائے منات و لات کا (محو)

غارت گر ناموس = عزت و آبرو کا غارت کرنے والا۔
ناموس بمعنی نیک نامی ، عصمت ،
آبرو ، شرم ، عفت ، عزت

نسبت تو دیتے ہیں ترے لب سے پر ایک دن
ناموس یوں ہی جائے گی آب حیات کی

غالیہ مو = خوشبودار بال ، مہکتے ہوئے بال مشک و عنبر
اور دوسرے خوشبودار اجزا کو ملا کر بال میں لگانے کے لیے
سیاہ رنگ کی ایک مرکب خوشبو بناتے ہیں جس کے متعلق

کہا جاتا ہے کہ یہ حکمت جالینوس کی ایجاد تھی۔

غالیہ مو بمعنی خوشبودار بالوں والا محبوب۔

غبارِ وحشتِ مجنوں = مجنوں کی دیوانگی کا غبار۔

غرقِ دریا = دریا میں ڈوبنا۔ غرق بمعنی ڈوبنا۔

دل کا جہاز آنسوؤں میں غرق ہو گیا
آنکھوں کی روشنی میں بہت فرق ہو گیا (تعشق)

غرقِ مے = شراب میں ڈوبا ہوا مدہوش ہو، غرقِ مے ہیا

غرقِ نمکداں = نمکداں میں ڈوب جانا، زخم پر نمک لگنے سے جلن اور تکلیف ہوتی ہے اس لیے غرقِ نمکداں ہونے کی تکلیف اور بڑھ جاتی ہے مراد انتہائی تکلیف۔

غرورِ دوستی = محبت پر غرور، دوستی پر فخر و ناز، غرور بمعنی گھمنڈ، تکبر

شاہوں سے پوچھتی ہے تہِ خاک عاجزی
کیسی یہ تمکنت تھی یہ کیسا غرور تھا (امیر مینائی)

غرور عز و ناز = اعزاز و ناز پر فخر، رتبہ اور ناز و انداز پر گھمنڈ۔

غرّہ اوجِ بنائے عالم امکاں = دنیائے فانی کی بلندی پر گھمنڈ۔

غرّہ بمعنی غرور، گھمنڈ۔ اوج بمعنی ترقی، بلندی۔

بنا بمعنی بنیاد، تعمیر، عمارت۔

عالم امکاں۔ ممکنات کی دنیا، عالم فانی۔

ع۔ تھا عالم امکاں کی ہر اک شے میں تزلزل

سہ محشر میں تو لازم ہے دیدار سلیم اس کا
شاید ہو یہیں ممکن یہ عالم امکاں ہے (مؤلف)

غسلِ صحت = صحتیاب کا غسل، بیمار کے صحت یاب ہونے کے بعد جو پہلا غسل ہوتا ہے اس کو غسلِ صحت کہتے ہیں۔

موت ہی سے کچھ علاج دردِ فرقت ہو تو ہو
غسلِ میت ہی ہمارا غسلِ صحت ہو تو ہو (ذوق)

غفلت شعاری = غفلت کرنے کی عادت، تغافل۔

بے وفائی آپ کی غفلت شعاری آپ کی
میرے دل نے عادتیں سیکھی ہیں ساری آپ کی (تعشق)

غلط بردار = وہ چاقو جس سے غلط لفظ چھیل کر مٹا دیا جائے، غلط تحریر کا مٹانے والا کاغذ جس سے حرف خود بخود اڑ جائے۔

جوہر اس سے یوں اٹھالیں جس طرح
حرف قرآں اس غلط بردار سے (ذوق)

غمِ آوارگی ہائے صبا = صبا کی آوارگی کا غم۔

غمِ خار = خار غم، خار حسرت، خار کا غم، خار کی آرزو۔

غمزہ = چشم و ابرو کا اشارہ، ناز، نخرہ، معشوقانہ ادا۔

ناز، ادا، آن، حیا، غمزہ، کرشمہ، شوخی
لے گیا دل کو اڑا کر کوئی ان ساتوں میں (امیر)

غمِ شبیر = حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا غم۔

آج شبیرؑ پہ کیا عالم تنہائی ہے
چاند پر حضرتِ زہرا کے گھٹا چھائی ہے

غمگساری = غم خواری، ہمدردی، غم بٹانا۔

غمِ گیتی = دنیا کا غم۔

غمِ محرومیِ جاوید = دائمی محرومی کا دکھ، دائماً محروم رہنے کا رنج۔

غنچہ تا شگفتن = کلی کے کھلنے تک، کلی کے پھول بننے تک

غنچۂ گل = پھولوں کی کلی۔

غنچۂ ناشگفتہ = منھ بند کلی، کلی جو ابھی کھلی نہیں

مراد: دہن تنگ۔

غیب غیب = جو چیز آنکھوں سے اوجھل ہو اس کو غیب

کہتے ہیں۔ ایسی شے جس کو حواس خمسہ محسوس نہ کر سکیں۔

غیر موجودگی، پوشیدہ، ناموجود۔

جب کہا میں نے دہن دکھلائیے
غیب سے آواز آئی دیکھئے (عاشق)

غیر از نگاہ = سوا نگاہ کے۔

غیر از نگہِ دیدۂ تصویر = بجز نگاہ چشم تصویر یعنی

جس طرح دیدۂ تصویر میں نگاہ ہوتی ہے اس طرح

دشت عشق میں کوئی جادہ (راستہ) نہیں ہے۔

غیر اطاعت = بغیر اطاعت، حکم بجا لانے کے سوا۔

غیرتِ صرصر = جس کی تیزی سے آندھی کو غیرت آئے،

تیز رَو ہوا سے زیادہ تیز۔

غیر جلوۂ گل = جلوۂ گل کے سوا، پھولوں کے جلووں

کے علاوہ۔ جلوۂ گل بمعنی پھولوں کی کثرت۔

ف

فاقہ مستی = تنگی میں مگن رہنا۔

فاقہ مست بمعنی غربت اور تنگی میں بھی مست رہنے والا

داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے
مانگ کھانے کے ہیں ہزار طریق (داغ)

فتح و ظفر = کامیابی اور فتح مندی، نصرت و فیروزی۔

اقبال جس کا عرف ہے وہ اک غلام تھا
فتح و ظفر نقیبوں کی جوڑی کا نام تھا (دبیر)

آدمی چاہے تو دیو آسماں کو مار لے
نفس سرکش پہ مگر فتح و ظفر ملتی نہیں (صبا)

فتراک = شکاری کے گھوڑے کی زین کے پاس شکار باندھنے

کے لیے جو چمڑے کا تسمہ لٹکا ہوتا ہے اس کو فتراک کہتے ہیں

یعنی شکار بند۔

کیا عہد کوئی اس بت سفاک سے باندھے
سر کاٹ کے عاشق کا جو فتراک سے باندھے (مصحفی)

میں اگر زینت فتراک کے قابل ہوتا
حلق میرا بھی تہِ خنجر قاتل ہوتا (مصحفی)

فتنۂ شور قیامت = قیامت کے شور کا فتنہ۔

فتنہ بمعنی ہنگامہ، شورش، فساد۔

حشر میں اٹھے ہیں مردے قبر سے
یہ بھی ہے فتنہ تری رفتار کا (رعنا)

فتنۂ طاقت رُبا = طاقت کو زائل کرنے والا فتنہ۔

رُبا کا مصدر ربودن ہے بمعنی اچک لے جانا۔

دل رُبا، ہوش رُبا وغیرہ الفاظ اسی مصدر سے بنے ہیں۔

فتیلہ = بتی (چراغ کی موٹی بتی، پلیتا)

پھر دل میں آہ سرد ہوئی میرے شعلہ زن
لو پھر بھڑک اٹھا یہ فتیلہ بجھا ہوا (ذوق)

یہ لفظ فتل سے بنا ہے جس کے معنی بٹنا اور بل دینا ہے۔

فراغ = آزادی، فراغت، آرام، چھٹی، فرصت۔

عمرِ جاوید تو خضر کو ملی
عیش جاوید سے فراغ ہوا (داغ)

وہ دن کدھر گئے کہ ہمیں بھی فراغ تھا
یعنی کبھو تو اپنا بھی دل تھا دماغ تھا (درد)

فرخی فرجام = مبارک انجام۔
فرخی بمعنی سعادت، نیکی۔

بشارت مجھ کو صبح وصل کی دی
اذاں کے ساتھ یمن و فرخی نے (ذوق)

فرجام بمعنی انجام، عاقبت۔

زاہدا سب مبتلا ہیں اپنے حال میں
میں مسخر جام کا تو نفس نا فرجام کا (خواجہ وزیر)

فردا = کل، مراد فردائے قیامت، آنے والا کل،
روز آئندہ۔

دم مُردن یہ اشارہ ہو شفاعت کا تری
فکر فردا تو نہ کر دیکھ لیا جائے گا کل (حسن)

در ہائے فردوس وا بود ندامروز
از بے دماغی گفتیم فردا (بیدل)

فردِ جمع و خرچ = آمد و خرچ کا دفتر۔
فرد بمعنی حساب کتاب کے درج کرنے کا دفتر۔

محشر میں موجزن جو نسیم کرم ہوئی
اُڑتی پھرے گی فرد ہمارے حساب کی (امیر)

جمع و خرچ بمعنی آمدنی اور مصارف۔

نہ کہہ کہ گریہ بہ مقدار حسرت دل ہے
مری نگاہ میں ہے جمع و خرچ دریا کا (غالب)

فرد فرد = ناپختہ کار، ناتجربہ کار، ایک ایک، علیحدہ
علیحدہ، الگ الگ۔

انجم کی فرد فرد میں بیگانگی ہوئی
برخواست کی چراغوں کو پروانگی ہوئی (انیس)

فردوسِ بریں = جنت کا سب سے بلند درجہ، فردوس معلیٰ۔

من ملک بودم و فردوسِ بریں جایم بود
آدم آورد دریں دیر خراب آبادم (حافظ شیرازی)

فردوس گوش = کانوں کو بہشت کے سریلے نغموں کا
لطف حاصل ہونا۔

فرش پا انداز = وہ فرش جو آنے جانے کے لیے دروازے
کی چوکھٹ کے پاس بچھایا جاتا ہے۔

پاندان۔ پا انداز بمعنی پاؤں رکھنے کی جگہ۔

قد کو تیرے جس جگہ مشق خرام ناز ہے
اس جگہ شور قیامت فرش پا انداز ہے (سودا)

فرش پا انداز کیا صحرائے وحشت میں ملا
سوزنی میرے لیے خارِ مغیلاں ہو گئے (حمد)

فرش راہ = راستہ کا فرش، بچھ جانا، راستہ کا بچھونا۔

فرش شش جہتِ انتظار = شش جہت (شمال،
جنوب، مشرق، مغرب، اوپر، نیچے)
انتظار کا فرش۔

فرصت کاروبارِ شوق = عشق بازی کی فرصت، عاشقی کرنے کی مہلت۔ فرصت بمعنی موقع محل۔

خوشا کہ جلوے ہی جلوے ہیں چار سو رقصاں
فغاں کہ فرصت نظارگی بہت کم ہے
(جگر مراد آبادی)

فرصتِ ہستی = جینے کی فرصت، زندگی کی مہلت، فرصت بمعنی وقت، موقع۔ ہستی بمعنی زندگی۔

دنیا میری بلا جانے مہنگی ہے یا سستی ہے
موت ملے تو مفت نہ لوں ہستی کی کیا ہستی ہے
(فانی بدایونی)

عہدِ پیری میں تو کر یادِ الٰہی غافل
رات تو کٹ گئی غفلت میں سمجھو فرصتِ صبح
(آتش)

فرطِ رافت = غایت درجہ رحمت، بڑی عنایت و شفقت۔
فرط بمعنی زیادتی، کثرت، فراوانی، افراط۔

استادہ فرطِ خلق سے شبیر ہو گئے
نذروں پہ ہاتھ رکھ کے بغلگیر ہو گئے
(دبیر)

رافت۔ رحمت کی شدت۔

راز و نیاز اُس کا ہے خصم سے زیادہ
ہم پر نہیں ہے رافت اس ترکِ جاں ستاں کی
(حسن)

فرِ فروغ = روشنی کی ترقی۔
فر بمعنی رفعت، بلندی، شکوہ، شان و شوکت
فارسی میں نور، روشنی، چمک کے معنی بھی مراد ہیں۔

شاد باد آں سوارِ سرخ قبائے
کہ ہمی آں شکار بُرد بسر
راست گفتی کہ آفتاب بستی
بر جہاں گسترید تابش و فر
(حکیم فرخی)

فرقِ ارادت = عقیدت کا سر۔
فرق بمعنی سر۔ ارادت بمعنی عقیدت، اعتقاد۔

اپنے دل سے مجھے ارادت ہے
میں کسی پیر کا مُرید نہیں
(جگر)

فرقِ ناز: جس سر میں ناز بھرا ہو، سرِ پُر غرور۔
فرق بمعنی سر۔

جو آیا گھاٹ پر دہ شطِ خوں میں غرق تھا
نے دست و پا نہ صدر نہ گردن نہ فرق تھا
(انیس)

فرو = پیوست، اُتر جانا۔

فروع = جمع فرع کی بمعنی شاخیں، ٹہنیاں۔

ایمان و شرع کا میں فروع و اصول ہوں
میں آیۂ خدا و حدیثِ رسول ہوں
(دبیر)

فروغ پذیر = ترقی پذیر، ترقی حاصل کرنا۔
فروغ بمعنی ترقی، عروج۔

فلک پہ مہر نے پیدا بہت فروغ کیا
پر اس کے رُخ سے جو دعویٰ کیا دروغ کیا
(ظفر)

فروغِ شعلۂ خس = تنکے کے جلنے سے اٹھنے والے شعلے کی بھڑک۔ خس کے شعلہ کی روشنی۔
فروغ بمعنی شعاع، چمک، آگ کی تابش۔

فروغِ شمعِ بالیں = سرہانے جلنے والی شمع کی روشنی۔
سرہانے جلنے والی شمع میں روشنی بڑھ جانا۔
فروغ بمعنی روشنی، تابش۔

فروغِ طالعِ خاشاک = تنکے کی قسمت کا عروج۔

خاشاک بمعنی تنکا، گھاس، کوڑا کرکٹ۔

طالع بمعنی مقدر، قسمت۔

فروغ بمعنی ترقی، عروج، روشنی، چمک۔

فروغِ مے = سرورِ مے، شراب نوشی، شراب کی دمک۔

فرہاد = شیریں کا عاشق، کوہکن۔

جانِ شیریں بھی گئی اور نہ ملی شیریں بھی
پوچھو فرہاد سے اس تلخیٔ حسرت کے مزے

فریادِ دل ہائے حزیں = غمگین دلوں کی فریاد، غمزدہ (ذوق)
دل کا نالہ و فریاد۔

فریادیٔ بیدادِ دلبر = معشوق کے ظلم کی فریاد کرنے والا۔

فریبِ سادہ دلی = سادہ لوحی کا فریب۔

فریب وفا خوردگاں = وفا کا فریب کھائے ہوئے
لوگ، وفا کے دھوکے میں آئے ہوئے لوگ۔

فریدوں = ایران کے ایک مشہور اور قدیم حکمراں کا نام ہے،
جو ضحاک کو ہلاک کرکے ایران کے تخت پر جلوہ افروز ہوا۔

فسانہ خوانیٔ شمع = شمع کی فسانہ گوئی، شمع کی
داستان گوئی، شمع کی قصہ خوانی۔

فشارِ ضعف = کمزوری کا دبا۔

فشار بمعنی ہر طرف سے دبانا، بھینچنا۔

کسی کو میں نے دبوچا کنار میں نہ کبھی
ہوا ہے گور میں کس واسطے فشار مجھے (داغ)

بعدِ فنا بھی ظلمِ فلک سے نہیں نجات
کس مردے پر فشار نہ زیرِ زمیں ہوا (اسیر)

فضائے حیرت آبادِ تمنّا = عشق کے حیرت کدہ کی فضا۔

فضا بمعنی میدان، کھلی ہوئی جگہ، زمین کی فراخی

آبادیٔ فضائے عدم ہم سے خاک ہو
کچھ ساتھ لے گئے نہ جہانِ خراب سے

حیرت آباد بمعنی عالمِ حیرت، جہاں حیرت کی فراوانی ہو۔
تمنا بمعنی آرزو، امید، شوق، اشتیاق، مراد، عشق

فطرت وسواس قریں = وسوسوں میں مبتلا فطرت۔

فلک العرش = وہ آسمان جس پر اللہ تعالیٰ کا عرش
قائم ہے۔ فلکِ ہفتم۔

فلکِ پیر = بوڑھا آسمان۔

چونکہ جب سے دنیا وجود میں آئی ہے آسمان کا وجود بھی
پایا جاتا ہے اس لیے اس کو شعرا فلکِ پیر نظم کرتے ہیں۔

جو تھکے ہیں کوئی کام نہیں کر سکتے
انھیں بوڑھوں میں شمار فلکِ پیر بھی ہے (داغ)

فلکِ نا انصاف = غیر منصف آسمان، انصاف نہ
کرنے والا آسمان، فلکِ ستمگر۔

فنا تعلیم درسِ بےخودی = درسِ بےخودی میں فنا۔

درس بمعنی سبق۔ جمع دروس۔

بےخودی بمعنی مستی، دیوانگی، آپے سے باہر ہونا۔

فنا ہونا، سراپا ڈوب جانا، معدوم، مٹنا، نیستی۔

جب کوئی کہتا ہے ہستی کو کہ ہستی خوب ہے
اس کی غفلت پر فنا اس وقت ہنستی خوب ہے (اقبال)

فوتِ فرصتِ ہستی = جینے کی مدت کا گذر جانا،

ہستی کی سہلت کا ضائع ہو جانا ، زندگی کی مہلت
کا رائگاں جانا ۔

فیض رسا = فیض پہونچانے والا ۔

فیل گراں جسد = بھاری جسم والا ہاتھی ،
عظیم الجثہ ہاتھی ۔

فیض معنی = فیض باطنی ، معنوی فیض ۔

ق

قاضی حاجات = قاضی الحاجات ، ضرورتوں کا پورا
کرنے والا مراد خداوند کریم ۔

اے زر تو خدا نئی ولیکن بخدا
ستار العیوب قاضی الحاجات (لاعلم)

مردہ دل ہے شکر کر تی قاضی حاجات کا
ہے توکل پر گذر تکیہ خدا کی ذات کا
(جان صاحب)

قاطع اعمار = عمر کو قطع کرنے والا ۔
قاطع بمعنی قطع کرنے والا ، کاٹنے والا ، تراشنے والا ،
اعمار جمع عمر کی ۔

قاف تریاق = تریاق کا آخری حرف "ق" جس کی شکل
گول ہوتی ہے ۔

قالب خشت دیوار = دیوار کی اینٹوں کا سانچا ۔
قالب بمعنی کالبد ، سانچا ، ڈھانچہ ، بدن ، جسم ،
جسد ، تن ۔

زندہ در گور اب تو ہے بے تیرے او آرام روح
بن گیا ہے قالب خشت لحد اندام روح
(وزیر)

پیتا نہیں شراب جو بیں بے وضو کیے
قالب میں میرے روح کسی پارسا کی ہے

چوں یکے زیں چہار شد غالب
جان شیریں بر آید از قالب (سعدی)

قبلۂ آل نبی = رسولؐ کی اولاد کا قبلہ ۔
قبلہ بمعنی کعبہ ، وہ سمت جدھر منھ کر کے ساری دنیا کے
مسلمان نماز پڑھتے ہیں ۔

جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف
اب تک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہے (حالی)

قبلۂ چشم و دل = چشم و دل کے قبلہ و کعبہ ۔

قبلۂ حاجات = حاجتوں کا قبلہ ، سب کی حاجتیں بر
لانے والا مراد واعظ ۔

تو سمجھا ہی نہیں پیر خرابات کی بات
نقش ہے دل پہ مرے قبلۂ حاجات کی بات (منتہی)

کیا رُت بہ فیض قبلۂ حاجات آ گئی
ساقی خدا کا شکر کہ برسات آ گئی (جوش ملیح آبادی)

قبلۂ کون و مکاں = دنیا جہان کے قبلہ و کعبہ ،
قبلۂ کونین ۔

قبلۂ مقصد نگاہ نیاز = مشتاق نگاہوں کا نصب العین ۔
نگاہ نیاز کا منظور نظر ، نگاہ نیاز کی توجہ کا مرکز ۔

قبلہ نما = قبلہ دکھانے والا ، قبلہ بتانے والا ، وہ سمت
جس طرف منھ کر کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں ، وہ آلہ
جو قبلہ کا رُخ بتائے ۔

کعبہ مدِ نظر قبلہ نما ہے تا حال
کوئے جاناں کی طرف دل نگراں ہے کہ جو تھا (آتش)

قدِ آدم = آدمی کے قد کے برابر ۔ آدمی کی لمبائی کے موافق۔

میرے غبار کو قدِ آدم اڑا نسیم
لگے وہ بے سوار تھا اب شہسوار ہے (امیر)

قدِ آدم تری تعظیم کرتی اڑ کے خاک اپنی
پسِ مردن جو دیتی ناتوانی اے پری فرصت (ذوق)

ذ پر تشدید کے ساتھ بھی استعمال ہوتا ہے۔

دکھائیں غیر انھیں آئینہ دوبھر زندگانی ہے
مریں گے ڈوب کر ہم قدِ آدم اس میں پانی ہے

سب سرو قدانِ عرشِ اعظم
تعظیم کو اٹھے قدِ آدم (محسن کاکوروی)

قدح = پیالہ، جام، پیمانہ، بڑا پیالہ۔

ہاتھوں میں یار کے نہیں ساغر شراب کا
دستِ مسیح میں ہے قدح آفتاب کا (آتش)

تجھے کیوں نہ آوے ساقی نظر آفتاب الٹا
کہ پڑا ہے آج خم میں قدحِ شراب الٹا (انشا)

اُس نے جو دل کو منہ نہ لگایا دو نیم ہے
یہ جامِ جم ہوا قدحِ گل نہ ہو سکا (مومن)

قدحِ بادہ = جامِ شراب، شراب کا پیالہ۔

قربِ ہر روزہ = ہر روز کا تقرب، ہر روز قریب رہنا۔

قط = تراشنا، کاٹنا، قلم کی نوک کو کاٹنا، کلک کا قلم۔ چاقو سے بنایا جاتا تھا اور موٹا یا باریک لکھنے کے لیے حسبِ ضرورت قط لگایا جاتا تھا۔ جب قلم لکھتے لکھتے گھس جاتا تھا تو اس کو قط لگا کر ٹھیک کر لیتے تھے۔

اس قدر لکھی مری تقدیر کی برگشتگی
گھس کے الٹا ہو گیا قطِ خامۂ تقدیر کا

قطعِ نظر = امید منقطع کر لینا، ماسوا، علاوہ بریں، خیال چھوڑ کر، ترک کر دینا۔

سر جائے گا ولیکن نظریں اُدھر ہی ہوں گی
کیا تیری تیغ سے ہم قطعِ نظر کریں گے (دبیر)

قفائے خندہ = ہنسی کے بعد، کھل جانے کے بعد۔

قفا بمعنی گردن کا پچھلا حصہ، پیچھے، پشت کی جانب۔

جو گھبرائے ہوئے ہو کسی کے ساتھ سوئے ہو
قفا کی سمت جو چھپا کی معلوم ہوتی ہے (لطافت لکھنوی)

قفائے ناقہ گرا تھیں خستہ گھبرا کر
نہ آوے یوں کوئی وارفتہ مراغ کو چوٹ

فغاں جرس کی ہے ایسی جو آج درد انگیز
قفائے قافلہ کوئی تو بے قرار رہا (مصحفی)

خندہ بمعنی ہنسی۔

قفسِ مرغِ گرفتار = مرغِ اسیر کا پنجرہ جو دوسرے پرندوں کو جال میں پھانسنے کے لیے جال کے قریب رکھا جاتا ہے
قفس بمعنی پنجرہ جس میں پرندہ پلنے کے لیے بند کیے جاتے ہیں۔

اب جو چھوٹے بھی ہم قفس سے تو کیا
ہو چکی واں بہار بھی آخر (حسن)

مرغ گرفتار بمعنی بند کیا ہوا پرندہ، پرندہ جس کو
پکڑ کر بند کر دیا گیا ہو۔

قفل ابجد = حروف کے ذریعہ کھلنے والا قفل، ایسا
قفل جو مقررہ حروف کے میل سے کھل جاتا ہے۔
ابجد سے مراد حروف تہجی۔ اہل علم نے عربی کے اٹھائیس
حروف کو ترتیب دے کر ہر حرف کے اعداد مقرر کر دیئے
ہیں جن کو خاص طور پر مادہ تاریخ نکالنے کے لیے استعمال
کیا جاتا ہے۔ الفاظ کی ترتیب یوں ہے۔
ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت،
ثخذ، ضظغ۔
حروف کے اعداد حسب ذیل ہیں
ا ب ج د ، ہ و ز ، ح ط ی ، ک ل م ن ،
۱ ۲ ۳ ۴ ، ۵ ۶ ۷ ، ۸ ۹ ۱۰ ، ۲۰ ۳۰ ۴۰ ۵۰ ،
س ع ف ص ، ق ر ش ت ، ث خ ذ ،
۶۰ ۷۰ ۸۰ ۹۰ ، ۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ ، ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ ،
ض ظ غ ۔
۸۰۰ ۹۰۰ ۱۰۰۰

قفل بے کلید = بغیر کنجی کا تالا۔
قفل بمعنی تالا   کلید بمعنی کنجی۔

مژدہ ہو میکشوں کو ہوا چاند عید کا
محتاج قفل میکدہ تھا اس کلید کا (امیر)

قفل درِ گنج محبت = محبت کے خزانے کے دروازے
کا قفل۔

قلزم آشامی = شراب کے سمندر کے سمندر پی جانا۔
قلزم بمعنی سمندر۔

وہ جہاز ہی نظر آیا نہ وہ قلزم نظر آیا
ساحل پہ سمندر کا تلاطم نظر آیا (انیس)

آشام بمعنی پینے والا مصدر آشامیدن بمعنی پینا۔

خلد کی نہر عسل کو زاہد
جانتے ہیں زہر آشام تلخ (ناسخ)

قلزم خوں = لہو کا سمندر، دریائے خوں۔
قلزم بمعنی ساگر، گہرا دریا، سمندر۔

رواں قلزم نکتہ دانی ہے آج
زباں بحر موج معانی ہے آج

قلزم صرصر = آندھی کا سمندر۔
قلزم بمعنی سمندر، گہرا اور عمیق سمندر۔
صرصر بمعنی آندھی، تیز ہوا، جھکڑ۔

یہ بھی اے صیاد ہے جور فلک
قید ہوں ہم باغ میں صرصر چلے (شعور)
ع صاف کرتی ہوئی میدان کو صرصر بھاگی (تعشق)

قلم سرنوشت = تقدیر کی تحریر لکھنے والا قلم، خط تقدیر
لکھنے والا قلم، قلم سے نوشتہ تقدیر لکھا جائے۔

قمار خانہ عشق = عشق کا جوا گھر۔
قمار بمعنی جوا، ہار جیت کا کھیل۔

سودا قمار عشق میں شیریں سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا (سودا)

قمار محبت میں بازی صدا
وہ جیتا کیا اور میں ہارا کیا (میر حسن)

قمار خانہ بمعنی جوا گھر، جہاں ہار جیت کے کھیل کھیلے جائیں۔

سر نیاز کو تیرا ہی آستانہ ہوا
شراب خانہ ہوا یا قمار خانہ ہوا (امیر مینائی)

قمری پرواز = قمری کی مانند پرواز۔

قمری کا رنگ خاکستری ہوتا ہے اس لیے قمری پرواز کے معنی خاک کا شل قمری اڑنا۔

قمری کا طوق = قمری ایک مشہور پرند ہے جس کے گلے میں طوق کی مانند نیلے رنگ کا حلقہ بنا ہوتا ہے اور فاختہ کے مانند ہوتا ہے۔

تپ سوز محبت کے لیے چارہ نہیں قمری
یہ گنڈا نیلگوں گردن پہ کیوں لے تفتہ جاں باندھا (ذوق)

کمر یار کی قمری ہے مگر دیوانی
غیب سے پہنے ہوئے طوق گلو آتی ہے (آتش)

قمری کف خاکستر = قمری ایک مٹھی بھر خاک۔

قند = یہ لفظ کھنڈ یا کھانڈ کا معرب ہے۔ یعنی، شکر، چینی، مصری۔

اب وہ مزہ نہیں لب شیریں کے قند میں
چوکا ہوا ہے یہ کسی خدمت رسیدہ کا (میر)

واہ کیا ناسخ بھی ہے شیریں بیاں
شعر جو ہے لکھنؤ کا قند ہے (ناسخ)

قوام = چاشنی، شکر کا شیرا جو شکر کے شربت کو پکا کر بنایا جاتا ہے اور جس میں سے گاڑھا ہو جانے کے بعد تار نکلنے لگتا ہے۔

بوسوں سے غیر کے لب شیریں ہوئے ہیں تلخ
بگڑی وہ چاشنی وہ قوام عسل گیا (نسیم)

قوت نامیہ = بڑھنے کی قوت، قوت نشو و نما، قوت بالیدگی۔

بڑھ کے آواز سُم رشک صبا کہتی ہے
قوت نامیہ قدموں سے لگی رہتی ہے (مودب)

قید حیات = قید زندگی، جینے کی پابندی۔

چھٹ کر کہاں اسیر محبت کی زندگی
ناصح یہ بند غم نہیں قید حیات ہے (مومن)

قید ہستی = قید حیات، زندگی قید سے استعارہ ہے۔

قید ہستی سے چھٹے سارے اسیران قفس
ہم بھی دو چار گھڑی اور ہیں مہمان قفس (رشید لکھنوی)

قیس و کوہکن = قیس عرب کے قبیلہ بنی عامر کا ایک شخص تھا جو لیلیٰ کے عشق میں مبتلا تھا جو عام طور پر مجنوں کے نام سے مشہور ہے۔ جنون عشق میں ساری عمر دشت نوردی کرتا رہا اور اسی حالت محرومی و ناکامی میں جان دے دی۔

تمنا ہے یہی قیس حزیں کے روز محشر میں
مری لیلیٰ مجھے مل جائے یارب حور کے بدلے (قیس)

کوہ کن ـ فرہاد کا لقب تھا جس نے شیریں کے عشق میں کوہ ستوں کو کاٹ کر دودھ کی نہر نکالی تھی۔

چوں شہ بشنید قول انجمن را
طلب فرمود کردن کوہ کن را (نظامی)

ک

کارفرما = کام بتلانے والا، حاکم، حکم کرنے والا، حکم دینے والا مراد معشوق۔

بارگاہِ حسن تک پہونچا تو کیا دیکھا عزیز
اک نظر تھی کارفرما اور قتل عام تھا
(عزیز لکھنوی)

کارفرما ہے فقط حسن کا نیرنگ کمال
چاہے وہ شمع بنے چاہے وہ پروانہ بنے (اصغر گونڈوی)

کارفرما جل گیا = کام چلانے والا جل گیا جس کے دم سے کام چلتا ہو یا جس کا حکم چلتا ہو اس کو کارفرما کہتے ہیں۔

کارفرمائے دین و دولتِ رعیت = دین و حکومت اور مقدر کا حکمراں۔

کارگاہِ ہستی = زندگی کا کارخانہ، کارگاہِ حیات

کارگاہ بمعنی کارخانہ۔

کارگاہ دہر میں تکلیف تھی آرام تھا
کوئی مجھ ناکام سے پوچھے تجھے کیا کام تھا (ناطق لکھنوی)

کاسۂ گردوں = آسمان کا پیالہ، جامِ فلک، آسمان کی گولائی اور خلا کی وجہ پیالہ اور جام سے تشبیہ دیتے ہیں۔

کاسہ بمعنی پیالہ، کٹورا، بادیہ، جام

اک دلِ حسرت طلب تھا اسکو توڑا آپ نے
اب تو کاسہ بھی گدائی کا نہیں سائل کے پاس
(ناطق لکھنوی)

کاغذ آتش زدہ = آگ لگا ہوا کاغذ، ایسا کاغذ جس کو آگ دکھائی گئی ہو۔

کاغذِ باد = پتنگ، ہوا میں اڑنے والا کاغذ، کنکوا۔

نامۂ میر کو اڑاتا ہے
کاغذ باد کر گیا قاصد (میر)

کاغذی = کاغذ کا بنا ہوا، باریک مراد بودا، ناپائدار۔

کاکلِ سرکش = بے تابو زلفیں، لہراتے ہوئے بال، پیچ و تاب کھانے والے گیسو۔

کاکل بمعنی سر کے بڑے بال، زلف، بالوں کی لٹ۔

خط بڑھا زلفیں بڑھیں کاکل بڑھے گیسو بڑھے
حسن کی سرکار میں جتنے بڑھے ہندو بڑھے
(ذوق)

سرکش بمعنی نافرمان، باغی، کسی سے نہ دبنے والا۔

خود علاقے کا بندوبست کرو
جو کہ سرکش ہیں ان کو پست کرو (نالۂ رسوا)

کالبد = قالب، سانچہ، ہیولیٰ، بدن، پیکر، جسم۔

عزیز روح کے دم تک ہے کالبدِ گل کا
خراب حال ہے بے مغز جب ہوا چھلکا (آتش)

کام کا آدمی = وہ آدمی جو دوسروں کے کام آئے، جس سے لوگوں کے کام نکلیں۔

مرد کار آمد، کارگذار، کارِ نمایاں کرنے والا آدمی ہوشیار، تجربہ کار، کارداں۔

لطف آرام کا نہیں ملتا
آدمی کام کا نہیں ملتا (داغ)

کام و زباں = زبان و دہن۔

کام بمعنی تالو مراد دہن۔

نیش کی جا نوش ہے دنبالۂ زنبور میں
کام میں افعی کے ہو مہرہ بجائے آبلہ (ذوق)

کان پر رکھ کر قلم = اگلے زمانے میں طریقہ تھا کہ منشی اور محرر قلم کو کان کے اوپر رکھ لیا کرتے تھے تاکہ گم نہ ہو جائے۔

کاوکاو = یہ لفظ فارسی کے مصدر کاویدن سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں کھودنا، ڈھونڈنا، تلاش کرنے کی تکلیف اٹھانا۔ سخت محنت کر کے ڈھونڈ نکالنا، جان توڑ کوشش کرنا یعنی بغیر دم لیے ہوئے مسلسل کوشش کرنا، خون پسینہ ایک کر دینا۔

کائی = پانی کی سطح پر یا پانی پڑنے کی وجہ سے زمین اور دیواروں پر جو سبزی جم جاتی ہے، گہرا سیاہی مائل رنگ۔

گذرگاہِ جہاں دیکھو یہ رنگِ آسماں دیکھو
مجھے باور نہیں آتا کہ ہو سیلاب پر کائی (نظم طباطبائی)

کبابِ دلِ سمندر = سمندر کے دل کا کباب۔ سمندر ایک پرندہ ہے جو آگ میں پیدا ہوتا ہے اور آگ سے نکلنے کے بعد مر جاتا ہے۔

دلِ سوزاں کو مرے خوف ہے کیا آتش کا
ہوں سمندر کی طرح میں تو پلا آتش کا (نصیر)

کثافت = مادیت، گاڑھا پن، غلاظت، گندگی، میلا پن، مٹاپا۔

ہے گردِ کدورت سے بری جوہرِ ذاتی
ہیرے میں کسی طرح کثافت نہیں ہوتی (ناسخ)

کسبِ رنگِ فروغ = رنگ کی زیادتی حاصل کرنا، رنگ کا فروغ حاصل کرنا۔

کسب بمعنی حاصل کرنا، پیدا کرنا، سیکھنا۔

ع خواہش قدرِ ہنر کسبِ ہنر سے پہلے (جلیل)

فروغ بمعنی شعاع، چمک، رونق، سان، زیادتی، فراوانی۔

نسیمِ صبحِ عشرت سے فروغِ شوقِ دولت سے
ہجومِ خوابِ غفلت ہوں چراغِ عمرِ غافل ہوں (اکبر الٰہ آبادی)

کسبِ سعادت = سعادت کمانا، سعادت حاصل کرنا۔

کشادِ خاطرِ وابستہ = پریشان خاطری کا ازالہ۔

کشاد و بستِ مژہ = پلکوں کا بار بار کھلنا اور بند ہونا
کشاد بمعنی کھلا ہوا، کھلنے کا عمل۔
بست بمعنی بند۔

کشاکش = کھینچا تانی، کش مکش، اینچا تانی

ستمگروں کی کشاکش میں آبرو ہو سوا
کہ ہوتی سان پہ ہے تیغ تیز تر چڑھ کر (ذوق)

کشاکشِ غمِ پنہاں = عشقِ پنہاں کی کش مکش، چھپی ہوئی محبت کی کشمکش۔

کشاکشہائے ہستی = کشمکشِ حیات۔

کشائش = کام بننا، مقصد حاصل ہونا، کشودِ کار، فراخی، کشادگی۔

کشت = کھیتی، فصل، زراعت۔

آبِ وتابِ دل نے دل کی لٹائیں خواہش
کشتِ دہقاں مل کے برق وسیل نے برباد کی

کشتۂ لعلِ بتاں = معشوقوں کے لبِ لعلیں کا کشتہ (امیر)
عاشق جو محبوب کے سرخ ہونٹوں کا مارا ہوا ہو۔

کشش دم = سانس لینا، سانس کھینچنا۔

کششِ کافِ کرم = لفظ کرم کے کاف، کاف کے مرکز کی کشش۔
کشش بمعنی حروف کا کھنچاؤ۔

ابرو کا عشق ہے خطِ تقدیر میں رقم
ہر حرف میں کشش نظر آئی کمان کی (امیر)

کشمکش = کھینچا تانی، کش کش، الجھاؤ۔

کچھ وہ کھنچے کھنچے رہے کچھ ہم کھنچے کھنچے
اس کشمکش میں ٹوٹ گیا رشتہ چاہ کا (راشد)

کرتا ہے دستِ جنوں جب کشمکش
جی الجھتا ہے نفس کے تار سے (ذوق)

کشمکشِ چارۂ زحمت = تکلیف کو دفع کرنے کی کش مکش۔

کشمکشِ نزع = نزع کی کشمکش، موت وزیست کی کشمکش۔ نزع بمعنی مرتے وقت، دم نکلنے کی حالت۔
کشمکش بمعنی رقت، القباحت، تنگی۔

ڈوبے لٹوں کی سائے حسینوں کی چاہ میں
جیسے یقین کشمکشِ اشتباہ میں (جوش ملیح آبادی)

کعبۂ امن واماں = امن واماں کا قبلہ، امن و اماں کا مرکز۔
کعبہ بمعنی بلند، مرتفع مراد بیت اللہ، قبلہ، بیت الحرام
کعبہ وہ مربع عمارت ہے جس کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ نے مکہ میں تعمیر کیا تھا اور مسلمانوں کا قبلہ ہے جس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی جاتی ہے اور جہاں ہر سال حج ہوتا ہے۔

کعبۂ ایجادِ یقیں = کعبۂ یقین کے موجد، ایجاد یقیں کے کعبہ، یقین کی ایجاد کے مرکز، ایجاد یقین کے موجد۔

کعبہ سنتے ہیں کہ گھر ہے بڑے داتا کا ریاض
زندگی ہے تو فقیروں کا بھی پھیرا ہوگا

کعبے کے گرد ایک کرن گھومنے لگی (ریاض خیرآبادی)
روحِ محمدِ عربی جھومنے لگی (جوش ملیح آبادی)

کعبے سے اِن بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی (غالب)
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ فتح کرنے سے قبل تک کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے تھے جو فتح مکہ کے بعد کعبہ سے نکال دیئے گئے۔ اس مصرعہ کا مطلب یہ ہے کہ بت بھی عرصہ دراز تک کعبے میں رہ چکے ہیں اور ان کو کعبہ سے دور کا تعلق رہا ہے۔

کفِ افسوس ملنا = پچھتانا، پشیماں ہونا، رنج کرنا، افسوس سے ہاتھ ملنا۔
کف بمعنی ہاتھ کی ہتھیلی، پاؤں کا تلوا۔

یدِ بیضا کا ترے ماہ سے ہوا نور دوچند
کھول دے اپنا جو تو سامنے مہتاب کے کف (ظفر)

کبھی کل کے کفِ افسوس یہ کرتا تھا کلام
یہ مرادستِ نجس اور وہ پاکیزہ لجام

کُفر سوز = کفر مٹانے والا، کُفر کو جلانے والا۔

کفِ سیلاب = سیلاب کے جھاگ۔

کف بمعنی بھین، جھاگ، سفید سفید بلبلے جو پانی کے زور سے بہاؤ میں پیدا ہوتے ہیں۔ آدمیوں کے منھ سے بھی غصہ کی حالت میں جھاگ نکلنے لگتا ہے۔

کفِ قاتل = قاتل کی ہتھیلی، قاتل کا ہاتھ۔

فانی کفِ قاتل میں شمشیر نظر آئی
لے خوابِ محبت کی تعبیر نظر آئی (فانی بدایونی)

کف گل فروش = پھول بیچنے والے کی ہتھیلی مراد، پھولوں سے پُر۔

کفِ ہر خاک بہ گردوں شدہ = خاک کی ہر مٹھی اڑ کر آسمان تک پہونچ گئی۔

کفِ ہر خاکِ گلشن = چمن کی خاک کی ہر مٹھی، چمن کی ہر مشتِ خاک۔

کفیل = کفایت کرنے والا، ذمہ دار، ضامن، مواخذہ دار۔

بچپن میں کیا خدا نے دیئے رتبۂ جلیل
شبیر سے بزرگ کے دونوں ہوئے کفیل (تعشق)

کفیلِ عمر = عمر کا ضامن۔

کل = مراد فردا، فردائے قیامت۔

کیوں گنہ لیتے ہیں تھوڑی سی پلانے والے
کل ملے کوثر اُسے آج جو دے خُم مجھ کو (داغ)

کُلفتِ افسردگی = مُرجھانے کی تکلیف۔

کلفت بمعنی تکلیف، مصیبت، بے چینی، پریشانی۔

مٹا سکی نہیں مژگانِ تر کلفت مرے دل کی
نہ جھاڑی گرد دستِ موج نے دامانِ ساحل کی (اسیر)

افسردگی بمعنی مرجھانا، دل کا بجھ جانا، دلگیر ہونا۔

گو راہ میں ہمراہ بھی ہو راحلہ و زاد
جاتی نہیں افسردگیِ خاطرِ ناشاد (انیس)

کلکِ قضا = قضا کا قلم۔

کلک بمعنی نے، نرکل، قلم، خامہ۔

لکھتا ہوں ترے حسنِ خداداد کی تعریف
ہے کلک مرے ہاتھ میں جبریل کے پر کا (ولم)

کم آزار = کم تکلیف پہونچانے والا، کم ستم ڈھانے والا، کم ظلم کرنے والا۔

کمالِ گرمیِ سعیِ تلاشِ دید = دیدار کی جستجو میں دوڑ دھوپ کی انتہا۔

کمندِ شکارِ اثر = اثر کو شکار کرنے والی کمند۔

کمند بمعنی رسی پھندا جس میں شکار کو پھنسایا جاتا ہے۔

ہزار کوس ہو محبوب دوڑ کر آئے
عجیب جذب کمندِ خیال رکھتا ہے (اسیر)

کمیں = گھات، دشمن یا شکار کے لیے چھپ کر بیٹھنا۔

دیکھا جو تیر کھا کے کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی (نصیر الملت)

کمینِ بے زبانی = بے زبانی کی گھات۔

کمیں بمعنی گھات، شکار کے لیے چھپ کر بیٹھنا۔

اے حلقۂ زلف دام واری ہے عبث

اے ناز و ادا کمیں ہماری ہے عبث (مومن)

کنارہ کر = علیٰحدہ ہو جانا، کنارہ کش ہو جا۔

نقاب منھ سے اٹھا دے اگر ہمارا چاند

کنارِ چرخ سے کرنے لگے کنارہ چاند (نسیم دہلوی)

سب بُرے وقت میں کرتے ہیں کنارہ افسوس

آیا ساحل نہ کبھی ماہیٔ بے آب کے پاس (امانت)

کنجِ قفس = پنجرے کا کونہ۔

کھل ہے کنجِ قفس میں مری زباں صیاد

میں ماجرائے چمن کیا کروں بیاں صیاد (ذکا)

کنگرِ استغنا = بے پروائی کا کنگورہ۔

کنگر بمعنی کنگرہ یعنی کنگورہ کٹے ہوئے طاقچے جو خوبصورتی کے لیے قلعہ کی دیوار یا شہر پناہ پر خوبصورتی کے لیے بناتے ہیں

استغنا بمعنی بے نیازی، بے پروائی۔

کام ہوئے ہیں ہمارے ضایع ہر ساعت کی سماجت سے

استغنا کی چوگنی اس نے جوں جوں میں ابرام کیا (میر)

کواکب = جمع کوکب کی بمعنی ستارے۔

کواکب سپہ = ستاروں کی فوج۔

کواکب جمع کوکب کی بمعنی روشن ستارے سپہ بمعنی فوج۔

کوتاہی نشو و نما = نشو و نما کی کمی۔

کوزہ = پانی کا برتن مٹی کا گلاس جس کو ہندی میں کُجّا کہتے ہیں مٹی کا آب خورہ، کُلہڑ۔

تصویرِ صنم ہم نے منبر کے قریں رکھ لی

کوزہ جو وضو کا تھا پیمانہ بنا ڈالا (اعظم)

پانی پینے میں جو اس شیریں دہن کا منھ لگے

قند کا کوزہ وہیں بن جائے کوزہ آب کا (ناسخ)

کوکبۂ شہریار = بادشاہ کا محافظ سواروں کا دستہ، شاہی باڈی گارڈ، شاہی جلوس، شاہی سواروں کے ساتھ چلنے والا سواروں کا دستہ۔

کوکب بمعنی ابنوہ، بڑا ستارہ۔

شہریار بمعنی بادشاہ۔

کوہِ طور = اُس پہاڑ کا نام ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی تجلی نظر آئی تھی اس کو طورِ سینا بھی کہتے ہیں۔

کوہ کن = فرہاد کا لقب۔

چونکہ فرہاد نے شیریں کے عشق میں امید وصل پر پہاڑ سے دودھ کی نہر نکالنے کے لیے پہاڑ کھودا تھا اس لیے اس کا نام کوہ کن پڑ گیا بمعنی پہاڑ کھودنے والا۔

کندیدن مصدر کھودنا۔

دل پہ ہو کر داغِ سوزاں عشق میں اے کوہکن

پھر تو خسرو کا بھی گنج سوختہ کیا مال ہے (ذوق)

کوے = کوچہ، گلی۔

اپنی وحشت سے ہے شکوہ دوسرے سے کیا گلہ

ہم سے جب بیٹھا نہ جائے کوے جاناں کیا کرے (رشید لکھنوی)

کھل جاؤ = بے تکلف ہو جاؤ، بے حجاب ہو جاؤ۔

شرم مت کرو، ہمراز ہو جاؤ۔

کھوئے جاتے ہیں = گم ہو جاتے ہیں، ہکا بکا ہو جاتے ہیں، از خود رفتہ ہو جاتے ہیں۔

کیا زنگی سے میری تم گفتگو کرو ہو
کھو یا گیا نہیں میں ایسا جو کوئی پاوے (امیر)

شب تم جو بزم غیر میں آنکھیں چرا گئے
کھوئے گئے ہم ایسے کہ اغیار پا گئے (مومن)

ذکر کے آتے ہی کیوں کھوئے گئے
یہ تو واعظ کچھ پتے کی بات ہے (نسیم بھرت پوری)

کیخسرو = ایران کا عالی مرتبت شہنشاہ مراد بادشاہ۔ بلند رتبہ، بادشاہ عادل۔

کیش = مسلک، دھرم، مذہب۔

کیموس = غذا کے ہضم ہونے کا دوسرا درجہ پہلے درجہ کو کیلوس کہتے ہیں۔

گ

گذرگاہ خیال = خیالات کے گذرنے کی جگہ۔
گذرگاہ بمعنی راستہ، راہ، شارع عام۔

مسافر کو رہتا ہے ڈر راہ میں
یہ دنیا بھی تو اک گذرگاہ ہے (منیر لکھنوی)

گذرگاہ خیال مے و ساغر = شراب نوشی کے تصور کی گذرگاہ۔

گرد باد رہ بے تابی = بے تابی کے راستہ کا بگولا۔
گرد باد بمعنی بگولا، ہوا جو غبار کو لے کر اونچا ہو تا ہے۔

شعلوں نے صاف سرو چراغاں بنا دیا
اٹھا جو گرد باد ہمارے غبار کا

گرد رہ جولان صبا = صبا کے راستہ کی گرد۔
صبا بمعنی پروا ہوا جو سرد و خوش گوار ہوتی ہے۔
گرد رہ (گرد راہ) بمعنی راستہ کا غبار۔

محبت سے لبریز سینہ ہے آج
نفس گرد راہ مدینہ ہے آج (اصغر گونڈوی)

جولاں بمعنی گھوڑے کی دوڑ، گھوڑے کو دوڑانا۔

جولاں سمند ناز کو لے شہسوار دے
تو سرمہ چشم ماہ میں میرا غبار دے (ذوق)

صبا بمعنی پچھلی رات کو چلنے والی پروا ہوا۔

وہ سوئے گور غریباں جو کبھی آتے ہیں
پھول دامن میں لیے ساتھ صبا آتی ہے (ارمان خیرآبادی)

گردش ساغر صد جلوۂ رنگیں = سیکڑوں رنگین جلووں کے پیمانے کی گردش مراد جلوۂ حسن کے ساغر کی گردش۔

گردش سیارہ = ستاروں کی گردش مراد بد قسمتی۔
ستارہ گردش میں ہونا بمعنی قسمت کا برگشتہ ہونا۔
گردش بمعنی چکر۔
سیارہ بمعنی ستارہ، گردش کرنے والا ستارہ جو ستارے گردش نہیں کرتے اس کو ثابت کہتے ہیں۔

شب نظر کی میں نے فرقت میں جو سوئے آسماں
اژدہا تھی کہکشاں عقرب ہر اک سیارہ تھا (ناسخ)

دیکھو کیا حال ہے سیاروں کا
عجب انداز ہے ان تاروں کا (رسوا)

گردشِ مجنوں = مجنوں کی آوارگی۔

گردنِ مینا = مینا کی گردن۔

گردوں = آسمان، فلک، چرخ۔

اب تک اثنا میری بے آہِ اثر میں درد ہے
جھک گیا ہے پیر گردوں کے جگر میں درد ہے

گردہ تصویر زمین = کرۂ زمین، پوری دنیا، سارا عالم (دیباچے صاحب رشید)

گرز = ایک ہتھیار کا نام ہے جو سر پر مارا جاتا اور اوپر سے موٹا ہوتا ہے۔

مرا مضموں نہ باندھے غیر اپنے شعر میں کہہ دو
نہیں زیبا کہ دستِ زال میں ہو گرزِ رستم کا (اسیر)

گرسنہ = بھوکا۔

تنورِ چرخ سے لیتے گرسنہ کب کے اُتار
ذرا بھی لگتا اگر قرصِ آفتاب میں سینک (ظفر)

گرم بازارِ فوجداری = فوجداری کی گرم بازاری۔
فوجداری ان مقدمات کو کہتے ہیں جن میں ارتکابِ جرم پر سزا دی جاتی ہے۔
گرم بازاری بمعنی خوب خرید و فروخت کا کاروبار بیوپار کی کثرت۔

نہیں ہے دیر سے خورشید کی وہ گرم بازاری
ہوا ہے دھوپ کا منہ زرد شاید وہ نکھرتے ہیں (امیر مینائی)

گرم خرامِ ناز = ناز و انداز سے چلنے میں مصروف، ناز و ادا کے ساتھ چلنا۔
گرم بمعنی سرگرم، مصروف۔

گرم سفر ہے پر منزل کو ہم نہ پہونچے
آوارگی نے ہم کو ریگِ رواں بنایا (مصحفی)

خرام ناز بمعنی ناز و انداز کی چال، رفتارِ ناز۔

خاک میں ہم کو ملانا تھا خرام ناز سے
اعتقادِ فتنۂ محشر ہمارے دل میں تھا (آتش لکھنوی)

گرم دامن افشانی = گرم ترک لباس، مصروف ترک لباس
دامن افشاندن غرور و ناز کرنا کسی چیز سے خود کو دور رکھنا، ترک کرنا۔

جاں فشاں و راز داری و راہ کوب سر د باش
تا شوی باقی چو دامن بر فشانی زیں دمن (خاقانی)

گرم غزل خوانی = غزل پڑھنے میں مصروف۔

گرم نالہ ہائے شرر بار = چنگاریاں برسانے والے نالوں میں سرگرم۔

گرہ نیم باز = ادھ کھلی گانٹھ، گرہ جس کو ڈھیلا کر کے چھوڑ دیا ہو اور پوری طرح کھولا نہ گیا ہو۔

گریباں کرنا = چاک کرنا، گریباں کردن بمعنی چاک کرنا۔

گریۂ سحری = صبح کا رونا۔

گستاخ طلب = گستاخی کے ساتھ مانگنے والا۔

گستاخیٔ فرشتہ = فرشتہ کی بے ادبی۔
عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ ابلیس جو شیطان کے نام سے موسوم ہے اور جس نے باری تعالیٰ کے حکم کے باوجود

حضرت آدمؑ کے روبرو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا

فرشتہ تھا۔ یہ خیال ازروئے قرآن پاک غلط ہے۔

ابلیس جنوں میں سے ایک جن تھا نہ کہ فرشتہ۔

گفتۂ غالب = غالب کا کہا ہوا / کلامِ غالب، غالب کے

کہے ہوئے اشعار۔

گلباز = گل بازی بمعنی پھولوں سے کھیلنا مراد مسرور

شاطر، چالاک۔

گل زخم بدن میں اب گل بازی کا عالم ہے

نکل جاتا ہے مضموں دل سے اگر زخم لبِ گل کا

گلِ جیبِ قبائے گل = پھولوں کے گریباں کی زینت۔

گلچینِ طرب = پھول چننے کی مسرت، مسرت کی گل چینی،

لطف اندوز ہونا، مسرت کے چمن کی گل چینی، عشق و

نشاط کی گل چینی کرنے والا۔

گلچیں بمعنی پھول توڑنے والا، پھول چننے والا۔

بگڑے ہوئے ہیں عاشقِ گلزار باغ میں

گلچیں نے پھول توڑ لیا ہے گلاب کا

گلچینِ گلستانِ تسلی = تسلی کے باغ کا پھول چننے والا۔ (حیدر لکھنوی)

گلچیں بمعنی پھول چننے والا، پھول توڑنے والا۔

چیدن مصدر چننا۔

گلچیں بمعنی فائدہ حاصل کرنے والا، لطف اندوز ہونے والا۔

رنگ ہوں دامنِ یک رنگیِ طینت سے جدا

کوئی گلچیں نہ ہو اس باغ میں بندہ کے سوا

گلخن = بھاڑ، انگیٹھی، بھٹی، چولھا، آتشدان۔ (ناظم)

ترکی میں گل بمعنی خاک، راکھ اور خن بمعنی خانہ

یعنی خاک دان۔

سدا دل شعلہ افروزِ آتشِ ہجراں سے رہتا ہے

نہیں ہوتا ہے یہ گلخن کبھی اے جانِ من ٹھنڈا

گل در قفائے گل = پھول کے پیچھے پھول، پھول کے بعد پھول، قفا بمعنی پیچھے۔ (اطہر)

گل فروشِ شوخیِ داغِ کہن = پرانے زخموں کی خون

آلودگی کے پھول بیچنے والا۔

گل فروش بمعنی پھول بیچنے والا، مالی۔

اب جو وہ خوائیں کہنا یاد رکھنا گل فروش

پھول بچ جائیں تو میرے قبر کی چادر بنے (رشید)

گلفشاں = پھول چھڑکنا، پھول برسانا، پھول جھڑنا،

پھول برسنا، پھول بکھیرنا۔

کیا گل فشاں زباں ہے اس تنگ تر دہن میں

بلبل چہک رہا ہے اک غنچہ چمن میں (آغا)

گلفشانی = پھول چھڑکنا، خوش بیانی۔

چمن میں رہ کے ساری عمر مشقِ گلفشانی کی

قفس میں آتے آتے آ گئی طرزِ فغاں مجھکو

گل فشانی ہائے نازِ جلوہ = جلوہ ناز کی گل ریزیاں۔ (جلیل)

گل کتر گئی = شگوفہ چھوڑ گئی، عجیب و غریب کام کرنا۔

گل کترنا بمعنی پھول کترنا، پھول تراشنا، گل کاری کرنا،

شگوفہ چھوڑنا، غضب کرنا، غضب ڈھانا۔

عشق بھی خوب گل کترتا ہے
دیکھیو ٹک بہارِ لختِ دل (جرأت)
گل کترتی ہیں ہزاری تری آنکھیں کافر
ہے عجب طرح کی اک تیز نگاہی مقراض (ذوق)
کر کے آزاد ہر اک شہپرِ بلبل کترا
آج صیاد نے یہ اور نیا گل کترا (نصیر)
چھوڑا گلزار سے دور اور پرِ بلبل کترے
ہائے صیادِ جفا پیشہ نے کیا گل کترے (جرأت)
گل کترے نہ بلبل مری فریاد کے آگے
سرسبز نہ شاگرد ہوا استاد کے آگے (مصحفی)

گل نسریں = سیوتی کے پھول، نسرن۔

گل نغمہ = گلبانگ، ترانۂ مسرت، بلبلوں کا گل کو دیکھ کر چہکنا۔

گمانِ رنجشِ خاطر = ناراض ہو جانے کا گمان۔

گنبدِ بے در = بے دروازے کا گنبد مراد آسمان، گنبد بے در کھلنا کنایہ ہے رسول کریمؐ کے معراج کے سفر کا جب آپ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی تھی۔

گنبدِ تیز گردِ نیلی فام = جلد جلد چکر لگانے والا نیلا گنبد مراد آسمان۔

گنجائشِ عداوتِ اغیار = غیروں کی دشمنی کی گنجائش رقیب کی عداوت کی سمائی۔

گنجفہ بازِ خیال = خیال کا گنجفہ کھیلنے والا۔
گنجفہ - ایک کھیل ہے جو تاش کی طرح کھیلا جاتا ہے۔
اس میں ۹۶ پتے اور آٹھ رنگ ہوتے ہیں، اس کھیل کو تین کھلاڑی کھیلتے ہیں۔

کوئی کیا جانے کھلاڑی کھیلتے ہو کیسے تم
بارہا اس گنجفے کو تم نے برہم کر دیا (ناسخ)

گنج ہائے گراں مایہ = بیش قیمت خزانے۔
گنج بمعنی خزانہ۔

جو تجھ کو دیکھ لیتا ہے پہنچتا ہے حقیقت تک
تری صورت مگر آئینۂ گنجِ معانی ہے (ناطق لکھنوی)

گنجینۂ گوہر = موتیوں کا خزانہ۔
گنجینہ بمعنی خزانہ، دفینہ، خزانے کی جگہ۔

بند ھے دہان و کمر کے ہزار ہا مضمون
زمینِ شعر سے گنجینۂ نہاں نکلا

گنجینۂ معنی = معنی کا خزانہ۔

گودرز = جن پہلوانوں کا شاہنامہ میں ذکر ہے اس میں ایک گودرز بھی ہے جو کشواد کا بیٹا تھا اس کے سات لڑکے تھے سب نامی گرامی پہلوان تھے ان میں گیو اور بہرام کا شاہنامہ میں ذکر آیا ہے۔

گوشت کا ناخن سے جدا ہو جانا = تعلقات کا منقطع ہو جانا، خون کے رشتوں کا ٹوٹ جانا جو ناممکن ہے اسلئے اور امر محال بات کے متعلق بولتے ہیں مثلاً بھائی بھائی میں تفرقہ پڑنا ایسا ہی ہے جیسے گوشت کا ناخن سے جدا ہو جانا جو ناممکنات میں سے ہے۔

گوشِ گل = پھول کے کان۔

گوشِ مہجورِ پیام = پیامِ شوق سے محروم کان۔

گوشِ نصیحت نیوش = نصیحت سننے والے کان، کان جو نصیحت کو سننے کی تاب لا سکیں۔

گوشۂ بساط = فرش کا کونہ۔

گوشہ بمعنی کونہ، طرف، جانب، پہلو کی جگہ

اک گوشہ کشتی ہے تو اک گوشہ پستی

مغرب جو اگر گئی ہے تو مشرق سے چھپی (جوش ملیح آبادی)

گوشۂ دستار = دستار کا طرہ، دستار کا سرا جہاں پھولوں کی کلغی لگائی جاتی ہے۔

گلے بر گوشۂ دستار داری

خوشا بختِ بلند باغباناں (غالب)

گومگو = کہوں یا نہ کہوں، تذبذب، دُبدھا، پس و پیش۔

گومگو نے عجب آفت میں پھنسا رکھا ہے

گوشِ دل تم کو نہیں تابِ تکلم مجھ کو (ادیب)

گوں = ہیئت، موقع، مصلحت، فرصت، سُبیتا، داؤ، قابو، خواہش، رغبت۔

یہی اپنے گوں کی باتیں ہیں

آ ہی جانا جدھر کو آتا ہے (درد)

عالم میں لوگ ملنے کی گوں اب نہیں رہے

ہر چند ایسا ویسا تو عالم بہت ہے یاں (میر)

یہ کارواں مرا تو رہنے کی گوں نہ نکلی

ہر صبح یاں سے ہم کو عزمِ سفر رہا ہے (میر)

ہمکو بجز بوسۂ لب میگوں

نہیں صہبائے خوشگوار کی گوں (ظفر)

گوہر بار = موتی برسانے والا، موتی لٹانے والا۔

ہو تری کلکِ کرم جبکہ شہا گوہر بار (ذوق)

گوہر = نایاب موتی۔

گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل = کہوں تو مشکل نہ کہوں تو مشکل۔

گوے و چوگاں = گیند اور بلا۔

گہر = موتی، گوہر۔

پائی تاروں نے ضیا بڑھ گئی تاریکی شب

اس نے منھ ڈھانپ کے کانوں کے گہر کھول دیے (جمیلہ خدا بخش)

گہر اندوزِ اشاراتِ کثیر = کثیر معانی کے موتیوں کا خزانہ۔

گہوارۂ جُنبائی = جھولا جھلانا، جھولے کو جھونک دینا۔

گہوارہ بمعنی جھولا۔

جنبانیدن مصدر حرکت دینا، ہلانا۔

لوٹتا تھا اس میں بدخوئی سے میں مانندِ اشک

شوخئ طفلانہ سے جنباں مرا گہوارہ تھا (آتش)

گہ و بے گہ = وقت بے وقت، ہر وقت۔

گیرائی = دلکشی، کشش، گرفتگی، پکڑ۔

رہا یہ عقدۂ لاینحل جو چاہا ک دست تھے ہم

کسی کے ناخنِ ادراک نے کچھ کی نہ گیرائی (نظم طباطبائی)

گیو = شاہنامہ میں جن پہلوانوں کا ذکر ہے ان

میں گیسو لپیٹ کر دوڑ بھی ہے ۔

طاقت میں ہے پشن کی حقیقت نہ گیو کی
انگلی سے پھیرتا ہوں کلائی میں دیو کی (امیر)

ل

لافِ تمکیں = تمکین و وقار کی شیخیاں۔

لاف بمعنی شیخی ، ڈینگ ، بڑھ بڑھ کر باتیں بنانا۔

رات محفل میں ستاروں کی گزاف و لاف تھا
صبح وہ خورشید رو نکلا تو مطلع صاف تھا
(ناسخ)

تمکین بمعنی وقار ، جاہ ، مرتبہ ، قدر ۔

آتا ہے یہ جی میں کہ کروں عرضِ تمنا
لیکن تری تمکین اجازت نہیں دیتی (مصحفی)

لافِ دانش = معرفت کا دعویٰ ، دانشمند ہونے کی ڈینگ۔ لاف بمعنی ڈینگ ، شیخی ، تعلی ، اَدون ۔

وہ دہن ہوں نہ نکلا حرفِ غرور
وہ زباں ہوں نہ جس سے لاف ہوا (آتش)

لاگ = لگاؤ ، تعلق ، سروکار ، رغبت ، عداوت ۔

عشق کو کس کے دل سے لاگ نہیں
کون سا گھر ہے جس میں آگ نہیں (ناسخ)

مصحفی سے تجھے کیا لاگ ہے چل جانے دو
استاد در پے بھی نہیں ہوتا کوئی ان کے (مصحفی)

لالہ کاری = پھولوں کا بکھیرنا۔

لالہ بمعنی ایک قسم کا سرخ پھول جس کے اندر سیاہ دھبہ ہوتا ہے۔

ہے داغ چراغ لحدِ کشتۂ الفت
پھولا ہے یہ لالہ تری بیدادگری کا (امیر)

لائقِ تعزیر = لائق سزا ، سزا دیے جانے کے قابل۔

لائق بمعنی قابل ، موزوں ، زیبا ۔

امتحاں کیا ہے مرا میں کسی لائق ہی نہیں
خوب تم کو تو ہے بندے کی حقیقت معلوم
(تسلیم رامپوری)

تعزیر بمعنی سزا ، جرم کی سزا دینا ۔

تعزیر دیجیے تیغِ دو پیکر نکالیے
تقصیر وار ہوں میں زباں کاٹ ڈالیے (انیس)

لبِ آشنائے خندہ = ہونٹوں پر ہنسی ، ہونٹوں کا ہنسی سے واقف ہونا ، ہونٹوں پر ہنسی آنا۔

لبِ افسوس = افسوس ظاہر کرنے والے ہونٹ ۔

لبِ بام = چھت کی منڈیر ، چھت کے سرے پر ، بالائے بام ، بالاخانہ کا کنارہ ۔

میں نہ مانوں گا لبِ بام نہیں ہے کوئی
جب میں روتا ہوں تو ہنسنے کی صدا آتی ہے (جاوید)

لبِ تشنۂ تقریر = بات کرنے کا آرزو مند ، ہونٹوں میں گفتگو کرنے کی تشنگی رکھنے والا ۔

لب تشنہ بمعنی پیاسا ، آرزو مند۔

حسرت کشانِ دردہیں لب تشنگانِ عاشقی
سیراب غم کردے کہیں پیر مغانِ عاشقی
(حسرت موہانی)

اٹھ کر وہ خدا کا آرزو مند
لب تشنۂ شربتِ شکر خند (محسن)

تقریر بمعنی گفتگو، بات چیت، بیان۔

اے مصحفی جب ایسی غزل تو نے کہی ہے
کیونکر نہ فصاحت لبِ تقریر سے ٹپکے (مصحفی)

لذّتِ آزار = دکھ پہونچنے کی لذت۔

لذت بمعنی لطف، حظ، ذائقہ، خوشی۔

اس محبت کے مزے سے جو کوئی واقف ہوا
زندگی کی اس کو لذت عمر بھر ملتی نہیں (آسی)

لذّتِ دشنام = گالی کا مزا۔

لذت بمعنی ذائقہ، مزا۔ دشنام بمعنی گالی۔

کسی نے جو حیدر کو دشنام دی
تو گویا پیمبر کو دشنام دی (نامعلوم)

لذّتِ ریشِ جگر = زخم جگر کا مزا۔

ریش بمعنی زخم۔

لذّتِ سنگ = پتھر کی لذت، پتھر کھانے کا مزا،
پتھر کے زخم لگنے کا لطف۔

لذّتِ فراغ = لطف فراغت، فراغت کا مزا۔

لذّتِ فراق = لطفِ ہجر، لذت جدائی۔

لذّت یاب = مزے لینا، لذت کشی، لذت حاصل کرنا،
مزا حاصل کرنا۔

لطافت = نزہت، پاکیزگی، تازگی، باریکی، نزاکت،
مزا، ذائقہ۔

گورا گورا بدن لباس سفید
یہ لطافت تو نسترن میں نہیں (نامعلوم)

پہنچی ہے رفتہ رفتہ کہاں انتہائے عشق
اب دل میں اک لطافتِ غم ہے بجائے عشق (اختر)

لطفِ جلوہ ہائے معانی = باطن کے جلووں کا مزا۔

لطف بمعنی مزا، لذت، خوشی، فرحت۔

افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف
لپٹا پڑا ہے مردہ سا گویا کفن کے ساتھ (ذوق)

دیکھا جدھر وہ سامنے آیا نظر مجھے
کس سے کہوں میں لطف شبِ انتظار کا (رضا)

لطفِ خرامِ ساقی = ساقی کے ناز و انداز سے چلنے کی کیفیت۔

لطمۂ موج = لہر کا تھپیڑا، طوفانِ حوادث۔

لطمہ بمعنی دریا کا تھپیڑا، طمانچہ۔

نیل پڑ جائے مقرر کھائے گردابِ نیل
لطمہ میرے اشک کے دریائے شور انگیز کا (نامعلوم)

موج بمعنی لہر۔

لقا کی داڑھی = بہت زیادہ آراستہ و پیراستہ چیز کو
کہتے ہیں۔ لقا کی داڑھی کے ہر بال میں بغرض آرائش
موتی پروئے ہوتے تھے لقا داستان امیر حمزہ کا اہم کردار
ہے۔ یہ ایک مشرک بادشاہ تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔

لگد کوبِ حوادث = حادثات کی دولتیاں، حادثات
کی ضرب، حادثوں کی ٹھوکر۔

لگد بمعنی لات۔

کوفتن مصدر کوٹنا، چوٹ لگانا۔

لگد کوب بمعنی لاتوں کی مار، ٹھوکر کی ضرب،

حوادث جمع حادثہ کی بمعنی سانحے، واقعات۔

لگاؤ = لگاوٹ، تعلق، مائل کرنا، مائل کرنے کا انداز لاگ، میلان۔

اے ظفر کرتے ہیں سب اُن سے لگاوٹ لیکن
کس کا لگتا ہو وہاں اور لگاؤ کس کا (ظفر)

میں تو ملتا نہیں ہوں ان سے مگر
نہیں جاتا ہنوز دل کا لگاؤ (مصحفی)

لوح قلم = دنیا کی تختی۔

لوح بمعنی تختی، سونے یا چاندی کی تختی۔

بہت اس سیم تن کی مدح کے مضمون سوجھے ہیں
مجھے درکار ہیں لوحیں پئے تحریر چاندی کی (ذوق)

وحش اللہ = مخفف ہے لاوحشہ اللہ کا یعنی اللہ اسے تباہ نہ کرے، اللہ اسے مامون و محفوظ رکھے، اللہ نظر بد سے بچائے۔

بارک اللہ زہے حسن کہ دل ہو بے تاب
وحش اللہ زہے جلوہ کہ ٹھہرے نہ نگاہ

لوح و قلم = تختی اور قلم، لوح محفوظ اور قلم قدرت، احکام الٰہی کی تختی اور اس کے لکھنے کے قلم قدرت۔

اینک بہ شہادت طلبم لوح و قلم را (عرفی)

لیالی = بمعنی راتیں، جمع لیل کی۔

لئیم = کینہ، سفلہ، فرومایہ، خسیس۔

لئیم ایسے بخیل کو کہتے ہیں جو نہ خود کھائے نہ دوسرے کو کھانے دے۔

لیل و نہار = رات دن، شب و روز۔

گذر گئے اسی گردش میں اپنے لیل و نہار
شب فراق گئی روز انتظار آیا

م

مآل = انجام، حال، نتیجہ۔

مآل سوز و غم ہائے نہانی دیکھتے جاؤ
بھڑک اٹھی ہے شمع زندگانی دیکھتے جاؤ (فانی)

مآل سعی اسکندر = سکندر کی کوشش کا نتیجہ۔

آئینہ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ سکندر کی ایجاد تھی اسی طرف کنایہ ہے۔

ماتم یک شہر آرزو = ایسے شہر کے تباہ ہونے کا غم جس میں آرزوئیں آباد تھیں، شہر تمنا کا ماتم۔

ماند = عاجز، مدھم۔

ماندن مصدر رہنا، رہ جانا۔

مانع دشت نوردی = صحرا نوردی سے روکنے والا، جنگل جنگل پھرنے سے روکنے والا۔

مانع بمعنی روکنے والا، منع کرنے والا۔

دشت بمعنی صحرا، جنگل۔

دشت تو دشت ہے دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے (اقبال)

نوردی بمعنی طے کرنا، لپیٹنا مصدر نوردن۔

مانع ذوق تماشا = شوق دیدار میں رکاوٹ، دیکھنے کے شوق میں حائل۔

مانندِ صبح و مہر = (اکثر نسخوں میں صبح مہر ہے)

صبح مہر بمعنی آفتاب صبح ۔

مانند بمعنی مثل ۔ صبح و مہر بمعنی سویرا اور چاند ۔

مانیِ اندیشہ = خیال کا مصوّر ، مانی ایران کا مشہور

مصوّر جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا اور جسے بہرام اوّل

کے حکم سے قتل کر دیا گیا تھا۔ "مانی شاپورگان" اور

"ارژنگ" نامی کتابیں اس سے منسوب ہیں۔ ایشیا اور

یورپ کے ادبیات میں ایک بے مثال نقاش اور مصوّر

کی حیثیت سے مشہور ہے۔

سپہر گفتی نقاش نقشِ مانی گفت

کہ ہر زماں بنگارد ہزار گونہ صور (انوری)

جسے دیکھ کر ہوے مانی کو حیرت

وہ تصویر رنگیں بیاں کھینچتے ہیں (انیس)

ماہِ تاباں = چمکتا ہوا چاند ، روشن چاند ۔

ماہِ تمام = ماہ کامل ، پورا چاند ، بدر ۔

ماہ شبِ چہاردہم = چودھویں رات کا چاند ، ماہِ کامل

ماہ دو ہفتہ ۔

مائدہ نزلِ خلیل = حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ضیافت

کا دسترخوان ۔

حضرت ابراہیمؑ جن کا لقب خلیل اللہ تھا اس قدر سخی

تھے کہ ہر وقت ان کے دسترخوان پر مہمان ہونا ضروری

تھا جب تک کوئی مہمان نہیں آ جاتا وہ انتظار میں کھانا

نہیں نوش فرماتے تھے ۔

نہ جب تک ہم پیالہ ہو میں ہرگز نہیں پیتا

نہ ہو مہماں تو فاقہ ہے خلیل اللہ کے گھر میں (آتش)

مائدہ بمعنی دسترخوان جس پر کھانا چنا جائے ۔

تجھے معلوم ہے احوال سارا

کہ جن پر مائدہ تو نے اتارا (معراج المضامین)

بذل بمعنی جود و عطا ، سخاوت ، بخشش ، داد و دہش ۔

تم وہ باذل ہوا ہے شہِ آصف

تم پہ خود بذل ناز کرتا ہے (اختر مینائی)

خلیل بمعنی دوست ، لقب حضرت ابراہیم علیہ السلام ۔

مائدہ لذتِ درد = درد کی لذت دینے والے کھانوں کا

دسترخوان ۔ مائدہ بمعنی دسترخوان ۔

مبادا = خدا نہ کرے کہ یوں ہو ، ایسا نہ ہو ، خدانخواستہ ۔

غریبوں پہ کیجیے جور کچھ خوف خدا بھی ہے

مجھے ڈر ہے کسی دل سے مبادا بد دعا نکلے (ابر؟)

ہم نے اس بت میں جو دیکھا ہے نہیں کہہ سکتے

کہ مبادا نہیں حسن پائیں شریعت والے (حفیظ)

بڑھاؤ نہ آپس میں اُلفت زیادہ

مبادا کہ ہو جائے نفرت زیادہ (حالی)

مبدل = بدلا ہوا ، بدلا گیا ، تبدیل شدہ ۔

متاعِ بُردہ = لوٹا ہوا مال ۔

متاع بمعنی مال و دولت ، پونجی ، سرمایہ ۔

کس متاع پہ ایسی کہیں نہ لوٹ پڑے

حسین دل پہ مرے ہر طرف سے ٹوٹ پڑے (خورشید لکھنوی)

متاعِ دست گرداں = نقد سودا ، وہ چیز جو نقد فروخت کی جائے ۔

متاع بمعنی سامان ، اسباب ، پونجی ، سرمایہ ،

دست گرداں وہ چیز جو سرِ راہ فروخت ہو ، ہاتھوں ہاتھ بکنے والی چیز ۔

دل عاشق کو ہاتھوں ہاتھ کے کر تول لیتے ہیں
مزیدی مال مفلس دست گرداں مول لیتے ہیں (شاد)

متاعِ خانۂ زنجیر = خانۂ زنجیر کی پونجی ، خانۂ زنجیر کا سرمایہ ۔ زنجیر کا اثاث البیت ۔

متاعِ سخن = جنس سخن ، کلام ، اشعار ۔

متاعِ ہنر = ہنر کی پونجی مراد ہنرمندی ۔

متقابل = ضد ، برعکس ، بالمقابل ، باہم ۔ مقابلہ کرنے والا ۔

مثلِ گلِ شمع ۔ شمع کے گل کی مانند ۔

گل بمعنی چراغ کی بتّی کا جلتا ہوا سرا ۔

یہ کس نے ہاتھ سے اپنے لیا گلِ شمع محفل کا
ہوا گلگیر میں عالم جو منقارِ عنادل کا (گویا)

مثلِ نقشِ مدعائے غیر = رقیب کی آرزو کے نقش کی طرح رقیب کی مقصد بر آری کے نقش کی مانند ۔

مجالِ خواب = سونے کا حوصلہ ، سونے کی طاقت ، سونے کی قدرت ، سونے کی ہمت ۔

مجال بمعنی میدان جولاں گاہ ، قدرت ، طاقت ، حوصلہ ، تاب ، مقدور ۔

ہر ایک کو ہو بدن پر مری زباں گویا
مجال ہو جو ترے آگے گفتگو کی مجھے (ظفر)

استادِ شہ سے ہو مجھے پرخاش کا خیال
یہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے (غالب)

مجلس فروزِ خلوتِ ناموس = رونق محفل ، خلوت ، شرم و حیا ۔

مجلس بمعنی نشست گاہ ، محفل ۔

مجلس فروز بمعنی محفل کو چمکانے والا ، رونق محفل ۔

خلوت بمعنی تنہائی ۔

ناموس بمعنی شرم و حیا ، عصمت و عفت ، نیک نامی ۔

مجملاً = اجمالاً ، خلاصہ کے طور پر ، بطور خلاصہ ، مختصراً بطور اختصار ۔

ہر سخن کو نہ اس نے طول دیا
مجملاً حال کچھ بیان کیا

مجموعۂ خیال = خیالات کا مجموعہ ۔

مجموعہ بمعنی اکٹھا کیا ہوا جمع کیا گیا ۔

ہوا شیرازہ برہم جس گھڑی تارِ نفس ٹوٹا
پریشاں ہو گیا مجموعہ اپنے چار عنصر کا

محرمِ حُسن = حسن کی رازداری ، دیدارِ حسن ۔

محرم بمعنی واقف کار ۔

محرم بمعنی ہمراز ، رازدار ، واقفِ اسرار ۔

محرومیِ تسلیم = تسلیم و رضا سے محرومی ۔

محرومی بمعنی ناامیدی ، مایوسی ، ناکامی ۔

میری محرومی کی راہوں سے یہ دی اس نے صدا
قرب کی راہوں میں میری راہ اک دوری بھی ہو
(اصغر گونڈوی)

محشرِ خیال = خیالات کا ہجوم، ہنگامۂ خیال، خیالوت کا اژدہام۔

محشرستانِ بیقراری = بیقراریوں کا حشر بپا ہونے کی جگہ۔

محو = کسی چیز پر سے کوئی چیز مٹانا یا صاف کرنا، حروف یا نقوش مٹانا، کھویا ہوا ہونا، منہمک ہونا، عاشق، خیال میں مستغرق ہونا۔

اے داغ سب زمانہ اسی کے ذوق شوق
اک بار دل سے محو فراموش ہو گئے (داغ)

یہ اشتیاق شہادت میں محو تھا دمِ قتل
لگے ہیں زخم بدن پر کہاں نہیں معلوم (آتش)

فکرِ فردا نہ کروں محوِ غمِ دوش رہوں
ہم نوا میں بھی کوئی گل ہوں کہ خاموش رہوں
(اقبال)

محوِ آرائش = آراستہ ہونے میں مصروف، سجاوٹ میں لگا ہوا۔

محوِ آئینہ داری = آئینہ دیکھنے میں منہمک، آئینہ دیکھنے میں کھویا ہوا۔

محوِ بالشِ کمخواب = کمخواب کے تکیہ پر سر رکھے ہوئے سونا۔ کمخواب ایک قسم کا قیمتی کپڑا جس پر سونے کے تار سے پھول پتیاں بنی ہوتی ہیں، زربفت۔

بوٹیاں ہیں ترے کمخواب کے پیلے پر
یا چمکتے ہیں پڑے یہ تہِ داماں جگنو

محوِ پرسش ہائے پنہانی = پوشیدہ طور پر حالات دریافت کرنے میں مصروف، در پردہ حالات پوچھنا۔

محوِ تماشائے دماغ = دماغ کا تماشا کرنے میں منہمک، دماغ کے نشو و نما کے معائنہ کرنے میں مصروف۔

محوِ تماشائے شکستِ دل = دل کے ٹوٹنے کا تماشا دیکھنے میں منہمک۔

محوِ سپاسِ بے زبانی = بے زبان کے شکریہ میں کھویا ہوا۔ محو یعنی گم، کھویا ہوا۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
(اقبال)

سپاس یعنی شکریہ۔

محوِ عبرتِ انجامِ گل = پھول کے انجام سے عبرت حاصل کرنے میں مصروف۔

محوِ ماہِ کنعاں = محوِ حسنِ یوسف، ماہِ کنعان سے مراد حضرت یوسف علیہ السلام۔

حضرت یوسف علیہ السلام ایک بنی اسرائیلی پیغمبر تھے جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے فرزند تھے۔ چونکہ حضرت یعقوب کنعان کے باشندے تھے اس لیے حضرت یوسف کو ماہِ کنعاں کہتے ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن شہرۂ آفاق تھا۔

محیطِ بادہ = شراب کا سمندر، مراد شراب۔

محیط یعنی دریا، احاطہ کرنے والا۔

یہ جوئے آب بھی نیرنگ اپنا دکھلاتی
محیطِ خوں تری شمشیر سے رواں ہوتا (آتش)

رحمت تری محیط ہے خلاقِ بحر و بر
ذرّاتِ کائنات سے تا انجم و قمر (تعشق)

مدار = انحصار ، بھروسہ۔

پست مضموں پر جو رکھتے ہیں مدارِ شاعری
نارسائی فکر کی ہے حوصلہ عالی نہیں (شعور)

تمام اہلِ جہاں پھر نہ کیوں ہوں سرگرداں
جہاں کا چرخ کی گردش پہ جب مدار ہوا (ناظم)

مدام = ہمیشگی ، دائم ، بسلسل ، سدا ، پیہم۔

بندھا پھر تو معمول اس کا مدام
کہ روز آنا جانا ادھر وقت شام (میر حسن)

مدحت طرازی = مدح سرائی۔

مدحت بمعنی ستائش ، تعریف ، توصیف۔

وہیں یہ کہ کے محشر کو بھی پاس اپنے بلا لینا
کہ آ ہمراہ او مدحت سرائے بزم یکتائی (محشر لکھنوی)

مدعا پایا = مطلب سمجھ میں آگیا۔

مدعا بمعنی مطلب ، آرزو ، غرض ، مقصد۔

بے عدو وعدہ قتل کا نہ ہوا
ظلم بھی حسب مدعا نہ ہوا (میر مجروح)

مدعا طلبی = مطلب برآری ، کام نکلنا ، مقصد پورا ہونا ، مراد برآنا۔

مدعا علیہ = جس کے خلاف عدالت میں دعویٰ دائر کیا جائے۔

رفع کر دیں نزاع دیں وہ داد
مدعی ، مدعا علیہ ہو شاد (حشمت گلزار)

مدعی = رقیب ، دشمن ، عزیز۔

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں (رند لکھنوی)

مدعی جل کے نہ دیکھے مرے اشعار اسیر
چاہیے دیدۂ انصاف بھی ایراد کے ساتھ (اسیر)

مرتبہ حسن قبول = قبولیت کا اعزاز ، شرفِ قبولیت۔

مرحبا = خوش آمدید ، سبحان اللہ ، صد رحمت ، شاباش۔

غرض جس نے اس کو سنا یہ کہا
حسن آفریں مرحبا مرحبا (میر حسن)

مردمک = آنکھ کی پتلی۔

مردمک بن کے رہے دیدۂ بیدار میں روح
کہ مزا ملے سوا حسرت دیدار میں روح (ارشد)

ہو گیا جزو بدن جائے گا اب کیا سودا
مردمک آنکھوں میں ہے دل میں سویدا سودا (اسیر)

مردمکِ دیدۂ عنقا = عنقا کی آنکھ کی پتلی۔

مردِ میداں = میدان میں مقابلے کے لیے آنے والا مرد ، سورما ، بہادر۔

مرد میداں نہیں جو مرد وفادار نہیں
کھل کے جو دے نہ مہک وہ گل گلزار نہیں (مہذب لکھنوی)

مرشدِ جام = ایران کے مشہور صوفی بزرگ شیخ الاسلام ابو نصر احمد بن ابو الحسن معروف بہ شیخ جام یا زندہ پیل متوفی ۵۳۶ھ شیخ جام کی تربت خراسان میں مشہور زیارت گاہ ہے۔

مرغِ اسیر = مرغ گرفتار ، پنجرے میں بند پرندہ۔

مرغِ چمن = چمن میں رہنے والا پرندہ مراد بلبل۔

اب کے قدغن یہ ہوا ہے کہ خبردار کہیں
شورشِ زمزمۂ مرغِ چمن زاد نہ ہو (انشاؔ)

مرغوب بتِ مشکل پسند = مشکلات کو پسند کرنے والے معشوق کا پسندیدہ

مرگِ ناگہانی = اچانک موت واقع ہونا مرگِ مفاجات، مرگِ اتفاق۔

آنکھ لڑنے کا حادثہ سنو
قصہ مرگِ ناگہانی ہے (ناطق لکھنوی)

مروحہ = پنکھا، دستی پنکھا۔

کیا خاک ہوا امید کمینوں سے عیش کی
کب مروحہ بنا پرِ زاغِ سیاہ کا (امیرؔ)

مزدورِ طرب گاہِ رقیب = رقیب کے عشرت کدہ کا مزدور۔

مزدوریِ عشرت گہِ خسرو = خسرو کے عشرت کدہ کی مزدوری۔

عشرت کدہ بمعنی آرام گاہ۔

عشرت کدہ محل خسرو پرویز بن ہرمز بن نوشیرواں جو فرہاد کی محبوبہ شیریں کا عاشق تھا جس کے کہنے سے شیریں کا وصل حاصل کرنے کے لیے فرہاد نے کوہِ بےستون کو کاٹ کر دودھ کی نہر نکالی تھی

مژدہ = خوش خبری، بشارت۔

دمِ بسمل ہوئی کیوں دیر اتنی دم نکلنے میں
قضا کیا مژدہ پہنچانے گئی ہے حیرِ دشمن کو

کیا نمک پاشِ جراحت ہے تسلی ان کی
مژدۂ وصل سے دیتے ہیں دلاسے مجھکو (داغؔ) (ذکیہؔ)

مژدۂ وصال = وصال کی خوشی خبری۔

مژگاں = پلکیں، مژہ کی جمع واحد بھی بولتے ہیں۔

ہجومِ اشک سے مژگاں اگر اونچی نہیں ہوتی
تعجب کیا کہ شاخِ پُر ثمر اونچی نہیں ہوتی

کیا کہوں جس دم مژہ اس فتنہ گر کی ہل گئی (ظفرؔ)
نوک سی گویا جگر میں نیشتر کی ہل گئی (ظفرؔ)

مژگانِ چشمِ تر = بھیگی ہوئی آنکھوں کی پلکیں۔

مژگانِ خوں فشاں = خون چھڑکنے والی پلکیں۔

مژگانِ سوزن = پلکوں کی سوئی، پلک جو سوئی کی طرح نوکیلی ہے۔

مژگانِ یتیم = یتیم کی پلکیں مراد اشک آلود پلکیں۔

مژگانی کرے = مژگاں بن جائے، مژگاں کا کام کرے، پلکیں بن جائے، مثل پلک کے ہوجائے۔

مژۂ خواب ناک = نیند سے بوجھل پلکیں، نیند میں ڈوبی ہوئی پلکیں۔ مژہ بمعنی پلک۔

اس کی مژہ یہ چشمِ سخن گو سے کہتی ہے
میں بھی زباں درازیوں میں تجھ سے کم نہیں

مژہ گوہر بار = موتی ٹپکانے والی پلک، آنسو بہانے والی پلک۔

مژہ ہائے دراز لمبی لمبی پلکیں۔

مستِ مےِ ذات = ذات کی شراب میں سرمست، مےِ ذاتِ الٰہی کے نشے میں مخمور۔

مسرتِ پیغامِ یار = محبوب کے پیغام کی خوشی۔

مسہل = جلاب، اسہال لانے والا، دست آور۔

مسی آلود سرِ انگشتِ حسیناں = حسینوں کی مسی سے بھری ہوئی انگلی کا پور، مسی ایک سیاہی مائل پوڈر جس کو منجن کی طرح دانتوں میں ملنے سے دانتوں کی ریخیں سیاہ ہو جاتی ہیں۔ یہ شادی شدہ عورتوں کا سنگار تھا۔

مشاہدۂ حق = دیدارِ حق۔

عیاں ہو صورت شاہد جو چشم حق ہیں سے
کرے بغور تو غافل مشاہدہ دل کا

مشتِ خس = مٹھی بھر گھاس، ایک مٹھی کوڑا کرکٹ
(ارتضیٰ)
مشت بمعنی مٹھی

بدھو میاں بھی حضرت گاندھی کے ساتھ ہیں
اک مشت خاک ہیں مگر آندھی کے ساتھ ہیں
(اکبر الٰہ آبادی)

مشتاق لذت ہائے حسرت = حسرت کی لذتوں کی مشتاق۔

مشق تماشا = دیکھنے کی مشق، مسلسل اور بار بار دیکھنا۔

مشکوئے مشکو = محلات، محل سرا، بالاخانہ، دولت خانہ۔

مشکیں لباس = سیاہ لباس، مشک سیاہ ہوتا ہے۔ اور خوشبو دار بھی۔

مشکیں بمعنی کالا، سیاہ، مشک کے رنگ کا۔

مشکیں زلفوں سے مجھ کو کسوا
کالے ناگوں سے مجھ کو ڈسوا (گلزار نسیم)

مشہدِ عاشق = عاشق کی شہادت گاہ جس جگہ پر عاشق کو شہید کیا گیا ہو۔ مشہد بمعنی شہید ہونے کی جگہ۔

بعشقِ دیر بطوفِ حرم بسعی تمام
بلوحِ مشہد عاشق بسوز شمع مزار (میر)

مشہود = جس کو دیکھا جائے، جس کا مشاہدہ کیا جائے، حاضر کیا گیا، موجود، ظاہر، متحقق۔
علی مدعا، علی مقصود

وہی مشہود ہے وہی موجود (میر)

مصیبت ناسازیٔ دوا = دوا کے ناموافق آنے کی مصیبت۔

مضروب = جس پر چوٹ لگائی جائے، جس پر ضرب ماری جائے، چوٹ کھایا ہوا، مجروح، گھائل۔

مُطرب = خوش کرنے والا، گانے والا، مغنی، قوال۔

کس کے ناموں نے کیا بزم کو روشن مطرب
آج کیوں شعلۂ آواز تیرا مدھم ہے
(امانت)

آؤ اے مطربان سیر آہنگ
ساتھ اپنے لیے رباب و چنگ (میر)

مُطربِ بہ نغمہ = گانے والا اپنے نغمہ سے۔

مطلب برآنا = مطلب پورا ہونا، مقصد کا حاصل ہونا آرزو پوری ہونا، مراد بر آنا، مقصود بر آنا، بر آنا بمعنی پورا ہونا، حاصل ہونا۔

جس وقت بلندی پہ قمر آتا ہے
مقصود دل زار کا بر آتا ہے (حیدر مرزا ادب)

مظہر ذوالجلال والاکرام = خدائے ذوالجلال والاکرام کے مظہر یعنی ظل اللہ۔

مظہر بمعنی ظاہر ہونے کی جگہ، تماشا گاہ۔

مظہر وہ بت ہے نقش خدا کے ظہور کا
نقش قدم سے سنگ کو رتبہ ہے طور کا (ناسخ)

مظہرِ فیضِ خدا = خدا کے فیضان کا مظہر۔

معتقدِ فتنۂ محشر = قیامت کے برپا ہونے کا معتقد، قیامت پر ایمان لانے والا۔

معتقد بمعنی اعتقاد رکھنے والا، دل سے بھروسہ کرنے والا، ماننے والا۔

وہ نہیں ہیں معتقد اپنی نگہ کے تیر کے
جی میں آتا ہے کہ دکھلا دوں کلیجہ چیر کے

کس قدر معتقدِ حسنِ مکافات ہوں میں (ناطق لکھنوی)
دل میں خوش ہوتا ہوں جب رنج سوا ہوتا ہے (مرزا رسوا)

معدن = کان، چاندی، سونا، لوہا، کوئلہ وغیرہ نکلنے کی جگہ۔

جگر ٹوٹے ہی جاتا ہے تو دل تڑپے ہی جاتا ہے
یہ سینہ ہے الٰہی یا کوئی معدن ہے پارے کا

معرضِ اظہار = ظاہر کیا جائے، مقامِ اظہار۔

معرض بمعنی اظہار کرنے کی جگہ، نمائش گاہ، پیش ہونے کی جگہ۔

سارے رئیس اعضا ہیں معرضِ تلف میں
یہ عشقِ بے محابا کس کو اماں دے گا (امیر مینائی)

معزولیِ انداز و ادا = ناز و انداز کا معطل ہو جانا، ادا و ناز کی برطرفی، معزولی بمعنی عہدے سے ہٹ جانا۔

معزولی بمعنی معزول ہونا، موقوفی، برطرفی، عہدہ سے علیحدگی۔

معشوقِ شوخ = تیز طرار معشوق، شوخ و بے حجاب معشوق، محبوبِ شوخ و شنگ۔

معشوق فریبی = معشوق کو دھوکا دینا، معشوق کو فریب میں مبتلا کرنا۔

معمور = بستی، آبادی، شہر، آباد، بسا ہوا، بھرا ہوا، لبریز (والبیت المعمور)۔

کیا عیش سے معمور تھی وہ انجمن ناز
ہم نے تو وہاں شمع کو گریاں نہیں دیکھا (داغ)

معنیِ الہام = الہام کے معنی بیان کرنے والا، القا کا مفہوم واضح کرنے والا۔

الہام بمعنی القا۔

وہ مشق رہی اور نہ وہ شوق ہے مومن
کیا شعر کہیں گے اگر الہام نہ ہوگا (مومن)

معینِ ملت و ملک = ملک و قوم کی اعانت کرنے والے، حامی ملک و ملت۔

مغتنم ہے = غنیمت ہے۔

مغتنم ہے جو اب کوئی دم ہے
فرصت زندگی بہت کم ہے (خواجہ درد)

مغنیِ آتش نفس = ایک گانے والے جس کی آواز میں سوز و گداز ہو، شعلہ نوا گانے والا۔

مفیضِ وجودِ سایہ و نور = سایہ اور نور کو فیض پہنچانے والے یعنی خدا، رب العالمین۔

مفیض بمعنی فیض پہنچانے والا۔

مقامِ ترکِ حجاب و وداعِ تمکیں = شرم و حیا بالائے طاق رکھنے اور اعزاز و وقار کو رخصت کر دینے کا موقع

مقدارِ حسرتِ دل = بقدرِ حسرتِ دل، حسرتِ دل کے برابر۔

مقدّر = پوشیدہ، مخفی، غیر ظاہر، محذوف۔

مقدمِ سیلاب = سیلاب کی آمد۔ سیلاب بمعنی طغیانی، بہتا
مقدم بمعنی قدم رکھنے کی جگہ، ٹھہرنے کا مقام مجازاً
آنا، آمد۔

رونقیں یار کے مقدم سے ہیں آبادی ہے
غیر کے گھر میں ہے ماتم مرے گھر شادی ہے (داغ)

مقرّر = یقین، قرار کیا گیا، ٹھہرایا گیا۔ بلاشبہ، یقیناً۔

مارا ہے پھانسی دے کے مجھے زلفِ یار نے
ہوگا عذابِ قبر مقرر تمام رات (آتش)

ساتھ اُس یار کے ہو کیونکہ نہ اغیار مدام
پاس ہوتے ہیں ظفر گُل کے مقرر کانٹے (ظفر)

مقطعِ سلسلۂ شوق = شوق کے سلسلہ کا خاتمہ، شوق سفر کا نقطۂ آخر، منزلِ قطع سفرِ شوق۔
مقطع بمعنی انتہا، اختتام۔

مکافات = تلافی، بدلہ، عوض، انتقام، سزا۔

وصل کے بعد کھلا ہم کو غمِ ہجراں سے
نہیں ہوتی ہے مکافات محال انساں سے (آتش)

مگس کی قے = شہد۔ مگس بمعنی مکھی۔

مصرع: سوز پہ پروانہ مگس را نہ دہند (سودا)

ملخ = ٹڈی، ایک اڑنے والا کیڑا جو سبز پتوں اور کھیتی کو کھاجاتا ہے عربی میں اس کو جراد کہتے ہیں۔ یہ لاکھوں کی تعداد میں نکلتے ہیں اور جس درخت یا کھیت پر بیٹھ جاتے ہیں اس کو چاٹ کر صاف کر دیتے ہیں۔

ہر کجا چشمہ بود شیریں
مگس و مور و ملخ گرد آیند (شیخ سعدی)

ملک الموت = موت کا فرشتہ، عزرائیل۔

جدھر سے لائے ہیں تشریف سب ادھر جائیں
فقط یہاں ملک الموت اب ٹھہر جائیں (امیر عشق)

مناجات = التجا، دعا، دعائیہ نظم۔

مناجات کے لغوی معنی سرگوشی اور کانا پھوسی کرنے کے ہیں۔ نجویٰ بمعنی کانا پھوسی کرنا، مناجات وہ بات جو کان میں سرگوشی کے طور پر کہی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے اس طرح دعا مانگنا جس طرح کسی سے آہستہ اپنے دل کے راز بیان کیے جاتے ہیں۔

وہ گئے دن جو ہے یاد بتوں کی لے داغ
رات بھر اب تو گذرتی ہے مناجاتوں میں (داغ)

التجا تجھ سے کب لے قبلۂ حاجات نہ تھی
تیری درگاہ میں کس روز مناجات نہ تھی (ذہین)

منّتِ طفلاں = لڑکوں کا احسان۔

منّت کش = احسان مند، رہینِ منت، ممنونِ احسان۔

جان لینے کو تھی ادا کیا کم
میں تو منت کشِ قضا نہ ہوا

منّت کشِ گلبانگِ تسلّی = سکون بخشنے والی دلکش آواز کا احسان مند ہونا، تسلّی دینے والی شیریں کلامی کا ممنون ہونا۔

منت کش بمعنی احسان مند، منت پذیر۔

گلبانگ بمعنی چہچہہ، بلبل کی نغمہ سرائی، خوشخبری۔

نہ ہو آوارہ میں گلبانگ شہرت
جو رو تا راہ میں خاراں کے یوسف (محمد شاکر ناجی)

ہوا اُس کی گلبانگ سے ہمکو ظاہر
اڑا لیا ہے بلبل نے نالہ ہمارا (بحر)

منجملۂ اسبابِ ویرانی = ویرانی کے اسباب کے منجملہ، ویران ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب۔

منصب = رُتبہ، عہدہ۔

اچھا جو زن کو منصب جعفر کا ہے خیال
بس مجھ سے میں علم انھیں دیتی ہوں لے رسول

منصبِ شیفتگی = عاشق کا عہدہ، اعزاز عاشق۔

منصبِ مہر و مہ و محور = چاند، سورج اور زمین کے فرائض، علم الافلاک کا علم، چاند، سورج اور زمین کی اہمیت اور ان کے اثرات، محور وہ دھُرا جس پر گول پہیا گردش کرتا ہے مراد محور زمین۔

منعِ گستاخی = گستاخی سے منع کرنا، چھیڑ چھاڑ سے روکنا، بے ادبی سے منع کرنا، بدتمیزی نہ کرنے دینا۔

منفعل = شرمندہ، نادم، شرمسار۔

اپنے افعالِ زبوں پر منفعل ہوں اے خدا
کم نصیبی نے دکھایا ہے مجھے روزِ سیاہ (دختر لکھنوی)

منقار = چونچ۔

سوائے شکر شکایت اگر کبھی کی ہو
الٰہی قطع ہو منقار سے زبانِ صیاد (دعم)

منکرِ وفا = وفا سے انکار کرنے والا، وفا کا اعتبار نہ کرنے والا۔

مُنکر بمعنی انکار کرنے والا، نہ ماننے والا، تسلیم نہ کرنیوالا۔

انکار کیوں وجودِ امامِ زماں میں ہے
منکر تو شپرہ بھی نہیں آفتاب کا (ناسخ)

مواخذۂ روزِ حشر = روزِ قیامت کی جواب دہی۔

مواخذہ بمعنی جواب دہی، باز پُرس۔

روزِ حشر بمعنی روزِ قیامت، روزِ حساب۔

رہے نہ حشر پہ یارب مواخذہ میرا
یہیں حساب ہو روزِ حساب کے بدلے (رتنا)

موجِ بُوئے گُل = پھول کی خوشبو کی لہر۔

موجِ خرامِ یار = معشوق کے ناز و انداز سے چلنے کی موج، موج بمعنی لہر۔ خرام بمعنی چلنا، قدم رکھنا، ناز و ادا کے ساتھ چلنا۔

خاک میں ہمکو ملانا تھا خرام ناز سے
اعتقادِ فتنۂ محشر ہمارے دل میں تھا (دانش لکھنوی)

موجدِ عشق = عشق کا ایجاد کرنے والا۔

موجد بمعنی ایجاد کرنے والا، بانی، ابتدا کرنے والا۔

حضرت اوج ہیں میرے استاد
وہ کہ ہیں موجد طرز ایجاد (رعنا)

موجِ رنگ = رنگ کی لہر۔

موج بمعنی لہر، خوش طبیعت۔

کہاں ہم اور کہاں بخشش ہماری
جلیل اک موج ہے ابرِ کرم کی

موجِ سبزۂ نوخیز = نئے اُگے ہوئے سبزہ کی کثرت ، ہوا کے چلنے سے سبزہ میں لہریں سی پیدا ہوتی ہیں اس لیے موجِ سبزہ کہا ہے۔
نوخیز بمعنی نیا اُگا ہوا۔

موجِ سرابِ دشتِ وفا = صحرائے وفا کے سراب کی لہر، سراب ریگستان میں بالو ہوا سے اڑ کر اس طرح جم جاتی ہے کہ دور تک لہریں بن جاتی ہیں اور دور سے دیکھنے والے کو پانی کا دھوکا ہوتا ہے۔

موجِ شراب = شراب کی لہر۔

موجِ شفق = آسمان پر سُرخ شفق کی لہریں۔

موجِ صبا = ہوا کا جھونکا۔

موجِ گل = مراد پھولوں کی کثرت۔

موجِ محیطِ آب = سمندر کی موج۔
موج بمعنی لہر۔ محیط بمعنی احاطہ کرنے والا۔
محیطِ آب مراد سمندر۔

موجِ محیطِ بےخودی = بےخودی کے سمندر کی لہر، موجِ بحرِ بےخودی۔

موجِ نگہ = نگہ کی لہر، تارِ نظر۔

موجۂ خوں = خون کی لہر، خون کی موج۔

موجۂ خوں میں ڈبو دے مرے قاتل مجھکو
کیوں بٹھا رکھا ہے تونے لبِ ساحل مجھکو
(جواں)

موجِ ہستی = زندگی کی لہر۔

مُوحّد = خدا کو ایک ماننے والا ، خدا کو واحد ماننے والا، صرف ایک اللہ کو معبود ماننے والا۔

موشگافیِ ناوک = تیر کی موشگافی۔
موشگافی بمعنی بال کو چیرنا ، بال میں شگاف ڈالنا ، بال کی کھال کھینچنا۔

بال بھی ہو تو یہ محسوس نظر آتا ہے
موشگافی نہ کرو اس کی کمر کچھ بھی نہیں (رحمٰ)

موئے آتش دیدہ =
مو بمعنی بال۔
ایسا بال جس کو آگ دکھائی گئی ہو اور وہ گرمی کی وجہ سے مڑ کر زنجیر کی کڑی کی طرح ہوگیا ہو۔

موئے شیشہ = شیشہ کا بال۔
چٹخنے کی وجہ سے شیشہ میں پڑا ہوا بال۔

مہر آسا = سورج کی مانند ، آفتاب کی طرح۔
مہر بمعنی سورج۔ آسا بمعنی مانند۔

مہرِ تاباں = چمکتا ہوا سورج۔

مُہرِ دہاں = مہرِ خاموشی۔
منہ پر مہر لگنا بمعنی خاموش ہونا ، مہر لب۔

مہرِ درخشاں = چمکتا ہوا سورج۔
مہر بمعنی سورج ، آفتاب ، شمس۔

مہر بالائے فلک بے سروپا پھرتا تھا
زرد پتہ تھا کہ آندھی میں اڑا پھرتا تھا (عشق)

مہرِ عالمتاب = دنیا کو روشن کرنے والا سورج۔

مہرِ علَم = جس کا جھنڈا آفتاب ہو، آفتاب کا علم رکھنے والا۔

مہر بمعنی سورج، آفتاب۔

علم بمعنی جھنڈا۔

مہرِ گردوں = آفتاب، خورشید، سورج۔

مہر گیا = ایک بوٹی کا نام ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جو شخص اس بوٹی کو اپنے پاس رکھتا ہے اس پر سب لوگ مہربان ہو جاتے ہیں۔

مہر بمعنی مہربانی، محبت۔

گیا مخفف ہے گیاہ کا بمعنی گھاس، کاہ۔

خورشید میں ہے ضیا کرن کی
ہے مہر گیا اس چمن کی (گلزارِ نسیم)

مہرِ مکتوبِ عزیزانِ گرامی = محترم دوستوں کے خطوں پر لگنے والی مُہر۔

مہرِ نماز = سجدہ گاہ۔

طلعت = مہ جبیں، چاند کی طرح چمکدار شکل رکھنے والا۔ طلعت بمعنی دیدار، رخ، صورت، چہرہ، نظارہ۔

جانبِ ماہ میں کیا آنکھ اٹھا کر دیکھوں
پھرتی ہے آنکھوں میں وہ طلعتِ زیبا تیری (سودا)
مہر طلعت، حور پیکر، مشتری رو، مہ جبیں
سیم بر، سیماب طبع و سیم ساق و سیم تن
(نظیر اکبرآبادی)

مہِ نو = ماہِ نو، ہلال، نیا چاند۔

مہ و اختر = چاند اور تارے۔

مہِ خورشید جمال = آفتاب کی مانند چمک رکھنے والا چاند، سورج کی آب و تاب رکھنے والا چاند۔

مےِ عشرت = شرابِ عیش، مےِ نشاط۔

مےِ گلفام = سرخ شراب، گلابی شراب۔

میں نے دیکھے ہیں بہت خونِ تمنا کے رنگ
ساقیا دے نہ فریبِ مےِ گلفام مجھے
([illegible])

مے پرستاں = اے شراب پینے والو، اے مے کشو، اے مے پرستو۔

میر = میر تقی میر، اردو کا مشہور شاعر بمعنی امیر سردار۔

میزبانِ قیصر و جم = قیصر اور جمشید کی مہمان داری کرنے والا، میزبان بمعنی مہمان داری کرنے والا جس کے یہاں کوئی مہمان جائے۔

قیصر روم کے بادشاہوں کا لقب۔

جمشید ایران کے مشہور بادشاہ کا نام جس سے جامِ جمشید منسوب ہے۔

میکدۂ بے خروش = بے شور و غل کے میخانہ، شراب خانہ جہاں شور و غل نہ ہو۔

مینائے بے شراب = بغیر شراب کے شیشہ۔

مینا بمعنی شراب کا شیشہ، آبگینہ، شراب کی بوتل۔

محفل میں شورِ قلقلِ مینائے مُل ہوا
لا ساقیا پیالہ کہ توبہ کا قُل ہوا (ذوق)

آنکھیں تو ملاتے ہو مگر دل نہیں ملتا
ساغر تو بہت خوب ہے مینا نہیں اچھا (بیرا)
مینائے بادہ ہاتھ سے یوں میرے لے گیا
خونِ محتسب کا آج تو پینا حلال ہے
(احسان دہلوی)

مینائے مے = شراب کی بوتل، شراب کی صراحی۔

مے و نغمہ = شراب و نغمہ۔

نغمہ بمعنی راگ، سُریلی آواز، گانا، گیت، ترانہ۔

نغمہ کی ہے ہوس نہ تمنا شراب کی
ساقی بغیر بھول گئے ناؤ نوش کو (اسیر)

کیا کہے جو تاثیر ہے اس بت کی صدا میں
نغمہ کو ہے یہ وجد کہ رقصاں ہے ہوا میں
(مولف)

مے و انگبیں = شراب و شہد۔

مے بمعنی شراب۔ انگبیں بمعنی شہد۔

ن

ناتمامی نفسِ شعلہ بار = آہ شعلہ بار کی ناتمامی، آگ برسانے والی آہ کی ادھوری کامیابی۔

ناخنِ تاویل = توضیح و تشریح کرنے والے ناخن۔

تاویل بمعنی تشریح، توضیح، ظاہری مطلب سے ہٹ کر مطلب نکالنا۔

جی میں ہے اور پڑھوں میں کوئی مطلع ایسا
گوہرِ مخزنِ معنی سے ہو جس کی تاویل
(ذوق)

ناخنِ گرہ کشا = گرہ کھولنے والا ناخن۔

کشادن مصدر کھلنا، کھولنا۔

گرہ کشا بمعنی گرہ کھولنے والا، مشکل کشا۔

دل شگفتہ ہوا نہ پھولوں سے
کوئی کانٹا گرہ کشا نہ ہوا (بحر)

ناز بستر کھینچنا = بستر کے ناز اٹھانا، بستر پر آرام کرنا۔

ناز پروردۂ بہار = بہاروں کی نازوں کا پالا۔

ناز پروردہ بمعنی ناز کا پالا ہوا، لاڈ پیار سے پرورش کیا ہوا۔

نازشِ دودمانِ آب و ہوا = آب و ہوا کے دودمان کے لیے باعثِ فخر۔

نازش بمعنی فخر، ناز، اترانا۔

ساقیا ہے جوشِ بارش جوشِ رحمت کی دلیل
ہم سیہ کاروں سے نازش ہے بجا برسات کی
(اسیر)

دودمان بمعنی خاندان، نسل۔

ایک ایک دودمانِ علی کا چراغ تھا
جس کو بہشت پر تھا تفوق وہ باغ تھا (انیس)

دودمان آب و ہوا سے مراد ہے بہار، فصلِ گل۔

نازشِ ایامِ خاکستر نشینی = خاک نشینی کے دنوں پر فخر و غرور۔ نازش بمعنی فخر۔

خاکستر بمعنی راکھ، گرد، نشستن، بیٹھنا۔

خاکستر نشینی بمعنی فرشِ خاک پر بیٹھنا۔

نازشِ مژگاں = پلکوں کے لیے موجبِ افتخار، پلکوں کے لیے باعثِ ناز۔

نازشِ ہم نامیِ چشمِ خوباں = معشوقوں کی آنکھوں کی ہم نامی کا افتخار۔

ناز کھینچوں = ناز اٹھانا، نخرے اٹھانا۔

ناز گراں مایگی اشک = آنسوؤں کا گراں قدری پر فخر کرنا، آنسوؤں کا بیش بہا ہونے پر غرور کرنا۔

گراں مایگی بمعنی گراں قدری جس کی قدر زیادہ ہو مراد بیش بہا، گراں مایہ، بلند مرتبہ۔

گراں مایگی بمعنی بزرگی، سرداری، دولت مندی،

گراں مایہ سے مراد نفیس اور قیمتی شے۔

شرافت میں بے مثل آفاق سے
گراں مایہ اخلاق و اشفاق سے (تسلیم)

ناسازگاری = مخالفت، ناموافقت۔

ناسزا = نامناسب، نازیبا، بے جا، نامعقول، سفلہ، کمینہ، فرومایہ۔

نہ کہنا دختِ رز کے حق میں حرفِ ناسزا واعظ
تجرد پیشہ رندوں کی نظر میں اک جھوٹ ہے (زکی)

جو ناسزا حضور رشتہ ناموس گیا
دو ٹکڑے ہو کے نار میں وہ خیر و سر گیا (امیر عشق)

ناصح = نصیحت کرنے والا، بری باتوں سے روکنے والا۔

یا تنگ نہ کر ناصح ناداں مجھے اتنا
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا کمر ایسی (آزردہ)

ناصیہ = پیشانی، جبیں، ماتھا لغوی معنی پیشانی کے بال۔

اس آستاں کی ناصیہ سائی محال ہے
قدسی لگا ہواں ہیں اگر پاسباں نہیں (ظہیر)

ناصیہ سا = ماتھا رگڑنے والا، سجدہ کرنے والا، پیشانی گھسنے والا، جبہ سائی کرنے والا۔

ناصیہ بمعنی پیشانی کے بال مراد پیشانی۔

سائیدن مصدر گھسنا۔

ہو کچھ تو میری ناصیہ سائی پہ التفات
اتنا نیازِ عشق کو رسوا نہ کیجیے

ناصیۂ عرش = عرش کی پیشانی۔

ناصیہ فرسا = پیشانی رگڑنے والا، ماتھا رگڑنے والا۔

ناصیہ بمعنی پیشانی، پیشانی کے بال، ماتھا۔

فرسا بمعنی گھسنے والا۔

فرسودن (فرسائیدن) گھسنا، بہت پرانا ہونا۔

دیکھتے ہو طرف سنگ در آتے جاتے
مجھ کو دیکھو کہ ہوا ناصیہ فرسا کیسا (داغ)

ناطقہ = قوتِ گویائی، بات چیت کا ملکہ۔

توحید میں مقام نہیں قال و قیل کا
ہے کس کو ناطقہ ترے ذکرِ جمیل کا (فسانۂ آزاد)

نافِ زمیں = زمین کی ناف، مرکز زمین، وسط زمین، زمین کا مرکز۔

نافِ غزال = ہرن کی ناف، غزال اس ہرن کو کہتے ہیں جس کی ناف سے مشک نکلتا ہے۔

نافہ = ایسے ہرن کی ناف کی پوٹلی جس سے مشک نکلتی ہے مشک کی تھیلی جو ہرن کی ناف سے نکلتی ہے۔

آئے جو صبا کوچۂ گیسو سے چمن میں
بن جائیں ابھی نافہ آہوئے ختن پھول

نہیں ہوا میں یہ بو نافۂ ختن کی سی
لپٹ ہے یہ تو کسی زلف پرشکن کی سی
(نظیر اکبر آبادی)

ناقوس = سنکھ۔

اذاں دی کعبہ میں ناقوس دیر میں پھونکا
کہاں کہاں ترا وحشی تجھے پکار آیا

ناکامی نگاہ = نگاہ کی ناکامی، نگاہ نارسائی،
نگاہ کا دیدار میں کامیاب نہ ہونا۔

ناکردہ گناہ = وہ گناہ جو کرنے سے رہ گئے ہیں، جو گناہ نہیں کئے جاسکے۔

ناگزیر الفت ہستی = جان سے محبت کرنے کے لیے مجبور، جان سے پیار کرنے کے لئے ناچار۔

نالہ فرسا = نالہ کش، نالہ کرنے والا۔

نالہ مرغ سحر = صبح کے بولنے والے پرندے کا نالہ۔

نالہ بمعنی آواز، چہچہانا، فریاد،
مرغ سحر بمعنی صبح کو آواز نکالنے والا پرند۔

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد (سعدی)

ناموس پیمان محبت = آبروئے عہد وفا، محبت کے عہد کی آبرو۔

ناموس بمعنی آبرو، شرم، عفت۔

نسبت تو دیتے ہیں ترے لب سے ہر اک دن
ناموس یوں ہی جائے گی آب حیات کی

ناموس دو عالم = کونین کی آبرو، دونوں جہاں کی عزت و توقیر۔

نامہ بر = خط لے جانے والا۔

نامہ بمعنی خط۔

بر دن لے جانا بر بمعنی لے جانے والا۔

نامہ بر نے جواب کے بدلے
خط کے پرزوں کو لا دیا ہم کو (مجروح)

نامۂ دلدار = معشوق کا خط، نامۂ محبوب۔

ناہید = زہرہ، ایک ستارے کا نام جو تیسرے آسمان پر ہے جس سے رقص و سرود منسوب ہے۔

اوس غیرت ناہید کی ہر تان ہے دیپک
شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو (مومن)

غزل سرائی ناہید صرفہ لے نہ برد
دراں کہ حافظ بر آورد آواز (حافظ شیرازی)

نبرد عشق = معرکۂ عشق، عشق کی کشمکش۔

نبض بیمار بیمار کی نبض۔

نبض کلائی کی اس رگ کو کہتے ہیں جس کی حرکت سے طبیب مریض کے جسم کی اندرونی کیفیت کی تشخیص کرتے ہیں۔

نبض پری = پری کی نبض۔

نبض جگر = جگر کی رگ۔

نبض خس = تنکے کی نبض۔

خس بمعنی سوکھی گھاس۔

آنکھوں کے گرد میری مژگاں کی ہے یہ صورت
جیسے کنار دریا خس بہ کے آ رہا ہے (سودا)

نخچیر = شکار، جنگلی جانور، صید

مرتا ہوں یوں کہ بستۂ فتراک کیوں نہیں
میں ہوں وہی کہ تم جسے نخچیر کر چکے (اقبو)

نخشب = قدیم زمانہ میں ماوراء النہر (ترکستان) میں ایک شہر تھا ترکی زبان میں اس کو قرشی کہتے ہیں۔ ایک شخص جو حکیم مقنع کے نام سے موسوم ہے بعض کیمیاوی اجزا سے ایک چاند بنایا تھا جو ایک کنویں سے طلوع ہو کر اسی کنویں میں غروب ہوتا تھا اس کی روشنی چار فرسنگ تک جاتی تھی۔ کہتے ہیں کہ یہ چاند دو ماہ تک غروب نہیں ہوتا تھا اس مصنوعی چاند کو ماہ نخشب اور جس کنویں سے چاند نکلتا تھا اس کو چاہ نخشب کہتے ہیں۔

مہ سیماب داغ قلب مضطر
لحد عاشق کی نخشب کا کنواں ہے (اقدر مگرامی)

نخلِ رطب فشاں = کھجوریں ٹپکانے والا درخت۔
نخل بمعنی درخت، شجر۔

تھا کون سا نخل جس نے دیکھی نہ خزاں
وہ کون سے گل کھلے جو مرجھا نہ گئے (ادسا)

رُطب بمعنی خرمائے تر، تازہ کھجور۔

ندیم دوست = محبوب کا ہم نشیں، دوست کا مصاحب۔

آداب کی جگہ ہے نزاکی بزم اتحاد
نازک ہے مثل شیشہ وہ لے دل ندیم کا (زکی)

ندرِ دل فریبی عنواں = دلفریب القاب کی ندر۔

نزار = کمزور، ضعیف، لاغر۔

مرا ہوں فرقتِ گُل میں تو برگِ گُل ہو کفن
مرا برنگِ رگِ گُل بدن نزار ہوا (کمیغ)

نژند = غمگین، اندوہناک، افسردہ، سرنگوں۔

سارے عالم سے کرنے ہے کج روی چرخ نژند
تا فیہ ہے بند از بس امن کی راہیں ہیں بند (امیر)

نسیمِ مصر = مصر کی سمت سے آنے والی ہوا۔

حضرت یعقوبؑ اپنے فرزند حضرت یوسفؑ کی جدائی میں نابینا ہو گئے تھے جب قید سے نکلنے کے بعد حضرت یوسف عزیز مصر کے عہدہ پر متمکن ہوئے اور ان کے بھائی زمانۂ قحط غلہ لینے کے لیے کنعان سے مصر گئے تو حضرت یوسف نے خود کو ظاہر کر کے اپنا پیراہن حضرت یعقوب کے لیے روانہ کیا تاکہ اس کی بو سے ان کی بینائی واپس آجائے حضرت یوسف کے برادران جب اس پیراہن کو لے کر مصر سے کنعان کی طرف پہونچ رہے تھے تو دور ہی سے حضرت یعقوب کو اپنے بیٹے حضرت یوسف کی خوشبو محسوس ہوئی تھی۔

نسیہ و نقد دو عالم = دونوں جہاں کے نقد اور ادھار یعنی نقد دنیا اور عقبیٰ کا ادھار۔
نسیہ بمعنی ادھار، قرضا۔

دل میں سوچے کہ کون ٹھوکر کھائے
کون نسیہ پر اپنا نقد گنوائے (اقدر مگرامی)

نشاط = خوشی، شادمانی، انبساط

تمھاری بزم تو ایسی ہی تھی نشاط افزا
رقیب نے بھی اگر پی سرور آیا ہے (داغ)

نشاطِ آمدِ فصلِ بہاری = فصلِ بہار آنے کی خوشی۔

نشاطِ آہنگ = مسرور، خوش۔

نشاطِ بہار = بہار کی شادمانی، موسمِ بہار میں مے نوشی کا سرور۔

نشاطِ داغِ غمِ عشق = غمِ عشق کے داغ کی خوشی۔

نشاطِ عامِ عوام = عوام کے لیے عام خوشی۔

نشاطِ عشق = عشق کی امنگ، عشق کا مزا، سرورِ عشق، کیفِ عشق۔

نشاطِ کار = کام کرنے کی امنگ۔

نشانِ جگرِ سوختہ = جلے ہوئے دل کا نشان، جلے ہوئے دل کا پتہ۔

نشنیدن = نہ سننا۔

نشوونما = بالیدگی، بڑھنا، پنپنا، روئیدگی۔

طینتِ آدم میں بھی اللہ کیا نشوونما
ایک مشتِ خاک یوں پھیلی کہ دنیا ہو گئی
(ثاقب لکھنوی)

نشۂ رنگ = رنگ کا نشہ۔

نشۂ فکرِ سخن = شاعری کرنے کا نشہ۔

نشہ ہا شادابِ رنگ = نشہ شراب کی رنگینی و شادابی رنگِ محفل سے شراب کے نشہ میں تازگی۔

نشیب و فراز = بلند و پست، اتار چڑھاؤ، اونچ نیچ۔

پتلوں سے خاک کے یہ گڑھے بھر سکیں کہاں
دھبے مٹے زمیں کے نشیب و فراز کا
(آتش)

وہ کیا سمجھ سکیں گے نشیب و فرازِ دہر
جو چل رہے ہیں راہ کو ہموار دیکھ کر
(ثاقب لکھنوی)

نصیرِ دولت و دیں = دین اور حکومت کے مددگار۔

نطق = گویائی، بات کرنا، کلام کرنا، گفتگو۔

ویسا نہ ہوا اک لفظ زباں سے تری جاری
پیدا کرے ہرگز نہ ترا نطق وہ توقیر
(امیر تقی خلیل)

نظارہ سوز = آنکھوں کو جلانے والا، مراد آنکھوں کو چکا چوند کر دینے والا، آنکھوں کو خیرہ کر دینے والا۔

نظارگی = دیدار، ناظر، دیکھنے کا عمل، نظر باز، دیکھنا، دیدبازی۔

نظارۂ جمال = حسنِ محبوب کا نظارہ، جمالِ دوست کا دیدار۔

نظارۂ نرگس = نرگس کا نظارہ کرنا۔ نرگس اندر سے زرد اور باہر سے سفید رنگ کا پھول جو آنکھ کی شکل کا ہوتا ہے، نرگس کے پھول سے معشوق کی آنکھ کو تشبیہ دیتے ہیں۔

پوچھتی ہے وہ نرگسِ مخمور
کس کو دعویٰ ہے پارسائی کا (آصف)

نظر بندی = نگاہوں میں باندھ دینا، حراست اور نگرانی قائم کرنے کے معنی میں بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔

دیکھیں سب کچھ اور نہ دیکھیں کیا نظر بندی ہے یہ
دیکھئے اس کام کو اور کام کے استاد کو
(فاضل)

مستحق دار کو حکم نظر بندی ملا
کیا کہوں کیسے رہائی ہوتے ہوتے رہ گئی (داغ)

نظر خو کردۂ اختر شماری = تارے گننے کی عادت رکھنے والی نظر۔ وہ آنکھ جس کو رات بھر تارے گنتے رہنے کی علت پڑ گئی ہو۔

نظرہائے تیز تیز = غصہ بھری نگاہیں، غضب آلود تیور۔

نظرگاہِ حیا = شرم کا سبب۔
نظرگاہ بمعنی تماشاگاہ، سیرگاہ۔

نعل بہا = وہ خراج جو کمزور بادشاہ طاقتور بادشاہ کو ادا کرے، وہ رقم جو مفتوح بادشاہ فاتح بادشاہ کو اس کی فوج کی واپسی کے تاوان کے طور پر ادا کرے۔

نعلین از پا مکش سیر تر خشک کن
نعل بہا خواستن از دل قلزم خوش است (اہلِ کاشی)

داغ بر سینہ نشاں سم خرش غم اوست
جان و دل عرض کنم نعل بہائے دارد (ظہوری)

نغمۂ زیر و بم ہستی = زندگی کے نغمہ کا اتار چڑھاؤ۔
زیر و بم بمعنی سروں کا نیچا اونچا کرنا، ڈھولک کے دونوں رخ۔

شادیانے خوشی کے بجنے لگے
زیر و بم رعد سا گرجنے لگے (دہشت گلزار)

نغمہ سنج = نغمہ سرا، دلکش آواز سے بولنا۔

گلوں سے دور رکھا مثل بلبل نغمہ سنجی نے
ہمیں خاموش مانند زبان خار رہنا تھا (تعشق)

نغمۂ شادی = شادی کا نغمہ، ترانۂ مسرت۔
نغمہ بمعنی راگ، گانا، گیت، سریلی آواز، شادی بمعنی خوشی۔

نفس = سانس جمع انفاس، دم، ساعت، لمحہ۔

نازک مزاجیاں وہ پری وش دکھا گئی
کاٹے گلے نفس کی جو آواز آ گئی (تعشق)

دنیا جو نہ میں چند نفس کے لیے لیتا
جنت کا علاقہ مری جاگیر میں آتا (اشرف)

نفس اہل وفا = اہل وفا کی سانس، اہل وفا کی آہ۔

نفس باد صبا = باد صبا کا جھونکا۔

نفس بے اثر = آہ بے اثر۔
نفس بمعنی سانس مراد آہ۔

نفس پرور = روح پرور، جاں فزا۔
پروردن (پروراندن) پالنا، پروردہ اور پرورش اسی مصدر سے نکلے ہیں۔

دل سے رکھتے ہیں لباس یوسف گل کو عزیز
اس میں پلتے ہیں تری بوئے نفس پرور کو ہم (رزمی)

نفس جاں گداز = جان کو پگھلا دینے والی آہ۔
نفس بمعنی سانس۔
گداختن پگھلانا، جاں گداز جو جان کو پگھلا دے۔

نفس صدق گزیں = سچائی کو پسند کرنے والی سانس

نفس عطر سائے گل = عطر سے بسی ہوئی سانس، نکہت گل، پھولوں کی خوشبو۔

نفسِ قیس = مجنوں کی سانس۔

نفعِ عبادت = عبادت سے فائدہ، عبادت کا حاصل۔

نفی = نہیں، انکار، اثبات کی ضد۔

نقابِ خاک = خاک کی نقاب۔

نقاشِ یک تمثالِ شیریں = شیریں کی تصویر بنانے والا۔

نقاش بمعنی بنانے والا، تمثال تصویر، شکل، صورت۔

ہجر دلدار میں بھی وصل کا حاصل ہے لطف
ہر گھڑی پیش نظر یار کی تمثال ہے آج (رند)

نقشِ پا = پاؤں کا نشان، نقشِ قدم۔

نہ آیا خاک بھی رستہ سمجھ میں عمر رفتہ کا
مگر سمجھے تو داغ معصیت کو نقش پا سمجھے (ذوق)

نقشِ پئے مور = چیونٹی کے پاؤں کے نشان۔

مور بمعنی چیونٹی۔

نقشِ پئے ناقۂ سلمیٰ = سلمیٰ کی اونٹنی کے پاؤں کا نشان

سلمیٰ عرب کی ایک روایتی معشوقہ۔

نقشِ سویدا = دل پر کے کالے نقطہ کا نشان۔ دل پر جو کالا تل کا ایسا نشان ہوتا ہے اسکو سویدا کہتے ہیں۔

شرم سے تم کو سمٹتا ہے سمٹو جس سے
دل میں بن جاؤ سویدا پتلیوں میں تل بنو (عزیز لکھنوی)

نقشِ قدم = پاؤں کا نشان جو راستہ میں چلنے سے بنتے ہیں، نقشِ پا۔

شکل نسیم صبح جو سوئے چمن گئے
آئی بہار نقش قدم پھول بن گئے (موہب)

نقشِ لاحول = لاحول کا تعویذ، لاحول شیطان کو بھگانے کی آیت لاحول مخفف ہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ کا، خداوند تعالیٰ کے سوا کسی میں کچھ طاقت اور زور نہیں ہے۔

لاحول بھیجتے ہیں مخبر شراب پر
حضرت ہمارے اب تو بڑے پارسا ہو (مخبر)

نقشِ مُریدی = مرید کی سند، مریدی کا تصویر۔

نقشِ معنی = اہل معنی کی ظاہرداری، اہل حقیقت کا اظہار۔

نقشِ نازِ بتِ طنّاز = شوخ و بےباک معشوق کے نازو انداز کی تصویر، نقش بمعنی تصویر، شبیہ۔

نقش شیریں میں ترے حسن کی پرواز کہاں
یہ نزاکت یہ ادا اور یہ انداز کہاں (مصحفی)

ناز بمعنی انداز، معشوقانہ ادائیں۔

بُت بمعنی صنم، مورت مجازاً معشوق۔

ترے بندوں سے کر بیٹھے یہ بُت دعویٰ خدائی کا
تماشا دیکھتا ہوں تیری شانِ کبریائی کا (لااعلم)

طناز بمعنی شوخ، بےباک، بہت طنز کرنے والا۔

کہ بالیں پہ وہ طناز سراپا انداز
مجھ سے یہ کہنے لگا کیوں ہے تو غمگیں ناحق (ذوق)

نقشِ وفا = وفا کا نقش، وفا کرنے کا زبانی جمع خرچ۔

نقش و نگار طاقِ نسیاں = بھول کے طاق کے نقش و نگار بن کر رہ گئیں، سب بھول گئے، فراموش ہو گئیں

نقش و نگار بمعنی بیل بوٹے، طاق دیوار میں محرابدار

جگہ جھوٹی موٹی چیزیں رکھنے کے لیے ہوتی تھی۔

میرے خوں سے اس کے در پہ ہوں اگر نقش و نگار
لے ظفر اک ایک ہو وہ رشکِ صد گلزار نقش (ظفر)

اگر طاق میں تم نے رکھ دی کتاب
تو کیا دو گے کل امتحاں میں جواب (مولوی اسمٰعیل)

نقطۂ پرکارِ تمنا = تمنا کے پرکار کا مرکز۔

نکتہ چیں = معترض، عیب گیر، خرابیاں نکالنے والا، میں میخ نکالنے والا، عیب پکڑنے والا۔

گاہ کہتا ہوں کہ کچھ دریافت کیجے حالِ دل
گاہ کہتا ہوں کہ کیا اس نکتہ چیں سے پوچھیے (ذوق)

مٹایا ہم نے تل کا جل کا ان کے منھ پہ بسے
لگے کہنے نہ تھا معلوم یاں ہیں نکتہ چیں بیٹھے (ظفر)

پھول جھڑتے ہیں ترے منھ سے جو اے رنگیں بیاں
نکتہ چیں آیا تری محفل میں گلچیں ہو گیا (ذوق)

نکتہ داں = نکتہ شناس، باریک بیں، دقیقہ رس، سخن فہم۔

لکھی رشک کے خالِ معنبر کی مدح
قلم نے ہمیں نکتہ داں کر دیا (انیس)

نکتہ سرا ہونا = نکتے بیان کرنا، باریک مضامین نظم کرنا، علمی نکات کا نظم کرنا۔

نکتہ ہائے خرد فزا = عقل کو بڑھانے والے نکتے۔

نکوہش = ملامت، سرزنش، دھمکی۔

نکونامیِ فرہاد = فرہاد کی نیک نامی، فرہاد شیریں کا عاشق جس نے خسرو کے کہنے سے شیریں کو حاصل کرنے کے لیے کوہِ بے ستون کو کاٹ کر دودھ کی نہر نکالی تھی۔ اور پھر یہ اطلاع پا کر کہ شیریں مر چکی ہے اپنا سر پھوڑ کر خود کو ہلاک کر لیا۔

نکہتِ گل = پھول کی خوشبو۔

نکہت یعنی خوشبو۔

نہ چھیڑ اے نکہتِ بادِ بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں (انشا)

نکیرین = وہ دو فرشتے جو قبر میں دفن ہونے کے بعد مردے سے سوال و جواب کے لیے آتے ہیں۔

نکیرین آئے ہیں تربت میں بے پوچھے نہ چھوڑیں گے
بتاؤ کیا کہوں، استاد جبرئیل امیں آؤ (محشر لکھنوی)

نگار = معشوق، بت، خوبصورت۔

نگارِ آتش رُخ = آگ کی طرح سرخ دہکتے ہوئے چہرہ والا معشوق۔

نگاہِ آشنا = دوست کی نظر، پہچانی ہوئی نگاہ۔

نگاہِ بے حجاب = بے حجاب نگاہِ ناز، ایسی نگاہِ ناز جس میں بے تکلفی اور بے حجابی ہو۔

نگاہِ بے محابا = بے تکلف نظر، بیباک نگاہ، شرم و حیا کے بغیر دیکھنا۔

نگاہِ عجز = ترکِ ہوس، عاجزی کی نظر۔

نگاہِ غلط انداز = انجان نظروں سے دیکھنا، بھول کر نظر ڈالنا، اچٹتی ہوئی نگاہ، سرسری نظر۔

وہ ملاقات کہ جو وجہ شکستِ دل تھی

اب نگاہِ غلط انداز کو بھی یاد نہیں (ظہیر کاشمیری)

نگاہِ گلچیں = گلچیں کی نظر۔

نگہِ جلوہ پرست = جلوہ کی پرستش کرنے والی نگاہ۔

نگہِ سرمہ سا = نگاہِ سرمگیں، سرمگیں ہوئی آنکھوں کی نگاہ۔

نگینِ نامِ شاہد = نگینہ جس پر محبوب کا نام کندہ ہو۔

نمّام = چغلخور، سخن چیں، غمّاز۔

(یودینے کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے)

نمرود = حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں ایک کافر بادشاہ تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا تھا۔ جو خدا کے حکم سے گلزار بن گئی تھی۔

ع نارِ نمرود کو کیا گلزار

نمِ شبنم = شبنم کی نمی، قطرۂ شبنم۔

نمک پاشِ خراشِ دل = دل کی خراشوں کی نمک پاشی، دل کے زخموں پر نمک چھڑکنا

نمک پاش بمعنی نمک چھڑکنے والا

اے نمک پاش تجھے اپنی ملاحت کی قسم

بات تو جب ہے کہ ہر زخم نمکداں ہو جائے (ابیدم وامق)

نمود = نشان، دکھاوٹ، ظہور، شہرت، ناموری، علامت۔

مرحبا دستِ جنوں اس تری چالاکی کو

نہ رہی نام کو بھی تارِ گریباں کی نمود (ظفر)

اے آسماں نمود نہیں اپنی چاہیے

بعد فنا مزار کا اپنے نشاں نہ ہو (آتش)

اے ظفر خاک سے انساں کا بنا ہے پتلا

خاکساری ہی سے دنیا میں ہے انساں کی نمود (ظفر)

بلا سے تری میں اگر مر گیا

نمود اس میں تیری تو قاتل ہوئی (زند)

نمودِ سایہ و نور = سایہ اور نور کا وجود۔

نمود بمعنی ہستی، بود، وجود، موجودگی، حیات۔

نمودِ صور = صورتوں کا ظاہر ہونا۔

نمود بمعنی ظہور۔ صُوَر جمع ہے صورت کی بمعنی اشکال۔

نمو کرنا = اُگنا، بڑھنا، افزائش، روئیدہ ہونا۔

نشتروں سے دل بلبل کو لہو کرتے ہیں

کیاریوں میں شجر و گُل جو نمو کرتے ہیں (اصباؔ)

ننگِ بے ہنری = بے ہنری کی شرم۔

ننگِ پیراہن = پیراہن کے لیے باعثِ ننگ۔

ننگ بمعنی شرم، رسوائی، بدنامی۔

یہ ننگ و نام مبارک رہے تجھے اے شیخ

مجھے نہ ننگ سے ہے ننگ کچھ نہ نام سے کام (امیرؔ)

پیراہن - پہننے کا لباس، قمیص، کُرتا۔

پیراہن صد چاک کفن ہووے گا اس کا

سر نیزے پہ اور خاک پہ تن ہووے گا اس کا (انیس)

ننگِ پیری = ضعیف کے لیے باعثِ شرم۔

ننگِ سجدہ = سجدہ کے لیے باعثِ ننگ۔

ننگ بمعنی شرم، لحاظ، حیا، غیرت، ذلّت، رسوائی، ہتک۔

افسوس کہ مر گیا ذکی آج
باقی وہی ننگ خانداں تھا (ذکی)

لایا مرے مزار پہ اس کو یہ جذبِ عشق
جس بے وفا کو نام سے بھی میرے ننگ تھا (میر)

ننگِ وجود = ہستی کے لیے شرم کا باعث، ہستی کے لیے بدنامی کا سبب۔

نو آموزِ فنا = فنا کے مقامات تک پہونچنے کے لیے سیکھنے والا مبتدی۔ نو آموز بمعنی نو سکھا، مبتدی، اناڑی، فنا، مٹنا۔

ہم سے نو آموز سے صیاد راضی ہو چکا
نغمہ سنجی اک طرف آتی نہیں فریاد بھی (جلیل)

نوا پرداز = آواز نکالنا، گفتگو کرنا، بات کرنا، سخن گو ہونا، گویا ہونا، نوازن، نواساز، نواسنج۔

ہم وہ ترانہ سنج ہیں جس باغ میں گئے
زاغ و زغن کو مرغِ نوازن بنا دیا (رشک)

نوازشِ ہائے بیجا = بے موقع مہربانیاں، بے محل عنایتیں۔

نواسنجِ فغاں = آہ و زاری کرنے والا۔

نواسنج بمعنی مطرب، گانے والا۔

کیوں نہ ہو کوچۂ محبوب میں عاشق نالاں
اس گلستاں کو یہ مرغانِ نواسنج دیے (اوذر)

نواسنجانِ گلشن = گلشن میں نواسنجیاں کرنے والے، صحنِ چمن میں چہچہانے والے، گلستاں میں نغمہ سرائی کرنے والے۔

نواسنج بمعنی آواز نکالنا، چہچہانا، چیخنا، فریاد کرنا۔

کسی کو دے کے دل کوئی نواسنجِ فغاں کیوں ہو
نہ ہو جب دل ہی سینے میں تو پھر منہ میں زباں کیوں ہو (غالب)

نوا ہائے راز = پوشیدہ آوازیں۔

نوائے جگر خراش = کلیجا چھیلنے والے نالے۔

نوا بمعنی آواز۔ خراش بمعنی چھیلنے والا مصدر۔ خراشیدن چھیلنا۔

نوائے مرغِ گرفتار = گرفتار پرند کی فریاد، بند پرند کی آواز۔

نوبرِ نخلِ باغِ سلطاں = بادشاہ کے باغ کا تازہ پھل۔ شاہی باغ کے درخت کا ثمر نورسیدہ۔

نوبہارِ حدیقۂ اسلام = اسلام کے باغ کی تازہ بہار۔

حدیقہ ایسے باغ کو کہتے ہیں جو چہار دیواری سے محصور ہو۔

عطرِ گل حدیقۂ ایماں حسینؑ ہیں (دبیر)

نوبہار بمعنی بہار کی ابتدا۔

نوبہارِ ناز = ایسے تازہ انداز والا معشوق جس کی اٹھتی ہوئی جوانی ہو۔

رنگ لایا ہے لڑکپن آپ کا
نوبہارِ گلشنِ ایجاد ہو (صبا)

نوحہ خواں = نوحہ پڑھنے والا، ماتم کرنے والا، سوگ منانے والا۔

ہر طرف برگ خزاں ہے نوحہ خوان عندلیب (مودب)

نوحہ گر = نوحہ کرنے والا ، آہ و بکا کرنے والا ، رونے پیٹنے والا ، بین کرنے والا۔

آئے بہن کے پاس کہا ہو کے نوحہ گر
خیمے میں جاؤ ڈر ہے کہیں کھل نہ جائے سر (مودب)

نوحۂ غم = نوحۂ الم ۔

نوحہ کسی کی موت پر جو نظم کہی جائے اس کو نوحہ کہتے ہیں۔ نوحہ بمعنی رونا ، بین کرنا ، مردے کی لاش پر آواز سے رونا۔

نور العین دامن = دامن کی آنکھوں کی روشنی ، دامن کی آنکھ کا تارا۔

نوروز = یکم فروری جبکہ اہل نجوم کے حساب سے آفتاب برج حمل میں داخل ہوتا ہے یہ پارسیوں کے نئے سال کے آغاز کا دن ہے یہ آتش پرستوں کی عید نوروز کا دن ہے جس دن ایرانی قومی جشن مناتے ہیں عید کنایۂ خوشی کا دن۔

خوش ہے عید ہے اغیار ہیں جلسے ہیں باتوں میں
وہاں تو رات دن نوروز ہی نوروز رہتا ہے (داغ)

نوشت و خواند = لکھائی پڑھائی ، لکھنا پڑھنا۔

نوشتن مصدر لکھنا۔ خواندن مصدر پڑھنا۔

نومیدی جاوید = ہمیشہ کے لیے ناامیدی ، دائمی مایوسی۔

نوید = خوش خبری ، مژدہ ، بشارت۔

لگ گئی آنکھ دیکھتا کیا خواب میں ہوں
کہ مجسم نظر آتا ہے نوید بہجت

نوید امن = امن کی خوش خبری۔

نوید مقدم یار = معشوق کی تشریف آوری کی خوش خبری۔

نوید بمعنی خوش خبری ، مژدہ ، بشارت۔

سنیۂ بخت نوید وصل دیتی ہے مجھے ہر دم
مسافر کو خوشی ہوتی ہے وقت شام منزل کی (مصحفی)

نہ چرخ و ہفت اختر = نو آسمان اور سات ستارے مراد کائنات۔

نو چرخ بمعنی نو آسمان۔ ہفت اختر بمعنی سبع سیارہ ، عقد ثریا ، پروین۔ سات ستارے یعنی قمر ، عطارد ، زہرہ ، شمس ، مریخ ، مشتری ، زحل۔

نیاز حسرت دیدار = نذر حسرت دیدار ، دیدار تمنا کے پیش کش۔

نیام پردۂ زخم جگر = زخم جگر کے پردے کی نیام (جس میں خنجر ناز بطور امانت رکھا ہوا ہے)۔

نیرنگ بیتابی = بے تابی کی نیرنگیاں ، بے تابی کے شعبدے ، بے تابی بمعنی بے قراری۔

نیرنگ تمنا = تمنا کے نئے نئے رنگ ، فریب تمنا۔

نیرنگ بمعنی فریب ، افسوں۔

خوبی سے کرے دلوں کو تسخیر
نیرنگ نسیم باغ کشمیر (گلزار نسیم)

نیرنگ نظر = فریب نظر ، طلسم نگاہ۔

نیرنگ بمعنی مکر ، فریب ، حیلہ ، دھوکا ، شعبدہ۔

ڈھیر دیکھے گل رخوں کی خاک کے
وہ کیا نیرنگ ہیں افلاک کے

نیرنگِ بت خانہ = ایک بت کدہ کی رنگینیاں، کسی بت خانہ کی رونق بت خانہ مراد بزمِ حسیناں۔

نیروئے تن = طاقتِ جسمانی۔

نیستاں = نے لگنے کی جگہ، وہ مقام جہاں نرکل پیدا ہوتے ہیں، بمعنی بانسری۔

مردِ فقیر حق حق کرتے ہیں بوریے پر
شیر اپنے نیستاں میں آتش ڈکارتے ہیں
(آتش)

نیش = ڈنک، کانٹا، تیز نوک۔

ترک لذت کر دلا پہنچے نہ تا تجھ کو گزند
نوش تو پیچھے ہے پہلے نیش ہے زنبور کا
(ناسخ)

نیشتر = نشتر، فصد کھولنے کا اوزار، ڈنک، نوک دار اوزار۔

ہم اس نگاہِ ناز کو سمجھے تھے نیشتر
تم نے تو مسکرا کے رگِ جاں بنا دیا
(اصغر گونڈوی)

نیشکر = گنا، پونڈا۔

وصفِ ان شیریں دہانوں کا لکھوں گر اے وزیر
نیشکر دم میں بنادوں کلک گوہر بار کو
(وزیر)

و

وابستہ تن = جسم سے وابستہ، جسم میں مقید، پابندِ جسم

واحسرتا = افسوس، حیف کی جگہ، ہائے ہائے، ہے ہے۔

گلا شہید کا یاد آ گیا بہت روئے
کہاں پکار کے واحسرتا بہت روئے
(میر عشق)

وادیٔ پُرخار = کانٹوں سے بھری ہوئی وادی۔

وادی بمعنی گھاٹی، نشیبی زمین، کوہستانی زمین جو نشیب پر ہو، منزل، راستہ۔

کلیم اللہ کو اس وادی میں یکتا کہہ سکیں کیونکر
بعینہٖ دیکھتے ہیں آنکھ سے نورِ خدا ہم بھی
(اختر لکھنوی)

پرخار بمعنی کانٹوں سے بھری ہوئی۔

وارثِ گنج و تخت و افسر = تخت و تاج اور خزانے کے مالک۔

وارثِ ملک = ملک کا وارث۔

وارستگی = آزادی، فارغ البالی۔

وارستہ بمعنی آزاد، فارغ البال، بے پروا۔

فلک وارستہ پھرنے دے ہے کوئی پُر خروشوں کو
گیا ہے آخرش زنجیر سے پیلِ دماں باندھا
(ذوق)

وارستہ = آزاد، فارغ۔

ہوں نہ پابندِ تعلق ہیں جو وارستہ مزاج
نام میں بھی ہے جدا اک ایک حرف آزاد کا
(مرزا اعیار)

واشدِ گل = پھول کھلنا۔

واشد بمعنی شگفتگی، کشادگی۔

ترے ہاتھ سے واشدِ دل نہ ہوگی
کھلے گا نہ تجھ سے معما ہمارا
(صبا)

وام = قرض، ادھار۔

اس نے بوسے لب میگوں کے دیئے وعدے پر
مژدہ اے بادہ کشاں بکنے لگی وام شراب (اشک نعیمی)

ہماری قیمت دل لیجیے کہ ہم تو کبھی
ادھار لیتے ہیں سودا نہ وام لیتے ہیں (داغ)

واماندگی = تھکن، تکان، تھکاوٹ، پیچھے رہ جانا۔

وا ہو جانا = کھل جانا، باز ہو جانا۔

دو قدم بڑھ کے دیکھا کیا ہے
ایک دروازہ باغ کا وا ہے (الق)

کچھ انبساط ہو لے چمن سے دور نہیں
جو وا ہو غنچۂ منقار بلبل تصویر (ذوق)

وبالِ دوش = کاندھوں کے لیے ناقابل برداشت، بوجھ، سختی، دکھ، گرانی۔

وبال بمعنی گرانی، بوجھ۔

پھٹے ہیں کان کے پردے دم آیا ہونٹوں پر
وبال گوش ہے نالہ بلائے جاں فریاد (آذر)

وجدِ ذوق = فرط شوق۔

وجد بمعنی بے خودی، حال، جذبہ، حالت بے خودی۔

ہر چند بگولہ مضطر ہے اک جوش تو اس کے اندر ہے
اک وجد تو ہے اک رقص تو ہے بے چین سہی برباد سہی

وجودِ بحر = سمندر کی موجودگی، سمندر کا موجود ہونا۔

وجود بمعنی ہستی، حیات، زندگی، تکوین۔

وجود ذات ملائک کو کالعدم کہتا
سمجھتا مور کو ہم صورت بنات چکیل (اختر لکھنوی)

وجہ تسلی = تسکین کا سبب، تشفی کا موجب۔

وحشت = بدکنا، آدمیوں سے بھاگنا، جنون، دیوانہ پن۔

وحشت کرنا شیوہ ہے کچھ اچھی آنکھوں والوں کا (امیر تقی میر)

صبر وحشت اثر نہ ہو جائے
کہیں صحرا بھی گھر نہ ہو جائے (مومن)

وحشتِ آتش دل - آتش دل کی وحشت، دل کی آگ بھڑکنے سے گھبراہٹ۔

وحشت طبیعت ایجاد = اختراع پسند طبیعتوں کی وحشت، ایسی طبیعتیں جو جدت طرازی اور معنی آفرینی کو پسند کرتی ہیں۔

وحشت کدہ = وحشت کا گھر، وحشت خانہ، وحشت سرا۔

وحشت کدۂ تلاش = جستجو کا وحشت کدہ مراد دنیا ہے۔
ساری زندگی انسان تلاش و جستجو کے جنون میں گذار دیتا ہے۔

وداعِ شوق = شوق کا رخصت ہونا۔

ودیعت خانۂ بیداد کاوش ہائے مژگاں =
پلکوں کی سعی ستم آرائی کا امین۔

ودیعت بمعنی امانت، ودیعت خانہ جس میں امانت۔

بیداد بمعنی ظلم، ستم، بے دردی محفوظ ہو۔

کاوش بمعنی کوشش، کھوج، تلاش، جستجو۔

مژگاں بمعنی پلکیں۔

ودیعت مژگان یار = معشوق کی پلکوں کی امانت۔

ودیعت بمعنی امانت، سپردگی

ودیعت میں نے رکھا ہے کسی کو
بس مردن غبار ناتواں میں (ذکی)

ورطۂ ملامت = ملامت کا گرداب، ملامت کا بھنور۔

ورطہ بمعنی مقام ہلاکت، گرداب، بھنور، پانی کا چکر۔

اس ورطے سے تختہ جو کوئی پہنچے کنارے
تو میرے وطن میرے بھی شاید یہ پہنچ جائے (میر)

وصی ختم رُسل = جس کے حق میں رسول اللہ نے وصیت کی۔ (کموجب عقیدہ اہل تشیع) مراد حضرت علیؓ۔

وصی بمعنی وہ شخص جس کو وصیت کی گئی ہو، وصیت پر عمل کرنے والا۔

چھپائیں کیونکر عقیدہ اپنا کہیں گے جبتک ہے روح باقی
وصی و داماد مصطفےٰ کا سوائے شیرِ خدا نہیں ہے (رشک لکھنوی)

وضع = روش، طریقہ، حالت، دھج، ڈھنگ، دستور، طور طریق۔

ہر وضع دلفریب ہے ہر رنگ دل پذیر
کیا بات ہے کسی کے تن جامہ زیب کی (حسرت موہانی)

وضعِ احتیاط = طرز احتیاط، نظم وضبط، سنجیدگی۔

وعدہ صبر آزما = ایسا وعدہ جو طاقت صبر کو آزمائش میں مبتلا کرے یعنی وعدہ وفا ہونے کے انتظار میں بڑے طویل عرصے تک صبر برداشت کرنا پڑے۔

وفا مقابل = وفا کرنے کے لیے آمادہ ہونا۔

وفور اشک = آنسوؤں کی کثرت، اشکوں کی زیادتی۔

وقتِ وداعِ بہار = بہار کے رخصت ہونے کا وقت

وقفِ احباب = محبت کرنے والوں کے لیے وقف، چاہنے والوں کے لیے مختص۔

وقفِ بستر سنجاب = سنجاب کے بستر کے لیے وقف۔

سنجاب۔ ترکستان میں گلہری کی مانند چوہے سے بڑا ایک جانور ہوتا ہے جس کی کھال سے پوستین اور بستر بنایا جاتا ہے، اس کا رنگ خاکی ہوتا ہے۔

وقفِ کشمکش = مستقل اضطراب و بے چینی میں مبتلا، بے چینی کے لیے وقف۔

وقنا عذاب النار = (اے خدا) ہمکو آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔

ہ

ہاتھ دھو بیٹھنا = ناامید ہو جانا، مایوس ہو جانا، آس چھوڑ بیٹھنا۔

بھلا میں ہاتھ دھو بیٹھوں نہ کیونکر جان سے اپنی
کہ چلنے میں تمہاری موج دریا کی روانی ہے (مصحفی)

تھک گئے ہیں آج اک ساغر سے ہم
ہاتھ دھو بیٹھے ہے کوثر سے ہم (داغ)

ہتھکنڈے = کارگذاری، شعبدے، چال بازی، عیاری، دھوکا بازی۔

ہتھکنڈے غیر کے سن کر مجھے مکھالوگے
پہلے دو چار گواہوں کو بلالوں تو کہوں (داغ)

مری زبان جلائے سے کیا جلے گا اثر
کہ جانتے ہی نہیں ہتھکنڈے دعا کے تم (داغ)

دل ترا چھین کر عدو کو دیا
ہتھکنڈے ہیں یہ دستِ قدرت کے (داغ)

ہجومِ خمِ دوشِ مزدور = مزدور کے کاندھے کے جھکاؤ کی زیادتی۔

ہجوم بمعنی بھیڑ، انبوہ، اژدہام، کثرت۔

میں چلا لے کے ہجومِ غم و حسرت ہمراہ
اور وہ خوش ہیں کہ میں بزم سے تنہا نکلا (ز کی)

ہجومِ دردِ غریبی = بے وطنی کی تکلیفوں کا انبوہ۔
ہجومِ گریہ = رونے کی زیادتی۔
ہجومِ ناامیدی = ناامیدیوں کا اژدہام، مایوسیوں کا جمگھٹا۔
ہدف = نشانہ، تودہ، مار۔

ناوک اندازیٔ مژگاں کو تری دیکھ کے آج
دل کی چھاتی پہ ہے ظالم ہدفِ تیر رہا (ظفر)

ہدفِ ناوکِ بیداد = تیرِ ستم کا نشانہ۔

ہدف بمعنی نشانہ، اونچی چیز۔
ناوک بمعنی تیر۔ بیداد بمعنی ظلم، ستم۔

ہر بُنِ مو سے = ہر بال کی جڑ سے۔

بُن بمعنی جڑ۔ مو بمعنی بال۔

ہر بُنِ مو سے آہ کرتا ہوں
تم پہ جس دم نگاہ کرتا ہوں (لا علم)

ہرزہ = بیہودہ، لغو، نامعقول۔

ہرزہ گردی میں زبس وہ بُتِ ہرجائی ہے
آج اللہ نے صورت ہمیں دکھلائی ہے

ہرزہ سرا ہوں = بیہودہ گو، فضول بکواس کر رہا ہوں۔
ہر گوشۂ بساط = فرش کا ہر کونہ۔

گوشہ بمعنی کونا۔ بساط بمعنی فرش، شطرنجی، بچھونا، اسباب، دسترس۔

ہستیٔ اشیا = چیزوں کی موجودگی، وجودِ اشیاء۔
ہلاکِ حسرتِ پابوس = پاؤں چومنے کی آرزو میں مرنا۔
ہلاکِ فریبِ وفائے گُل = پھولوں کی وفاداری کے فریب کا کُشتہ، فریبِ وفائے گل پر مٹا ہوا۔

ہمتِ دشوار پسند = مشکلات کو پسند کرنے والی ہمت۔
ہم طرحی = ہم آہنگی، ہم آواز ہونا۔
ہم نفس = دوست، ندیم، ہمدم، ہمکلام۔

بے کسوں کا پوچھنے والا یہاں کوئی نہیں
ہم نفس کوئی نہیں ہے ہم زباں کوئی نہیں (مولف)

ہمہ ناامیدی = سراسر ناامیدی۔
ہمہ بدگمانی = تمام بدگمانی۔

ہمہ بمعنی سب، تمام، کل۔

ہمہ پیمانۂ ذوقِ تحسین = کلیتاً داد و تحسین حاصل کرنے کا پیمانہ۔

ہمہ خمیازۂ عرضِ صورت = سراسر عرضِ صورت کا خمیازہ۔

خمیازہ بمعنی انگڑائی، مکافات، بدلہ، پشیمانی۔

جوڑے کا معانقہ طرب خیز
خمیازۂ قوسِ بہجت انگیز (مولانا سید حسن نظامیؔ)

عرض، صورت، اظہار، ظاہرداری، نمود نکلنا۔

ہمہ معمورِ شوقِ بلبل = بلبل کے چہچہوں سے معمور، بلبلوں کی کثرت سے آباد۔

ہنجار = طرز، روش، راہ، راستہ۔

ہنگامِ کمال = مکمل ہونے کے وقت، جب کامل ہو جائے۔ تکمیل کو پہنچ جانے پر مراد بدر بن جانے کے بعد۔

ہنگامہ پیدائی = ہنگامہ کا ظاہر ہونا، ہنگامہ آرائی۔ ہنگامہ کا وجود میں آنا۔

ہنگامہ بمعنی انبوہ، اژدہام، بھیڑ، ہجوم۔

ہے گرمیِ ہنگامہ تڑپنا مرے دل کا
اک اک کو دکھاتے ہیں تماشا مرے دل کا (ظہیرؔ)

ہنگامۂ زبونیِ ہمت = حوصلہ کی پستی کا ہنگامہ۔

ہنگامہ بمعنی بھیڑ، بلوہ، اژدہام۔

زبوں بمعنی خراب، خوار، خراب، خواری۔

زبونیِ ہمت بمعنی ہمت کی پستی، ہمت کی خرابی۔

ہنگامۂ یارب = یارب یارب کرنے کا شور فریاد کرنا۔

ہوا باندھنا = رعب بٹھانا، شیخی بگھارنا، ڈینگ مارنا، زمین آسمان کے قلابے ملانا۔

فلک کی خبر کب ہے ان شاعروں کو
یوں ہی بیٹھے گھر میں ہوا باندھتے ہیں
(مصحفیؔ)

حضرت داغؔ تو شاعر ہیں ہوا باندھتے ہیں
نہ دعا کی کوئی صورت نہ اثر کی صورت

ہوا خواہ = ہمدرد، خیرخواہ، بہی خواہ، بھلائی چاہنے والا دوست، خیراندیش۔

چلو جھوٹی سچی نہ باتیں بناؤ
خبر تک نہ لی اس ہوا خواہ کی (ظہیرؔ)

ہوائے جلوۂ ناز = آرزوئے جلوۂ ناز، جلوہ دیکھنے کی تمنا۔

ہوائے دیدار = دیدار کی خواہش، آرزوئے دید۔

ہوائے سیرِ گل = کھلے ہوئے پھولوں کی بہار دیکھنے کی خواہش۔ ہوا بمعنی خواہش۔

ہوائے کشتِ وفا = وفا کی کھیتی کی آرزو۔

ہوس = لالچ، حرص، خبط، آرزو، شوق، تمنا۔

عدم ہے زیرِ قدم لامکاں ہے پیشِ نظر
ترے دہن کی ہوس ہے ترے کمر کی ہوا (امیرؔ)

ہوسِ بال و پر = بال و پر ہونے کی تمنا، بال و پر رکھنے کی خواہش۔

ہوسِ زر = روپیہ کی لالچ، دولت کی لالچ۔

ہوسِ سیر و تماشا = گھومنے پھرنے کا شوق، سیر سپاٹے کی خواہش۔

ہوسِ شعلہ = شعلہ کی ہوس، شعلہ کی لالچ، شعلہ کی خواہش۔

ہوسِ گل = پھول کی لالچ، پھول کی طمع۔

ہولِ دل = دل کی دھڑکن ، اختلاجِ قلب ، دل کا دھک دھک کرنا۔

ہول بمعنی خوف ، ڈر ، دہشت ، ہیبت۔

بس کہ ہے خوفِ بلائے شبِ فرقت سے مجھے
ہم نشیں ہول نہیں ہولِ قیامت ہے مجھے (انجم)

قامت وہ یاد آتے ہی یوں ہولِ دل ہوا
ہو دل کو ہول جیسے قیامت کے نام سے (معروف)

ہیچ مدانی = کچھ نہ جاننا ، لاعلمی ، ناواقفیت۔

آسودہ اپنی ہیچ مدانی سے ہوں ذکی
اندیشۂ فلک سے متاعِ ہنر نہ کی (ذکی)

ہیچ بمعنی بے حقیقت ، ناموجود ، معدوم ، لاشے۔

مانندِ حباب ایک نفس میں ہے خرابی
اس منزلِ فانی میں ہے بنیادِ مکاں ہیچ
خوبانِ جہاں کا ہے تو کیا محوِ تماشا
جنکی کہ کمر ہیچ ہے جن کا کہ دہاں ہیچ (ظفر)

ہیولا = (ہیولیٰ) مادہ ، صورت ، طینت ، ماہیت ، خاکہ ، ناشائستہ۔

جلوہ کس کا ہے صور کیا ہے ہیولا کیا ہے
میں کوئی چیز ہوں تم نے مجھے سمجھا کیا ہے (ظہیر)
جنوں سے میرے مجنوں بھاگتا جیسے بگولا ہے
کہ میں صورت ہوں وحشت کی وہ یوں ہی اک ہیولا ہے (ذوق)

ی

یادگارِ نالہ = نالۂ دل کی یادگار۔

یاس خیز = یاس انگیز ، مایوس کن۔

یاس بمعنی ناامیدی ، ہراس ، مایوسی۔

یاس اس درجہ ہو گئی ہے کہ اب
وصل بھی آرزو فزا نہ ہوا (مجروح)

یک الف = ایک سیدھی لکیر۔

فولاد کے آئینہ پر صیقل کرنے سے جو لکیر پڑتی ہے اس کو الف صیقل کہتے ہیں۔

یک بیاباں = کثرت۔

یک بیابان ماندگی = ایک پورے بیاباں کی صحرانوردی کی تھکن ، مراد بہت زیادہ تھکن جو بیابان کی آوارگی کا نتیجہ ہو۔

یک قلم = بالکل ، سراسر ، سرتاسر ، اول سے آخر تک ، یک لخت۔

سچ ہی سچ لکھا ہے قاصد خط یہ ہم نے یک قلم
جھوٹ ہو تو ہاتھ ابھی اپنے قلم کرتے ہیں ہم (ظفر)
شرحِ فراق کا اثر دیکھ کے خط میں نامہ بر
کرتی قلم ہے یک قلم حرف رقم الگ الگ (ظفر)

یک قلم انگیز = بالکل برانگیختہ کرنے والا۔

یک قلم بمعنی بالکل ، سراسر ، فوراً۔

انگیز کا مصدر انگیختن (انگیزیدن) ہے اٹھنا ، اٹھانا ، ابھارنا ، برداشت کرنا۔

جس کی جانب سے ترا تیرِ نگاہ تیز چلے
اس کا دل میرا ہی سا ہو تو اسے انگیز چلے (ظفر)

یک کفِ خس = مٹھی بھر گھاس ، مٹھی بھر تنکے۔

یک سطرِ غبار = تھوڑا سا غبار ، خطِ غبار میں لکھی ہوئی ایک سطر۔

خطِ غبار ایک قسم کی تحریر مثلاً خطِ گلزار ، خطِ نسخ ، خطِ نستعلیق ، خطِ ریحان وغیرہ۔ خطِ غبار دو الگ الگ کاغذوں پر لکھا جاتا ہے دونوں کاغذوں کو ملا کر حروف پڑھے جاتے ہیں ورنہ تحریر غبار سی معلوم ہوتی ہے۔

لیا ہاتھ میں خامۂ مُشک بار
لکھا نسخ و ریحان و خطِ غبار (میر حسن)

یوسفِ ثانی = حسن و جمال کے اعتبار سے دوسرا یوسف۔

حضرت یوسفؑ حضرت یعقوبؑ کے فرزند تھے اور بنی اسرائیل پیغمبر تھے ان کا حسن شہرۂ آفاق تھا۔ عزیزِ مصر کی بیوی زلیخا ان کے حسن پر فریفتہ ہو گئی تھی۔

اسی باعث تو قتلِ عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسفِ بے کارواں ہو کر

یوسف کے زنداں (اردو) = یوسف علیہ السلام کو مندرجہ مسئلہ کی پاداش میں قید خانہ / زنداں میں ڈالا گیا۔

_______ وہ قید خانہ جس میں حضرت یعقوبؑ کے بیٹے یوسفؑ کو بحیثیت قیدی رکھا گیا تھا۔

●●